پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت
Faizan-e-Madina
Monthly Magazine
رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
اکتوبر 2022ء / ربیع الاول 1444ھ
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
دُنیاوی خوشی عارضی (Temporary) ہے
اور اس میں بھی کئی غم چُھپے ہوئے ہیں۔
(28 ربیع الآخر 1443، 5 دسمبر 2021)
اُمّتِ مصطفےٰ کے فضائل 7
محبتِ رسول کی نشانیاں 16
800 سال پہلے محفلِ میلاد کا عظیم الشان انداز 29
جنات کا عشقِ رسول 37
بچوں پر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفقت 54
جشنِ ولادت
مبارک ہو

وسیلے کی برکت سے آنکھیں روشن ہوگئیں

صحابیِ رسول حضرتِ عثمان بن حُنَیف رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں ایک نابینا صحابی حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری بینائی پر پڑے ہوئے پردے کو ہٹا دے! آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دعا کروں یا رہنے دوں (یعنی دعا کروانا چاہو گے یا صبر کرلو گے) عرض کی: یارسولَ اللہ! بینائی سے محرومی میرے لئے باعثِ دشواری ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو!

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ اَنْ یَّكْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ شَفِّعْهُ فِیَّ وَ شَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ پاک! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے نبی محمد مصطفےٰ، نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے متوجہ ہوں، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کے وسیلے سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوں تاکہ وہ میری بینائی پر پڑے پردے کو ہٹا دے، اے اللہ میرے حق میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سفارش اور میری گزارش قبول فرما۔ (راوی کہتے ہیں) کہ وہ نابینا شخص (یہ عمل کرکے) واپس ہوئے تو ان کی بینائی سے پردہ ہٹ چکا تھا۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، 6/169، حدیث:10496)

قبولیتِ دُعا کا وظیفہ

حضرت فضالہ ابنِ عبید رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی پھر دعا کی: الٰہی مجھے بخش دے اور رحم کر، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کے شایانِ شان اس کی حمد بیان کر اور مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر۔ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی حمد اور نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود بھیجا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے نمازی دعا مانگ قبول ہوگی۔

(ترمذی، 5/291، حدیث:3487)

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

رنگین شمارہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2022ء / ربیعُ الاوّل 1444ھ

شمارہ: 10 جلد: 6

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابنِ ماجہ، 1/490، حدیث:907)

نور ہی نور

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴾ ترجمہ کنزُالعرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔ (پ6، المآئدۃ:15)

تفسیر: نور کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ: نور کے لغوی معنی روشنی، چمک دمک اور اُجالا ہے نیز اُسے بھی نور کہا جاتا ہے جس سے روشنی اور اجالا نمودار ہو۔ نور کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ نور وہ ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے۔ پھر نور کی دو قسمیں ہیں: نورِ حسی اور نورِ معنوی۔ نورِ حسی وہ جو آنکھوں سے دیکھا جاسکے، جیسے دھوپ اور چراغ کی روشنی، یہ نور خود ظاہر ہیں اور اپنے دائرے میں آنے والی اشیاء کو دیکھنے والے کے لیے ظاہر کر دیتے ہیں۔ نورِ معنوی وہ ہے جس کی روشنی آنکھ تو محسوس نہ کر سکے، لیکن عقل کہے کہ اس سے تاریکی کا ازالہ ہو رہا ہے، اس سے عقلی و معنوی اُمور ظاہر ہو رہے ہیں، یہ نور ہے، یہ روشنی ہے۔ اس معنی کے اعتبار سے اسلام، قرآن، ہدایت اور علم کو نور کہا جاتا ہے۔

حقیقتِ محمدیہ کا بیان: سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، باعثِ تخلیقِ عالَم، حضور ختمی مرتبت سیدنا، شَفِیْعُنَا، نَبِیُّنَا، امامُ الانبیاء، محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے نور بنائی اور لباسِ بشریت میں اس دنیا میں مبعوث فرمایا، چنانچہ اوپر آیت میں بتایا گیا کہ لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے نور آگیا اور اس نور سے مراد ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ذاتِ مبارک ہے، جیسا کہ علامہ جلالُ الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لفظ "نُور" کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: "وَهُوَ النَّبِيُّ صلَّى الله عليه واٰله وسلَّم" "نور سے مراد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہیں۔ (تفسیر جلالین، المآئدۃ، تحت الآیۃ:15، 2/33) علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وَسُمِّيَ نُوْرًا لِاَنَّهٗ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيْهَا لِلرَّشَادِ وَلِاَنَّهٗ اَصْلُ كُلِّ نُوْرٍ حِسِّيٍّ وَ مَعْنَوِيٍّ" یعنی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا نام اس آیت میں نور رکھا گیا اس لیے کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بصیرتوں کو روشن کرتے ہیں اور انہیں رُشد و ہدایت فرماتے ہیں اور اس لیے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہر نورِ حِسّی (وہ نور جسے دیکھا جاسکے) اور مَعْنَوِی (جیسے علم وہدایت) کی اصل ہیں۔

(تفسیر صاوی، المآئدۃ، تحت الآیۃ:15، 2/486)

نورِ محمدی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی تخلیق کی صورت یوں ہے کہ ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ یعنی آسمانوں اور زمینوں کو

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

روشن کرنے والے خدا(پ18، النور:35) نے نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو اس طرح پیدا فرمایا کہ اس نے تمام مخلوق سے پہلے ہمارے آقا و مولا، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے نور کو اپنے نور کے فیضان سے پیدا فرمایا، پھر ساری کائنات کو اُسی نور سے وجود بخشا، چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے: عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال: قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئی خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میں عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تمہارے نبی (محمد مصطفےٰ) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا(اس کے بعد مفصل حدیث ہے کہ اس نور کے چار حصے کئے گئے جن سے لوح، قلم اور عرش بنائے اور چوتھے حصے کے پھر چار حصے کیے اور یوں تقسیم در تقسیم کرتے ہوئے ساری کائنات وجود میں آئی)۔ (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف لعبد الرزاق، ص63، حدیث: 18، المواھب اللدنیہ، 1/36)

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

حضور سید دوعالم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نورِ حسی بھی ہیں اور نورِ معنوی بھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سراپا نور ہونے کے باوجود اپنے نور میں اضافے کی دعا مانگا کرتے تھے، جیسے ہدایت پر ہونے بلکہ سراپا ہدایت ہونے کے باوجود ہر نماز میں صراط مستقیم پر ہدایت میں اضافے کی دعا کرتے تھے، چنانچہ دعائے نور بخاری شریف میں اس طرح ہے: اللھم اجعل فی قلبی نورا، وفی بصری نورا، وفی سمعی نورا، وعن یمینی نورا، وعن یساری نورا، وفوقی نورا، وتحتی نورا، وامامی نورا، وخلفی نورا، واجعل لی نورا ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میری نظر میں نور پیدا فرما، میرے کانوں میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور، آگے نور، پیچھے نور اور مجھے (سر تاپا) نور بنا دے۔ (بخاری، 4/193، حدیث: 6316) اور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی دعا کے قبول ہونے میں کوئی مومن شک کر ہی نہیں سکتا۔

نورِ محمدی کی مثال: ہمارے آقا و مولا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نور ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کی مثال قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی: ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔(پ18، النور:35) حضرت کعبُ الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان فرمایا کہ یہ مثال نبی کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارک کی ہے۔ (تفسیر خازن، النور، تحت الآیۃ:35، 3/354)

حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارک نہ صرف خود نور ہے بلکہ آپ ساری دنیا کے لیے ایسے چمکتے، جگمگاتے، روشن کر دینے والے آفتاب ہیں کہ جن کے نور سے سارا جہاں روشن ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے: ﴿وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا۝﴾

ترجمہ: اور (اے نبی، ہم نے تمہیں) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

(پ22، الاحزاب:46)

نورانی کتاب: حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ تعالیٰ نے کتاب بھی وہ عطا فرمائی جو نور ہے اور اپنی نورانیت سے قربِ الٰہی کے راستے ظاہر کر دینے والی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا۔(پ6، النسآء:174) اور آپ کو عطا کیے گئے اُسی نور کی پیروی میں فلاح و نجات و عظمت و سعادت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔(پ9، الاعراف:157)

نورانی دین: اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دین بھی وہ عطا فرمایا جو نور ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دین یعنی دینِ اسلام خدا کی خوشنودی کے راستے ظاہر کرنے والا اور خدا سے دور کرنے والے اعمال و اقوال کی نشان دہی کرنے والا ہے۔ اس نور (دینِ اسلام) کو کوئی بجھا نہیں سکتا خواہ لوگ کتنی ہی کوشش کر لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـٴُـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ یَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ ترجمہ: یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔(پ10، التوبۃ:32) اس نور یعنی اسلام کو قبول کرنے والا خدا کی طرف سے شرحِ صدر کی دولت اور ایک عظیم نور کا شرف پالیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ ترجمہ: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔(پ23، الزمر:22)

نور کی پیروی والوں کے لیے نور: حضور پُرنور، شافعِ یوم النُّشور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اترنے والے نور یعنی قرآن کی پیروی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لائے ہوئے نور یعنی دینِ اسلام کو ماننے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نورانی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کیلئے قیامت کے دن بھی نور ہی نور ہو گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا﴾ ترجمہ: (روزِ قیامت) ان کا نور اُن کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہو گا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے۔(پ28، التحریم:8) اور مزید فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ ترجمہ: اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لیے ایک ایسا نور کر دے گا جس کے ذریعے تم چلو گے اور وہ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(پ27، الحدید:28)

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تِرا دے ڈال صدقہ نور کا
جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

اے اللہ! ہمیں اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے وسیلے سے قرآن و اسلام کی نورانی تعلیمات اور سنّتِ نبوی کے نور کو اپنانے کی توفیق عطا فرما، ہمارا ظاہر و باطن تقویٰ و سُنَّت کے نور سے روشن فرما پھر نورِ مصطفےٰ سے ہماری قبریں روشن فرمانا اور قیامت کے دن اہلِ ایمان کو ملنے والے نور سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمانا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

اُمّتِ مصطفےٰ کے فضائل

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*
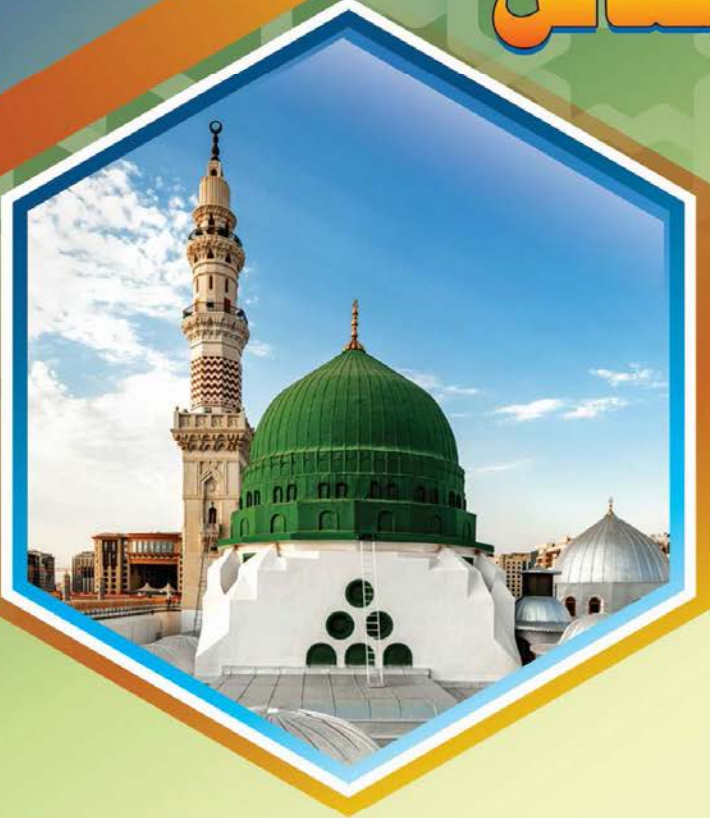
اللہ پاک کے اس فرمان: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (ترجمۂ کنزُالایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں) کے بارے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ یعنی تم 70 اُمّتیں پوری کروگے، اللہ کے نزدیک تم ان سب سے بہتر اور عزّت والے ہو۔[1]

اللہ پاک کی ہم پر خصوصی کرم نوازی ہے کہ اُس نے ہمیں مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمّتی بنایا، اللہ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل اُمّتِ مصطفےٰ کو جن فضائل سے نوازا ہے تمام اُمّتوں میں "بہترین اُمّت" ہونے کا اعزاز اُن میں سب سے بڑھ کر ہے۔ ترمذی شریف کی اس حدیثِ مبارکہ میں بھی اسی اعزاز کا ذکر ہے، شارحینِ حدیث نے اس کی جو تفصیل بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

بہترین اُمّت سے مراد اللہ پاک کے علم میں اُمّتِ مصطفےٰ تمام اُمّتوں میں بہترین ہے، اس کا بہترین ہونا لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا تھا اور پچھلی اُمّتوں میں اُمّتِ مصطفےٰ کی اِس خوبی کا چرچا رہا۔[2]

اُمّتِ مصطفےٰ میں "بہترین" ہونے کا اعزاز سب کے لئے ہے یا مخصوص افراد کے لئے؟ اس اعتبار سے چند اقوال ہیں:

1. رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کے بعد والے لوگ سب سے بہتر ہیں۔"[3] یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلیل ہے کہ یہ فضیلت صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے لئے ہے اور اس اُمّت کے ابتدائی لوگ اپنے بعد والوں سے افضل ہیں۔[4]
2. "بہترین" ہونے میں پوری اُمّتِ مصطفےٰ داخل ہے کیونکہ ساری اُمّت میں ہی بہترین ہونے کی یہ وجوہات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً حسنِ اعتقاد، ایمان پر ثابت قدمی، دن بدن بڑھتا ہوا عشقِ رسول اور دامنِ اسلام کسی بھی قیمت پر نہ چھوڑنا وغیرہ۔[5] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ اس میں خطاب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ساری اُمّت سے ہے کہ اس اُمّت میں اگرچہ گناہ گار بھی ہیں مگر چونکہ ان کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت ہے اس لئے اس خیریت (بہترین ہونے) میں وہ بھی داخل ہیں، موتی کیچڑ میں سَن کر بھی موتی رہتا ہے بشرطیکہ حضور سے وابستہ رہیں۔[6]
3. یہ اعزاز صرف مہاجرین کو حاصل ہے۔
4. اس سے مراد شہداء اور نیک لوگ ہیں۔
5. "بہترین" کا اعزاز اُن لوگوں کے لئے ہے جو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔[7] نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بہترین کا اعزاز پانے کے لئے شرط ہے، جب لوگ اِسے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

چھوڑ دیں گے تو یہ اعزاز ختم ہو جائے گا۔[8] امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں ظاہر ہونے والی اُمّتوں میں تم سب سے بہتر اُمّت اسی وقت کہلاؤ گے جب تم میں آیتِ مبارکہ میں بیان کی گئیں شرائط (یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) پائی جائیں۔[9]

ستّر کا عدد پورا کرنے کا مفہوم ستّر کا عدد کثرت بیان کرنے کے لئے آیا ہے یعنی کثیر امتیں آئیں جن میں سے سب سے افضل یہ اُمّتِ مصطفےٰ ہے یا یہ مراد ہے کہ جن انبیائے کرام علیہمُ السّلام پر لوگوں کی بڑی تعداد ایمان لائی اُن اُمّتوں کی تعداد 69 ہے اور 70 ویں اُمّت ہونے کا اعزاز اُمّتِ مصطفےٰ کو حاصل ہے۔ اِتمام (پورا کرنے) کا ایک مطلب آخری ہونا ہے یعنی جیسے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے آخری نبی ہیں ایسے ہی اُمّتِ مصطفےٰ سب سے آخری اُمّت ہے۔[10]

اُمّتِ مصطفےٰ کے 30 فضائل و اعزازات اللہ کریم نے امتِ محمدیہ کو بہت سے فضائل واعزازات سے نوازا ہے مثلاً (1) پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کی اجازت عطا فرمائی (2) پانی کو گندگی دور کرنے کا ذریعہ بنایا (3) نمازِ جمعہ کی نعمت دی (4) نماز باجماعت کے اعزاز سے نوازا (5) امّت کے اتفاق کو دلیل اور اختلاف کو رحمت بنایا، جب کہ اُن سے پہلوں کا اختلاف عذاب تھا (6) اُمّت کے لئے طاعون کو شہادت و رحمت بنایا، پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب تھا (7) دعا کو مرتبۂ قبولیت سے نوازا گیا (8) وضو کو گناہ بخشوانے کا ذریعہ بنایا (9) تسبیح کرنے والے اُمّتی جب پہاڑ اور درختوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو یہ چیزیں ایک دوسرے کو مبارک باد دیتی ہیں (10) اُمّتِ محمدیہ کے اعمال اور روحوں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے اُن کو مبارک باد دیتے ہیں (11) اُن میں قطب و اوتاد اور نجبا و ابدال[11] ہیں۔ امام حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ابدال نہ ہوتے تو زمین اپنے خزانوں سمیت دھنس جاتی، اگر نیک لوگ نہ ہوتے تو زمین میں فساد ہوتا، اگر عُلَما نہ ہوتے تو لوگ چوپایوں کی طرح ہوتے (12) آسمان کے فرشتے اُمّت کی اذان اور تلبیہ سنتے ہیں (13) اُمّت میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جسے رحمت سے نوازا نہ جائے (14) یہ اُمّت جب جہاد کرتی ہے تو فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں (15) اِس اُمّت کو قراٰن میں "اے ایمان والو!" کہہ کر پکارا گیا ہے جب کہ پچھلی اُمّتوں کو اُن کی کتابوں میں "اے مسکینو!" کہہ کر پکارا گیا تھا (16) سجدوں کا اثر اُن کے چہرے سے نمایاں ہوگا (17) یہ اُمّت پُلِ صراط سے جلد گزرنے کا اعزاز پائے گی (18) نیک لوگ گناہ گاروں کی شفاعت کر سکیں گے (19) اللہ پاک اِس اُمّت کے جن لوگوں کو دنیا میں اُن کے کئے کی سزا دے گا تو وہ قیامت کے دن اُن گناہوں سے پاک ہو کر آئیں گے (20) اس اُمّت کے ستّر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنّت میں داخل ہوں گے (21) پانچ نمازوں کی نعمت سے اِس اُمّت کو نوازا گیا ہے اور یہ نمازیں ان کے گناہ بخشوانے کا ذریعہ ہیں (22) اللہ پاک نے سب سے زیادہ آسانیاں اس اُمّت کو عطا فرمائی ہیں (23) پچھلی اُمّتوں میں گناہوں کی توبہ کے لئے خود کو قتل کرنا تھا، اِس اُمّت سے یہ آزمائش اُٹھالی گئی (24) حرام کی طرف اٹھنے والی نگاہ کا کفارہ آنکھ پھوڑنا تھا، اِس اُمّت کے لئے یہ کفارہ جائز نہیں (25) گندگی جہاں لگ جاتی تو اُسے پانی سے پاک نہیں کیا جاسکتا تھا بلکہ کاٹنا پڑتا، اِس اُمّت کے لئے ایسا نہیں (26) 25 فیصد مالِ زکوٰۃ دینے کا حکم تھا اِس اُمّت کو فقط ڈھائی فیصد دینے کا حکم ہے (27) خود کشی کرنے والے پر جنّت حرام تھی، اس اُمّت کے لئے یہ حکم نہیں (28) اس اُمّت کے کسی فرد کا عمل نامقبول ہو تو اس کی پردہ داری رہتی ہے جبکہ گزشتہ اُمّتوں کو عمل کے نامقبول ہونے پر رسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا، بنی اسرائیل کا کوئی فرد گناہ کرتا تو کھانے کے ذائقے سے محروم کر دیا جاتا اور اُس کے گناہ گھر کے دروازے پر لکھ دیئے جاتے۔ اِس اُمّت کا ربِّ کریم نے پردہ رکھا ہے کہ استغفار کرنے سے اُن کے گناہ بخش دیتا ہے اور ندامت و شرمندگی اُن کی توبہ ہے (29) پچھلی اُمّتوں پر آنے والے عذاب اِس اُمّت پر نہیں آئیں گے (30) پچھلی اُمّتوں کے مقابلے میں اُمّتِ محمدیہ کی عمر اور عمل کم جب کہ ثواب زیادہ ہے۔[12]

---

(1) پ4، اٰل عمرٰن: 110، ترمذی، 5/7، حدیث: 3012 (2) لمعات التنقیح، 9/832 (3) بخاری، 2/516، حدیث: 3651 (4) الحدیقۃ الندیۃ، 1/7 ماخوذاً (5) لمعات التنقیح، 9/832 (6) مراٰۃ المناجیح، 8/597 (7) لمعات التنقیح، 9/832 (8) عارضۃ الاحوذی، 11/98 (9) مواہب لدنیہ، 2/319 (10) لمعات التنقیح، 9/832 (11) اولیائے کرام کے مختلف منصب کے نام (12) المجالس الوعظیہ، 2/274 تا 277 ملتقطاً۔

جس نے بھی مدد کو پُکارا یارسولَ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

الله کریم بے شمار صفات و کمالات کا جامع ہے اس کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ تمام مخلوق کا فریادرَس، ان کی ضروریات اور سوالات کو پورا فرمانے والا ہے۔ دکھ درد اور پریشانیوں کی ماری مخلوق اسے پکارتی اور اپنی مَن مانی مرادیں پاتی ہے۔

الله ربُّ العزّت نے مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں کو بھی یہ اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ وہ مخلوق کے کام آتے، الله کی عطا سے ان کی فریادیں سنتے اور پوری کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ ہم اہلِ اسلام کا عقیدہ و ایمان ہے کہ حقیقی طور پر مدد کرنے والا صرف الله کریم ہی ہے، باقی سب اس کی عطا اور کرم ہی سے مدد کرتے ہیں اور یہ قراٰن و حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ الله کریم کا فرمان ہے: ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ-وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تو بے شک الله ان کا مدد گار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پ28، التحریم:4)

اسی طرح حدیث شریف میں ہے: حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا مدد کی ضرورت ہو لیکن ایسی جگہ ہو کہ جہاں کوئی مدد گار نہ ہو تو اسے چاہئے کہ یوں پکارے: "یَاعِبَادَ اللهِ اَغِیْثُوْنِی، یَاعِبَادَ اللهِ اَغِیْثُوْنِی، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ" اے الله کے بندو! میری مدد کرو، اے الله کے بندو! میری مدد کرو، کہ الله کے کچھ بندے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ "وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ" یہ تجربہ شدہ ہے۔[1]

الله کریم نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی بہت سی صفات کا مظہر بنایا ہے۔ احادیثِ پاک اور سیرتِ طیبہ پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ بات دن میں چمکنے والے سورج کی طرح صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ ربِّ کریم کی عطا سے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی مخلوق کے حاجت رَوا اور مشکل کُشا ہیں۔ اس صفتِ حاجت رَوائی سے جن و انس، صغیر و کبیر، چرند پرند، خوابیدہ و بیدار سبھی برکتیں پا رہے ہیں۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حاجت رَوائی، مشکل کشائی اور اِمداد فرمانے کا سلسلہ بہت وسیع و کشادہ ہے اس موضوع پر

*رکن مجلس اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

جلیلُ القدر امام حضرت علامہ ابوعبدُاللہ محمد بن موسیٰ مالکی مَراکشی (وفات:682ھ) نے پوری کتاب تصنیف فرمائی ہے جس سے کئی عُلما و محدثین نے استفادہ کیا ہے انہی کی ایک عبارت سے اس عنوان کی وسعت کو سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ لکھتے ہیں: وَلَوتُتُبِّعَت هٰذَا الْفَنُّ لَحَفِيَتِ الْاَقْلَامُ وَ جَفَّتِ الْمَحَابِرُ وَ فَنِيَتِ الطُّرُوسُ فِی تَتَبُّعِهٖ وَ اللّٰهُ فَاتِرٌ یعنی اگر اس طرح کے واقعات کو جمع کیا جائے تو ان کا احاطہ کرنے میں قلم گِھس جائیں، دواتیں خشک ہو جائیں اور کاپیاں اور رجسٹر ختم ہو جائیں گے۔[2]

یہاں ذکر کردہ چند واقعات سے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے چنانچہ

معذوری جاتی رہی غَرناطہ کا ایک آدمی ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا کہ حکیموں طبیبوں کے پاس جس کا کوئی علاج نہیں تھا۔ حضرت ابوعبدُاللہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس آدمی کی تندرستی کے لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک درخواست زائرینِ طیبہ کے ہاتھوں لکھ بھیجی جس کا کچھ مضمون یوں تھا: یہ طویل عرصے سے سخت بیماری میں مبتلا کی درخواست ہے جو اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اطہر کے وسیلے سے شفا کا طالب ہے، اس کے قدموں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، وہ صرف ہاتھ سے اشارہ کرسکتا ہے، یاخاتمَ الرُّسل، اے شفاعت فرمانے والے، یہ ایک ایسے بیمار کی درخواست ہے کہ جس کا دل رو رہا ہے اور نگاہیں شرم کی وجہ سے جھکی ہوئی ہیں، آپ کی ظاہری حیات اور اس کے بعد بھی ہم آپ سے پُرامید ہیں کہ آپ یقینی خطروں کو بھی دور فرمادیں گے۔

جونہی وہ قافلہ روضۂ اطہر پر حاضر ہوا اور درخواست میں لکھے اشعار پڑھے گئے تو وہ بیمار بالکل درست و توانا ہو گیا۔ جس آدمی کو درخواست دی گئی تھی جب وہ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ مریض ایسا تندرست ہو چکا ہے جیسے کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔[3]

مجھے ڈوبنے نہ دیا حضرت امام ابوعبدُاللہ محمد بن علی خَزْرَجی رحمۃُ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقامِ جَرجَر میں تھا۔ سفر کے لئے میں نے سمندری راستہ اختیار کیا، سمندر میں اچانک ایک ایسا خطرناک طوفان آیا جس کے سبب میں ڈوبنے ہی والا تھا کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مدد کے لئے پکارا، اچانک غیب سے ایک لکڑی دکھائی دی جس کے ذریعے میں کنارے تک پہنچا۔

آگے فرماتے ہیں: نَجَانِیَ اللّٰهُ بِاسْتِغَاثَتِی بِالنَّبِیِّ یعنی اللہ پاک نے مجھے اپنے محبوب سے استغاثہ کرنے کے سبب نجات دی۔[4]

چور ڈاکو سے حفاظت فرمائی حضرت شیخ ابوعبدُاللہ حسین رحمۃُ اللہ علیہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں: میں "شام" کے شہر حِمْص میں مقیم تھا، میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں سرزمینِ مصر کی زیارت کروں لیکن چونکہ مصر کے راستوں میں ڈاکوؤں اور کافروں کا خوف تھا تو میں نے اپنا ارادہ بدل دیا، یوں ایک سال تک سفر ملتوی رہا۔ ایک بار میں سو رہا تھا کہ میری قسمت جاگ اٹھی، میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، عرض کی: یارسولَ اللہ! (میں مصر جانا چاہتا ہوں جبکہ راستے میں مجھے ڈاکوؤں اور کافروں کا ڈر ہے) مجھے آپ کا تحفظ درکار ہے، فرمایا: تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ میں نے دوبارہ اپنا ارادہ ظاہر کرکے کہا کہ مجھے آپ کا تحفظ چاہئے، پھر فرمایا: تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ میں نے تیسری بار کہا کہ میرے دشمن بہت زیادہ ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر فرمایا: تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ (گویا آپ فرما رہے ہوں کہ میں تمہارا فریادرس ہوں پھر تمہیں کس چیز کا ڈر ہے) اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ پھر میں نے حمص سے مصر تک کا سفر اس حال میں کیا کہ میرے دل میں خوف کے بجائے اب صرف سکون ہی سکون تھا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوشی خوشی اپنے مقام تک پہنچ گیا۔[5]

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: آج حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے دروازے پر ہر شخص اپنی بولی میں حُضور سے فریادیں کرتا ہے، کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سُنتے سمجھتے ہیں، سب کی فریادرَسی کرتے ہیں، یہ ہے حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سب زبانیں جاننے کا ثُبوت۔[6]

چونکہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صِرف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوق کی طرف رسول بناکر بھیجے گئے ہیں اس لئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مشکل کُشائی کا یہ فیضان صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ مصیبت میں مبتلا جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سنتے، بولیاں سمجھتے اور اُن کی امداد بھی فرماتے ہیں جیسا کہ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود تو عَرَبی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے، حتّٰی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے، اِس لئے اُونٹوں، چڑیوں نے حُضورِ انور، شاہِ بحر و بَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آستانے پر فریادیں کیں اور عطائیں پائیں۔[7] مزید فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السّلام صرف چڑیوں، چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شجر و حَجر، خُشک و تَر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں، حُضور حاجت رَوا، مشکل کُشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔[8]

پریشان حال اونٹوں، ہرنیوں اور چڑیوں کی داد رسی کے کئی واقعات محدثینِ کرام نے اپنی کتابوں میں ذکر فرمائے ہیں۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی دَر پر شُتْرانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

بیماری دور فرمائی شارحِ بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:923ھ) اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ مجھے ایسی بیماری لگی جس کے علاج سے تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ میں کئی سال تک اس مہلک بیماری میں مبتلا رہا۔ ایک بار میں مکّہ شریف حاضر ہوا اور بارگاہِ رسالت میں شفایاب ہونے کے لئے استغاثہ پیش کیا، اس دوران میری آنکھ لگ گئی، خواب میں ایک شخص آیا جس کے پاس کاغذ تھا، اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی: هٰذَا دَوَاءُ دَاءِ اَحْمَدَ بْنِ الْقَسْطَلَّانِي مِنَ الْحَضْرَةِ الشَّرِيْفَةِ بَعْدَ الْاِذْنِ الشَّرِيْفِ یعنی یہ دوا بارگاہِ رسالت سے احمد بن قسطلانی کی بیماری کے لئے ہے اذن کے بعد۔ جب میں بیدار ہوا تو مجھے کوئی بیماری نہیں تھی، اللہ کی قسم میرا مرض ختم ہوچکا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: وَحَصَلَ الشِّفَاءُ بِبَرَكَةِ النَّبِي صلَّى الله عليه وسلّم یعنی مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت سے شِفا مل گئی۔[9]

جنات سے نجات دلائی حضرت امام قسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ تحدیثِ نعمت کے لئے اپنا ایک اور واقعہ ذکر کرتے ہیں: میں 885ھ میں زیارتِ مقدسہ کے بعد مکہ کے راستے مصر کی طرف جارہا تھا کہ راستے میں میری خادمہ کو آسیب نے آلیا۔ وہ کئی دن اس بیماری میں مبتلا رہی۔ پھر میں نے اس کی شفا کے لئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں فریاد کی جس کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا، ایک شخص آیا جس کے ساتھ وہ جنّ بھی تھا جس نے میری خادمہ کو زیرِ اثر کیا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس جنّ کو تمہارے پاس بھیجا ہے، میں اُس پر غصہ ہوا اور میں نے اُس سے وعدہ لیا کہ اب اِس کے پاس دوبارہ نہیں آنا۔ جب میں بیدار ہوا تو اپنی خادمہ کو بالکل پُرسکون پایا۔ اب وہ مکمل صحت یاب ہوچکی تھی۔[10]

اس طرح کے مزید واقعات پڑھ کر ایمان کو تازہ کرنے کے لئے امام محمد بن موسیٰ مَراکشی کی کتاب "مِصْبَاحُ الظَّلَام" حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نَبہانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "شَوَاهِدُ الْحَقّ" اور "حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْعَالَمِين" کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

(1) معجم کبیر، 17/117، حدیث:290 (2) مصباح الظلام، ص102 (3) مصباح الظلام، ص154 مختصراً (4) حجۃ اللہ علی العالمین، ص565 (5) حجۃ اللہ علی العالمین، ص565 (6) مراٰۃ المناجیح، 8/38 (7) مراٰۃ المناجیح، 8/119 (8) مراٰۃ المناجیح، 8/239 (9) حجۃ اللہ علی العالمین، ص560 (10) حجۃ اللہ علی العالمین، ص560۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا

سُوال: سُنا ہے کہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا، حالانکہ ہمزاد تو شیطان ہوتا ہے اور شیطان کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: اَحادیثِ کریمہ میں ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: وہ مجھے اچھے مشورے ہی دیتا ہے۔ (مسلم، ص1158، حدیث: 7108) جب اَحادیثِ کریمہ میں ایسا بیان کیا گیا ہے تو ہمیں مان لینا چاہئے، سوچنا نہیں چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 15 محرمُ الحرام 1441ھ)

2 مرنے کے بعد قبر میں موئے مُبارک رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا مرنے کے بعد سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُوئے مُبارک بَرَکت کے طور پر قبر میں لے جاسکتے ہیں؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ نے اپنی قبر میں تبرکات رکھنے کی وصیّت فرمائی تھی، جس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ "میری آنکھوں پر سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُوئے مُبارک یعنی مُبارک بال رکھ دینا اور مجھے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن کے سپرد کر دینا۔"

(تاریخ الخلفاء، ص158-مدنی مذاکرہ، 15 محرمُ الحرام 1441ھ)

3 گنبدِ خضرا یا خانۂ کعبہ کی شبیہ والی ٹوپی پہن کر بیت الخلا جانا کیسا؟

سُوال: کئی ٹوپیوں کے اوپر نعلِ پاک، گنبدِ خضرا یا خانۂ کعبہ کی تصاویر بنی ہوتی ہیں ایسی ٹوپی پہننا کیسا اور اس کو پہن کر بیتُ الخلا جانا کیسا؟

جواب: یہ ٹوپی سر پر پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ واش روم جائیں تو یہ ٹوپی اُتار کر ادب سے باہر رکھ کر جائیں، اگر اُتار کر جیب میں رکھ لیتے ہیں اور اس پر بنی ہوئی مقدس تَصاویر چُھپ جاتی ہیں تب بھی حرج نہیں لیکن باہر رکھ کر جانا بہتر ہے۔ نیز یہ پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جماعت کے ساتھ صف میں نماز پڑھتے ہوئے جب سجدے میں جائیں گے تو اگلی صف والے کے پاؤں کا تلوا اس کی طرف ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی پہلی صف میں نماز پڑھ رہا ہے اور امام کے عین پیچھے نہیں ہے تو اس صورت میں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ (مدنی مذاکرہ، 17 ربیع الآخر 1441ھ)

4 حجرِ اَسود کے بوسے کی سعادت

سُوال: آپ نے خانۂ کعبہ کا طواف تو کئی بار کیا ہوا ہے کیا کبھی حجرِ اَسود کو بوسہ دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے؟

جواب: میں (یعنی سگِ مدینہ) نے غالباً سن 1980ء میں حجرِ اَسود کو بوسہ دیا تھا۔ یوں میں نے زندگی میں ایک بار حجرِ اَسود کو بوسہ دیا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5محرمُ الحرام 1441ھ)

5 کیا زَم زَم شریف تین سانس میں پینا چاہئے؟

سُوال: کیا آبِ زَم زَم شریف تین سانس میں پینا چاہئے؟ کہتے ہیں کہ یہ مُبارَک پانی ہے اس لئے ایک سانس میں پیا جائے۔

جواب: آبِ زَم زَم شریف بھی تین ہی سانس میں پینا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 8محرمُ الحرام 1441ھ)

6 مجھے مَرنا ہے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں

سُوال: آپ کا ایک شعر ہے:

مجھے مَرنا ہے آقا گنبدِ خَضرا کے سائے میں
وَطَن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص322)

یہ اِرشاد فرمایئے کہ کیا سبز گنبد کا سایہ ہے؟

جواب: جی ہاں! سبز گنبد کا سایہ ہے، لیکن سبز گنبد والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ زمین پر تشریف نہیں لاتا تھا۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/716ملخصاً) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ظاہری سایہ نہ تھا، لیکن چونکہ آپ سائبانِ عالَم ہیں، اس لئے ساری کائنات پر آپ کا سایہ پڑرہا ہے۔

ہم اُن کے زیرِ سایہ[1] رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا
جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں، دینے والا نظر نہیں آتا

(مدنی مذاکرہ، 5جُمادَی الاُولیٰ 1441ھ)

7 گاہکوں کا رَش ہو تو جماعت چھوڑنا کیسا؟

سُوال: اگر نَماز کا وقت ہو جائے اور دُکان پر گاہک موجود ہوں جس کی وجہ سے دکاندار کی جماعت چھوٹ جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب: جی ہاں! یہ ایسا عُذر نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے جماعت مُعاف ہو جائے۔ "گاہک جاتا ہے تو جائے، جماعت نہ جائے۔" اللہ پاک بَرَکت عطا فرمائے گا۔ ایک جائے گا 10 آئیں گے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم۔ (مدنی مذاکرہ، 10محرمُ الحرام 1441ھ)

8 ویلڈنگ لائٹ کے سبب آنکھوں سے بہنے والا پانی

سُوال: ویلڈنگ کا کام کرتے ہوئے آنکھوں میں لائٹ لگتی ہے جس کے باعث آنکھوں سے پانی بہتا ہے، یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: اگر ویلڈنگ لائٹ لگنے کے سبب آنکھوں میں مَرض لگ گیا جس کے باعث آنکھوں سے پانی بہتا ہے تو وہ پانی ناپاک ہے اور اس کے نکلنے سے وُضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر عارضی طور پر آنکھوں میں لائٹ لگی اور آنسو آئے جیسا کہ دھوئیں اور پیاز کاٹنے سے آتے ہیں یا مرچ کا کوئی حصہ یا گرد اُڑ کر آنکھ میں گئی تو آنسو آگئے یا کبھی ہنگاموں کے دَوران شیلنگ کے سبب آنسو نکلے تو نہ وُضو گیا نہ یہ آنسو ناپاک۔ (مدنی مذاکرہ، 7محرمُ الحرام 1441ھ)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) سید زین العابدین (کراچی) (2) محمد ابو بکر صدیق (چنیوٹ) (3) حسنات احمد (سرگودھا)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ (2) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ اعجاز شاہ (کراچی) ❁ بنتِ جنید (کراچی) ❁ بنتِ عابد حسین (لاہور) ❁ نعمان عطّاری (ڈی جی خان) ❁ غلام مصطفےٰ (وزیر آباد) ❁ بنتِ عبد الغفور (بھیرہ) ❁ بنتِ علم دین (میانوالی) ❁ بنتِ افتخار احمد خان (فیصل آباد) ❁ فضل علی (گجرات) ❁ سفید عطّاری (کراچی) ❁ محمد طاہر (رحیم یار خان) ❁ بنتِ محمود عطّاریہ (حیدرآباد) ❁ بنتِ حاجی شیر محمد عطّاریہ (پنڈ گھیپ)۔

---

(1) یاد رہے! "سائے" کے معنیٰ جہاں "پرچھائیں" اور "چھاؤں" وغیرہ ہیں وہیں حمایت، مدد، حفاظت وغیرہ بھی ہیں۔ "زیرِ سایہ" کے معنیٰ ہیں کسی کی امداد و حمایت یا حفاظت حاصل ہونا۔

دَارُالْاِفْتَاء اَہلِسُنَّت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

01 نرم و دبیز فوم پر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں چٹائی کے نیچے ایک فوم بچھایا گیا ہے جس پر سجدہ کرنے سے پیشانی اچھی طرح جمتی نہیں ہے اور سجدہ میں زمین کی سختی بھی محسوس نہیں ہوتی بلکہ اگر پیشانی کو مزید دبایا جائے تو مزید دبے گی آپ سے شرعی رہنمائی درکار ہے کہ کیا ایسے فوم پر نماز درست ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس فوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ سجدے میں اس پر پیشانی پوری نہیں دبتی، زمین کی سختی محسوس نہیں ہوتی اور مزید دبانے سے مزید دبتی ہے تو ایسے فوم پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا نہیں ہوگا، لہٰذا نماز بھی نہیں ہوگی، مسجد انتظامیہ پر لازم ہے کہ وہ ایسے فوم کو نماز کی جگہ پر چٹائی کے نیچے نہ بچھائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 لاٹری کے کارڈ اور کوپن کی خرید و فروخت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ

1 بعض دکاندار ایک خاص قسم کی لاٹری بیچتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ اس میں ایک کارڈ کئی کوپنز پر مشتمل ہوتا ہے، گاہک ایک کوپن کو سکریچ کرنے کے پانچ روپے ادا کرتا ہے، بسا اوقات تو مخصوص مقدار میں اس کے زائد پیسے نکل آتے ہیں جو دکاندار نے اپنی طرف سے ادا کرنے ہوتے ہیں اور بسا اوقات کوپن بالکل خالی ہوتا ہے اور گاہک کے پیسے دکاندار کے پاس چلے جاتے ہیں، ایک کارڈ کے تمام کوپنز جب بک جائیں تو آخر پر دکاندار کو تقریباً ایک سو پچاس روپے کا نفع ہوتا ہے اور جن کے کوپن خالی نکلے ہوتے ہیں ان کے پیسے ضائع چلے جاتے ہیں اب شرعی رہنمائی فرمادی جائے کیا ایسی لاٹری کارکھنا اور بیچنا جائز ہے؟

2 اگر ایسی لاٹری بیچنا ناجائز ہے تو جو دکان دار ایسی لاٹری بیچتا رہا، یا جن لوگوں نے ایسی لاٹری کو خریدا ان کے لئے کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 لاٹری کی جس صورت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ شرعاً ناجائز و حرام ہے، کیونکہ یہ قمار یعنی جوئے پر مشتمل ہے اور جوا شرعاً ناجائز و حرام ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس صورت میں یا تو کوپن سکریچ کرنے والے کے پانچ روپے ضائع ہو جائیں گے یا اسے دکاندار

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

کی طرف سے مخصوص مقدار میں زیادہ پیسے ملیں گے، اسی طرح دکان دار کو یا تو گاہک کے پانچ روپے مل جائیں گے یا اسے اپنی طرف سے زیادہ پیسے ادا کرنے پڑیں گے، اسی چیز کا نام جوا ہے، جس کے حرام ہونے پر قرآن و سنت میں متعدد دلائل موجود ہیں۔

2 جو دکان دار ایسی لاٹری بیچتا رہا، یا جن لوگوں نے ایسی لاٹری کو خریدا ان پر لازم ہے کہ سچی توبہ کریں، اور کوپن خالی نکلنے کی وجہ سے جن لوگوں کے پیسے دکان دار کے پاس چلے گئے تھے دکان دار ان کے پیسے ان کو اور وہ نہ ہوں تو ان کے ورثاء کو واپس کرے اور اگر ان لوگوں یا ان کے ورثاء کا کچھ پتا نہ چلے کہ کون کون تھے تو ان کی نیت سے خیرات کر دے، اور جن لوگوں نے دکان دار سے مخصوص مقدار میں زیادہ رقم لی وہ سب دکان دار کو واپس کریں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 بلی کے رونے کو منحوس یا باعثِ وبال و انتقال سمجھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں بلی کے رونے کو منحوس سمجھا جاتا ہے، اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس محلے یا گھر میں رات کے وقت بلی روئے وہاں ضرور کوئی مصیبت آتی ہے یا کسی کا انتقال ہو جاتا ہے۔ کیا یہ بات شرعی اعتبار سے درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بلی کے رونے کو منحوس سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ بلی کے رونے سے مصیبت آتی ہے یا کسی کا انتقال ہو جاتا ہے، بدشگونی ہے اور کسی چیز سے بدشگونی لینا، ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

04 مقتدی التحیات مکمل پڑھنے کے بعد امام کی اتباع کرے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام اگر قعدہ اولیٰ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیرہ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے سلام پھیر دے تو دونوں صورتوں میں مقتدی پر تشہد مکمل پڑھنا لازم ہے یا مکمل کئے بغیر فوراً امام کی اتباع کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کی رُو سے نماز کے فرائض و واجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی اتباع کرنا واجب ہے، لیکن اگر امام کی اتباع کرنے میں کسی واجب کا ترک لازم آتا ہو تو وہاں مقتدی کے لئے حکم یہ ہوتا ہے وہ پہلے اس واجب کو ادا کرے پھر امام کی اتباع کرے، اور چونکہ تشہد کا مکمل پڑھنا بھی واجب ہے لہٰذا دریافت کی گئی صورت میں امام اگر قعدہ اولیٰ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اسے حکم ہے کہ پہلے تشہد مکمل کرے پھر کھڑا ہو کر امام کی اتباع کرے، یونہی اگر قعدہ اخیرہ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے ہی امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی پہلے تشہد (عبدہ ورسولہ تک) مکمل کرے پھر سلام پھیرے، اور اگر مقتدی نے تشہد مکمل کر لیا اور درودِ پاک یا دعا پڑھ رہا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اب اسے حکم ہے کہ فوراً امام کی اتباع کرتے ہوئے سلام پھیر دے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محبتِ رسول کی نشانیاں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

جس طرح والدین، اولاد اور دیگر رشتہ داروں کے ہم پر حقوق ہیں اسی طرح اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں جو دیگر حقوق سے فوقیت رکھتے ہیں، ان میں سے ایک حق تو یہ ہے کہ ہم سارے جہان سے بڑھ کر نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت رکھیں اور ساری دنیا کی محبوب چیزوں کو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت پر قربان کردیں۔ یقیناً نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جو مسلمان بھی سچی عقیدت و محبت رکھے گا، ان کے حقوق کو پہچانتے ہوئے دل سے ان کا ادب و احترام بجالائے گا تو وہ دنیا و آخرت میں خوش بختی پائے گا، مگر یہ خوش بختی ہر ایک کو حاصل نہیں، حُبِّ رسول کا دعوے دار ہونا الگ بات ہے جبکہ حقیقت میں مُحِبِّ رسول ہونا اور بات ہے، اس بات کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ دعویٰ درست تب ثابت ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ اس کی دلیل بھی پائی جائے، یوں ہی محبِّ رسول ہونا ایک دعویٰ ہے جو کہ حقیقت میں درست تب مانا جائے گا جب اس کے ساتھ اس کی دلیل بھی پائی جائے گی۔

محبتِ رسول کی نشانیاں محبتِ رسول کی دلیل اور نشانی کیا ہے؟ اس کے متعلق 3 بزرگوں کے اَقوال پیش کئے جاتے ہیں:

1 شیخ عبدُ الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”کامل مؤمن کے اِیمان کی نشانی یہ ہے کہ مؤمن کے نزدیک رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و معظّم ہوں، مؤمن حقوق کی ادائیگی میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اُونچا مانے، اِس طرح کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لائے ہوئے دِین پر عمل کرے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کی پیروی کرے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ادب بجالائے، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، عزیز و اَقارِب اور مال و اسباب پر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا اور خوشی کو مُقدَّم رکھے، اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی راضی رہے لیکن حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق کو دَبتا ہوا گوارا نہ کرے۔“[1]

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

2 حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ ان کے احکام، ان کے اعمال، ان کی سنّتوں سے، ان کے قراٰن، ان کے فرمان، ان کے مدینہ کی خاک سے محبت ہو، بے نماز بے روزہ بھنگی چَرسی دعویٔ عشقِ رسول کریں جھوٹے ہیں محبت کی علامت اطاعت ہے۔[2] ایک جگہ فرماتے ہیں: سب سے بڑا خوش نصیب وہ ہے جسے کَل (بروزِ قیامت جنّت میں) حضور کا قُرب نصیب ہو جاوے۔ اس قرب کا ذریعہ حضور سے محبت ہے اور حضور کی محبت کا ذریعہ اتباعِ سنت، کثرت سے دُرود شریف کی تلاوت، حضور کے حالاتِ طیّبہ کا مطالعہ اور محبت والوں کی صحبت ہے، یہ صحبت اِکسیرِ اعظم ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: ساری عبادات محبتِ (رسول) کی فروع (یعنی شاخیں) ہیں، مگر محبت کے ساتھ اطاعت بلکہ متابعت ضروری ہے۔ برات کا کھانا صرف عمدہ لباس سے نہیں ملتا بلکہ دولہا کے تعلق سے ملتا ہے اگر رب تعالیٰ سے کچھ لینا ہے تو حضور سے تعلق پیدا کرو۔[3]

3 علامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں۔ مگر یاد رکھئے کہ اس کی چند نشانیاں ہیں جن کو دیکھ کر اس بات کی پہچان ہوتی ہے کہ واقعی اس کے دل میں محبتِ رسول کا چراغ روشن ہے۔ ان علامتوں میں سے چند یہ ہیں: ۱ آپ کے اقوال و افعال کی پیروی، آپ کی سنتوں پر عمل، آپ کے اَوامر ونَواہی کی فرمانبرداری، غرض شریعتِ مُطَہَّرہ پر پورے طور سے عامل ہو جانا ۲ آپ کا ذکر شریف بکثرت کرنا، بہت زیادہ درود شریف پڑھنا، آپ کے ذکر کی مجالسِ مُقَدَّسہ مثلاً میلاد شریف اور دینی جلسوں کا شوق اور ان مجالسِ مبارکہ میں حاضری ۳ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور تمام ان لوگوں اور ان چیزوں سے محبت اور ان کا ادب و احترام جن کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت و تعلق حاصل ہے۔ مثلاً صحابۂ کرام، اَزواجِ مطہّرات، اہلِ بیتِ اَطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین، شہرِ مدینہ، قبرِ انور، مسجدِ نبوی، آپ کے آثارِ شریفہ و مَشاہِدِ مُقَدَّسہ، قراٰنِ مجید و احادیثِ مبارکہ، سب کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام کرنا ۴ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دوستوں سے دوستی اور ان کے دشمنوں یعنی بد دینوں، بدمذہبوں سے دشمنی رکھنا ۵ دنیا سے بے رغبتی اور فقیری کو مال داری سے بہتر سمجھنا۔ اس لئے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے کہ مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف فقر وفاقہ اس سے بھی زیادہ جلدی پہنچتا ہے جیسے کہ پانی کا سیلاب اپنے مُنتَہیٰ (یعنی ٹھکانے) کی طرف۔[4]

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو کہ اصلِ ایمان بلکہ ایمان کی بھی جان ہے اسے اپنے دِلوں میں بڑھاتے رہئے، صرف دعوے دار نہیں بلکہ حقیقی محبّ و عاشقِ رسول بنئے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لائے ہوئے قراٰن اور ان کے فرمان پر عمل کیجئے، ان کی سیرتِ مبارکہ اور سنتوں کی معلومات حاصل کرکے ان پر عمل کیجئے، اس کے لئے خاص طور پر مکتبۃُ المدینہ سے تین کتب 1 سیرتِ مصطفےٰ 2 آخری نبی کی پیاری سیرت اور 3 550 سنّتیں اورآداب حاصل کرکے ان کا مطالعہ کیجئے، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ سے نسبت رکھنے والے ہر انسان اور ہر چیز کا ادب کیجئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ درود و سلام کے نذرانے پیش کیجئے اور مَرتے دَم تک ہر معاملے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لائی ہوئی شریعت پر ہی عمل کیجئے۔ اللہ کریم ہمیں حقیقی طور پر اپنے پیارے اورآخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اشعۃ اللمعات، 1/51،50 ملخصاً (2) مراٰۃ المناجیح، 6/603 (3) مراٰۃ المناجیح، 6/590، 589 (4) ترمذی، 4/156، حدیث: 2357، سیرت مصطفیٰ، ص836۔

محاسن و کمالاتِ سرورِ کائنات

مولانا محمد منعم عطّاری مَدَنی*

اوصافِ کریمہ کا ایک قطرہ

ساری کائنات میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف و کمالات کا چرچا ہے اور اگر ساری دنیا ان اوصاف و کمالات کو شمار کرنے کے لئے جمع ہو جائے تو ان کے شمار کردہ اوصاف ایسے ہی ہیں جیسے سمندر کے سامنے ایک قطرہ۔(فرمانِ امام یافعی رحمۃُ اللہِ علیہ)

(مراۃ الجنان، 1/21 ملخصاً)

سرورِ کائنات کی عقلِ باکمال

میں نے مُتَقَدِّمِین کی 71 کتابیں پڑھی ہیں، میں نے ان تمام کتابوں میں پایا کہ حق سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی نے دنیا کے آغاز سے لے کر دنیا کے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں عطا فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقلِ مبارک کے مقابلے میں یوں ہیں جیسے دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرہ ہے، آپ کی رائے ان سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

(فرمانِ حضرت وہب بن منبہ رحمۃُ اللہِ علیہ)

(تاریخ دمشق، 3/386 ملخصا، سبل الہدیٰ والرشاد، 1/427)

کمالاتِ مصطفےٰ ضبط سے منزہ ہیں

ساری کائنات مل کر نبیِّ پاک کے مناقب کے شمار میں مبالغہ کریں تو ان فضائل و کمالات کو مکمل بیان یا جمع نہ کرسکیں گے جو ربِّ کائنات نے اپنے محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمائے ہیں۔(فرمانِ شیخُ الاسلام باجوری رحمۃُ اللہِ علیہ)

(حاشیہ الباجوری علی البردۃ، ص4)

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری

میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر تمام دریا و سمندر میری سیاہی ہوتے اور درخت میرا قلم ہوتے اور میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر بھر نشانیاں لکھتا تو ان کا دسواں حصہ بھی نہ لکھ پاتا کیونکہ آپ کی آیات و صفات ان چمکتے ستاروں سے بھی کہیں زیادہ ہیں۔(فرمانِ امام تاجُ الدین سبکی رحمۃُ اللہِ علیہ)

(رسائل میلادِ مصطفےٰ(نشر الدرر علیٰ مولد ابن حجر)، ص75)

جس کو جو ملا اسی در سے ملا!

ازل سے ابد تک ارض و سماء میں اولیٰ و آخرت میں دین و دنیا میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔(فرمانِ امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ) (فتاویٰ رضویہ، 30/141 ملخصاً)

فیضانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاری ہے

نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عطا فرمانا، گناہوں سے پاک کرنا، ستھرا بنانا صرف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیامِ قیامت تک تمام اُمّتِ مرحومہ حضور(صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی ان نعمتوں سے محظوظ(فائدہ اٹھانے والی) اور حضور کی نظرِ رحمت سے ملحوظ(یعنی نظروں میں) رہے(گی)۔(فرمانِ امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ)(فتاویٰ رضویہ، 30/411)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ سیرت مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

شفیعِ محشر کی آمدِ محشر کا منظر

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

30 اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسُ عَلَی قَدَمِی ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔[1]

31 اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ اِفَاقَةً ترجمہ: لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی افاقہ پانے والا یعنی اٹھنے والا ہوں۔[2]

32 اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بُعِثُوا ترجمہ: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔[3]

33 اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی مگر فخر نہیں۔[4]

34 اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُبْعَثُ ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی پس میں ہی سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں۔[5]

مذکورہ پانچ روایات میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ اقدس سے باہر آنے اور میدانِ محشر میں تشریف لانے کا ذکر ہے۔ شفیعِ محشر کی میدانِ محشر میں آمد کا انداز دیگر کئی روایات میں تفصیل کے ساتھ مروی ہے۔ مختلف روایات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوں گے، آپ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم کے درمیان ہوں گے، پھر اہلِ بقیع اٹھیں گے، پھر اہلِ مکہ اٹھیں گے، پھر آپ براق پر سوار ہو کر صدّیق و فاروق اور اہلِ حرمین کے درمیان ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں میدانِ محشر کی جانب تشریف لائیں گے، اس سب کی تفصیل درج ذیل روایات میں بیان کی گئی ہے۔

70 ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں شعبُ الایمان میں ہے کہ ہر صبح طلوعِ فجر کے وقت 70 ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ اطہر کو گھیر لیتے ہیں اور پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور شام تک درودِ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (قسط:20)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

پاک بھیجتے رہتے ہیں، پھر شام کے وقت وہ آسمانوں کی جانب چڑھ جاتے ہیں اور ان ہی کی مثل مزید 70 ہزار اترتے ہیں، وہ بھی اسی کی مثل عمل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی قبرِ مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو 70 ہزار فرشتوں کے درمیان آئیں گے جو کہ آپ کی عزت و توقیر کے لئے حاضر ہوں گے۔[(6)]

بخاری شریف میں ہے کہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں سبھی بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔[(7)]

ہیں صدیق اِدھر، فاروق اُدھر ترمذی شریف میں ہے کہ ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں یوں داخل ہوئے کہ جنابِ ابو بکر صدیق اور عمر فاروقِ اعظم آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔[(8)]

اہلِ بقیع و مکّہ کے جھرمٹ میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد شیخین کریمین اور پھر اہلِ بقیع و مکہ کے اٹھائے جانے کا ذکر ترمذی شریف کی روایت میں کچھ یوں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی، پھر ابو بکر اور پھر عمر سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ حرمین کے درمیان ان سے ملوں گا۔[(9)]

جبکہ مسندِ حارث کی روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اہلِ بقیع کے اٹھنے کے بعد اہلِ مکّہ کا انتظار فرمائیں گے، پھر جب وہ آجائیں گے تو ان کے ساتھ میدانِ حشر میں جائیں گے۔[(10)]

سرورِ کائنات کی میدانِ حشر میں آمد اور بلالِ حبشی کی اذان

جلیلُ القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میدانِ محشر میں جمع ہونے کے انداز کو روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو ان کی قبروں سے میدانِ محشر میں سواریوں پر اکٹھا کیا جائے گا، حضرت صالح علیہ السّلام کو ان کی اونٹنی پر لایا جائے گا اور میرے بیٹوں حسن و حسین کو میری اونٹنی عضباء پر لایا جائے گا اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کی حدِّ نگاہ تک جائے گا، اور بلال کو جنّت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر لایا جائے گا، پس وہ خالص اذان دیں گے اور سچی سچی گواہی دیں گے حتی کہ جب وہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہیں گے: تو تمام مؤمنینِ اولین و آخرین ان کے ساتھ یہی گواہی دیں گے، پس گواہی قبول کی جائے گی جس سے قبول کی جائے گی اور رد کی جائے گی جس سے رد کی جائے گی۔[(11)]

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس دن براق پر سوار ہوں گا اور انبیا کے درمیان یہ صرف میری خصوصیت ہوگی، پھر آپ نے حضرت بلال کی جانب دیکھ کر فرمایا کہ یہ جنّتی اونٹنی پر سوار آئیں گے اور اس کی پیٹھ پر اذان دیں گے، جب سابقہ امتیں اور ان کے انبیائے کرام اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ سنیں گے تو بلال کی جانب دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔[(12)]

---

(1) بخاری، 2/484، حدیث: 3532 (2) کشف الاستار، 3/104، حدیث: 2351 (3) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630 (4) ترمذی، 5/354، حدیث: 3635 (5) تاریخ ابن عساکر، 59/275، رقم: 7525 (6) شعب الایمان، 3/492، حدیث: 4170 (7) بخاری، 2/446، حدیث: 3414 (8) ترمذی، 5/378، حدیث: 3689 (9) ترمذی، 5/388، حدیث: 3712 (10) بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، ص1000، حدیث: 1120 (11) معجم صغیر، 2/126 (12) تاریخ ابن عساکر، 10/459، رقم: 2655۔

کوشش رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

The Blessed Efforts Of The Holy Prophet

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

مقصد کسی بھی نوعیت کا ہو اس میں کامیابی کے لئے مستقل کوششیں ضروری ہیں، جتنا بڑا مقصد اتنی بڑی اسٹرگل، بعض اوقات مقصد کے حصول کے راستے میں اتنی رُکاوٹیں آتی ہیں کہ اسٹرگل جاری رکھنا دشوار ہوجاتاہے، ایسے میں جو ہمت ہار جاتے ہیں وہ تھک کر راستے میں بیٹھ جاتے ہیں اور جو اِن رکاوٹوں کو عبور کرلیتے ہیں کامیابی کی منزل آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتی ہے۔

ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑھ کر آئیڈیل شخصیت اور کامیاب ترین رہنما (لیڈر) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتاہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًاؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتاہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ (1)

یوں تو ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاکیزہ زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے نشانِ منزل ہے، لیکن ان صفحات میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقصدِ رسالت سے بے مثال لگن، غیر معمولی رکاوٹوں کے باوجود اسلام کو عام کرنے کے مقدس مشن میں کامیابی کے لئے مسلسل کوشش اور ان تھک محنت کا بیان ہوگا۔

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری سے پہلے معاشرہ بُت پرستی، قتل و غارت، قبائلی رقابتوں، کمزوروں پر ظلم، فحاشی، بدکاری، سُود کے لین دین، بچیوں کو زندہ دفن کرنے، غلاموں اور عورتوں کو حقوق نہ دینے، خیانت جیسی اخلاقی، سماجی اور معاشی بُرائیوں کی غلاظت میں لتھڑا ہوا تھا۔ ایسے میں اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوئی، آپ نے بندوں کو اللہ ربُّ العٰلمین کی عبادت کی طرف بُلایا، ان کی تخلیق کا حقیقی مقصد یاد دلایا، بُرائیوں کو چھوڑ کر حُسنِ اَخلاق کا پیکر بننے کا درس دیا، معاشرے میں امن و سکون قائم کرنے کا طریقۂ کار دیا، مساوات کا حقیقی تصور دیا، معاشرے کے پِسے ہوئے طبقوں بالخصوص غلاموں اور عورتوں کو جینے کا حق دلایا، ربُّ العٰلمین کی نافرمانی کرنے والے غافلوں کو جہنم کی طرف جانے سے روک کر راہِ جنّت پر چلایا۔

اسلام کی دعوت دینے سے پہلے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی مبارک عمر کے ابتدائی 40 سال مکۂ مکرمہ کے لوگوں کے درمیان گزارے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی ان کے سامنے کھلی کتاب کی طرح تھی، وہ آپ کے اعلیٰ کردار اور عمدہ اوصاف کی گواہی دیا کرتے تھے، آپ کی سچائی، امانت داری، وعدے کی پاسداری، پارسائی، سادگی، عاجزی، خوش اخلاقی، معاشرتی معاملات میں خوش اسلوبی کا انہیں اعتراف تھا۔ لیکن ربِّ عظیم کے حکم سے جیسے ہی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نبوت کیا، وہی لوگ

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

آپ کے دشمن ہوگئے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مقصدِ رسالت کی تکمیل سے روکنے کے لئے جسمانی، مالی، سماجی اور نفسیاتی قسم کی رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کر دیں جن کی تفصیل سیرت کی کتابوں میں پڑھی جاسکتی ہے، یہاں 16 مثالیں پیش کی جارہی ہیں: چنانچہ

1 جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَفا (پہاڑ) پر قبیلہ قریش کو جمع کرکے اسلام کی علانیہ تبلیغ کی تو ابولہب کہنے لگا: تَبًّالَكَ سَائِرَالْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ یعنی تجھ پر سارا دن ہلاکت ہو کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟[2] (مَعاذَاللہ) یہ بڑا کٹھن مرحلہ تھا کہ آپ کا قریبی رشتہ دار آپ کے پیغام کو نہ صرف تسلیم کرنے سے انکاری تھا بلکہ مخالفت و گستاخی پر اُتر آیا تھا!

2 جب عرب میں لگنے والے مختلف بازاروں اور میلوں میں تبلیغِ اسلام کے لئے آپ کسی قبیلہ کے سامنے وعظ فرماتے تو ابولہب چِلّا چِلّا کر کہتا: "یہ دین سے پھر گیا ہے، یہ جھوٹ کہتا ہے۔"[3]

قارئین! ذرا سوچئے آپ کسی کو نصیحت کر رہے ہوں اور ایک شخص پاس کھڑا چیخ رہا ہو کہ اس کی بات نہ سنو، یہ جھوٹا ہے تو اس وقت دل پر کیا گزرے گی! یہی حرکت ابوجہل نے بھی اس وقت کی جب بازارِ "ذی المَجاز" میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرما رہے تھے: "اے لوگو! لَا اِلٰهَ اِلَّا الله کہو، فلاح پاؤ گے۔" اس دوران ابوجہل آپ پر مٹی بھی پھینکتا اور کہتا تھا: اے لوگو! خبردار! یہ شخص تم کو تمہارے دین کے حوالے سے دھوکا نہ دیدے؛ کیونکہ اس کا ارادہ ہے کہ تم لَات و عُزّٰی (بتوں) کو چھوڑ دو! جب کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی طرف ذرہ برابر بھی توجہ نہیں فرماتے تھے۔[4]

3 کفارِ مکہ پیغامِ رسالت کو قبول کرنے سے نہ صرف خود انکاری تھے بلکہ باہر سے آنے والے لوگوں کو بھی ورغلاتے کہ محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بات نہ سننا، معاذ اللہ یہ آسیب زدہ ہیں، جادو کر دیتے ہیں وغیرہ۔

4 تلاوتِ قراٰن کی آواز بلند کرنے سے زبردستی روکا جاتا اور لوگوں کے کانوں تک قراٰن پاک کی آواز پہنچنے سے روکنے کے لئے شور و غل مچایا جاتا۔[5]

5 کعبۃُ اللہ کے سامنے نمازیں ادا کرنے پر پابندی لگائی گئی، چنانچہ شروع شروع میں مسلمان پوشیدہ طور پر نماز پڑھا کرتے۔

6 کاہن، جادوگر اور مجنون ہونے کا جھوٹا الزام لگا کر آپ کی دعوت کو غیر مؤثر کرنے کی سازش کی گئی۔[6]

7 ان رکاوٹوں کے باوجود اسلام قبول کرنے والے سعادت مندوں پر ظلم و ستم کی آندھیاں چلائی گئیں تاکہ انہیں نشانِ عبرت بنایا جائے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حوصلہ توڑا جاسکے۔

8 سردارانِ قریش عتبہ، شیبہ، عاص بن ہشام، ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ نے دعوتِ اسلام سے روکنے کے لئے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اور آپ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایمان افروز جواب دیا: خدا کی قسم! اگر قریش میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لاکر دے دیں تب بھی میں اپنے اس فرض سے باز نہ آؤں گا۔ یا تو خدا اس کام کو پورا فرمادے گا یا میں خود دینِ اسلام پر نثار ہو جاؤں گا۔[7]

9 عقبہ بن ابی معیط نے سجدے کی حالت میں آپ کی مبارک پیٹھ پر اونٹنی کی بچہ دانی رکھ دی، اس تکلیف دہ جسارت پر وہاں پر موجود کفار شرمندہ ہونے کے بجائے قہقہے مارتے رہے۔[8]

10 آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے سرداروں کو دعوتِ اسلام دی، انہوں نے نہ صرف اسلام قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ طائف کے آوارہ نوجوانوں کو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے لگا دیا، انہوں نے آپ پر آوازیں کسیں اور پتھراؤ بھی کیا جس پر آپ لہولہان ہوگئے، ایسے حالات میں بھی آپ نے اہلِ طائف کے حق میں دعائے خیر ہی کی۔[9]

11 کفارِ مکہ نے آپ اور آپ کے خاندان کا تین سال کے لئے سوشل بائیکاٹ کر دیا اور اس بائیکاٹ کی دستخط شدہ تحریری دستاویز خانہ کعبہ میں آویزاں کی گئی جس کے مطابق بنوہاشم خاندان کے ساتھ شادی بیاہ، خرید و فروخت، میل جول، سلام و کلام اور کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ پہنچانے پر سخت پابندی عائد کرکے بنوہاشم کو نہ صرف شعبِ ابی طالب نامی ایک تنگ و تاریک چھوٹی سی گھاٹی میں تین سال تک محصور کر دیا گیا بلکہ بائیکاٹ کی شرائط پر عمل

در آمد یقینی بنانے کے لئے سخت پہرے بھی بٹھائے گئے۔ تین برس کا یہ عرصہ بہت سخت اور کٹھن گزرا۔[10]

12 آپ سے معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے لیکن چاند کے دو ٹکڑے ہونے جیسے معجزے دیکھنے کے بعد بھی کفارِ مکہ اسلام لانے سے مکر جاتے کہ یہ تو جادو ہے۔

13 ابو جہل، عقبہ بن ابی معیط نے ناکام قاتلانہ حملے کر کے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہید کرنے کی بھی کوشش کی، کفار کے کہنے میں آکر حضرت عمر فاروق بھی اسلام لانے سے پہلے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قاتلانہ حملے کیلئے ہی روانہ ہوئے تھے لیکن بارگاہِ رسالت میں پہنچتے پہنچتے ان کا دل موم ہو چکا تھا چنانچہ کلمہ پڑھ کر چالیسویں مسلمان ہونے کا شرف پایا پھر بقیہ زندگی جانثاری کا حق ادا کرنے میں گزاری۔[11]

14 ہجرتِ مدینہ کی رات کا واقعہ تو بہت مشہور ہے کہ کس طرح قبائل قریش نے اپنے اپنے نمائندے جمع کر کے قاتلانہ حملے کے لئے بھیجے جنہوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاکیزہ گھر کو گھیر لیا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سو جائیں تو ان پر قاتلانہ حملہ کیا جائے لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مٹھی میں خاک لی اور سورۂ یٰسٓ شریف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے ان کے سروں پر خاک ڈال کر انہیں دکھائی دیئے بغیر زندہ سلامت مدینے شریف کی طرف ہجرت کر گئے۔[12] مکّۂ مکرّمہ سے رخصتی کے وقت اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں کیا: اے شہرِ مکّہ! تو مجھے تمام دنیا سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر میری قوم مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کسی اور جگہ رہائش پذیر نہ ہوتا۔[13]

15 سلام بن مشکم یہودی کی بیوی زینب نے گوشت میں زہر ملا کر جان سے مارنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔[14]

16 مدینہ منورہ میں شجرِ اسلام مضبوط و توانا ہونا شروع ہو گیا لیکن یہاں پر بھی یہودیوں کی سازشوں اور منافقین کی غداریوں کا سامنا ہوا، اس کے علاوہ کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو مٹانے کے لئے جنگِ بدر، جنگِ احد اور غزوۂ خندق کی صورت میں حملے جاری رکھے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راہ میں ان کے علاوہ بھی بہت سی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میں اللہ کی راہ میں بہت ڈرایا گیا جتنا کوئی نہیں ڈرایا جاتا اور میں اللہ کی راہ میں ستایا گیا ایسا کوئی نہیں ستایا جاتا۔[15]

اس کے باوجود آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلسل کوشش کی اور بالآخر فاتح کی حیثیت سے مکہ پاک میں داخل ہوئے۔ ربِّ عظیم نے اسلام کے جس پیغام کو بندوں تک پہنچانے کی ذمہ داری دی تھی، اس ذمہ داری کو بخوبی پورا کیا اور حجۃ الوداع میں اپنے صحابۂ کرام سے پوچھا: تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ تمام سامعین نے کہا کہ ہم اللہ پاک سے کہیں گے کہ آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا۔ یہ سُن کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار کہا: اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اے اللہ! تو گواہ رہنا۔[16]

اے عاشقانِ رسول! دینی کام کرنے والوں کیلئے اس مضمون میں بہترین سبق ہے کہ دور کوئی بھی ہو، آزمائشیں کسی بھی نوعیت کی ہوں، ہمت اور لگن کے ساتھ اسٹرگل جاری رکھیں گے تو اللہ کی رحمت سے ہم اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ظلم کفار کے ہنس کے سہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

---

(1) پ21، الاحزاب:21 (2) بخاری، 3/294، حدیث: 4770 ماخوذاً (3) سیرتِ ابنِ ہشام، ص168 ملخصاً، سیرتِ مصطفٰی، ص148 (4) مسند امام احمد، 5/579، حدیث: 16603 ملخصاً (5) پ24، حٰمٓ السجدۃ:26 ماخوذاً (6) پ14، الحجر: 6، پ11، یونس: 2 ماخوذاً (7) سیرت ابنِ ہشام، ص103، 104 ملخصاً (8) بخاری، 1/193، 2/372، حدیث:520، 3185 (9) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/50، 51 ملخصاً (10) مواہب لدنیہ، 1/126، مدارج النبوۃ، 2/46 ملخصاً (11) سیرت ابنِ ہشام، ص136 ملخصاً (12) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/94 تا 97 ملخصاً، مدارج النبوۃ، 2/56، 57 ملخصاً (13) ترمذی، 5/486، حدیث: 3951 (14) بخاری، 2/366، حدیث:3169، عمدۃ القاری، 10/518، تحت الحدیث 3169 ملخصاً (15) ترمذی، 4/213، حدیث:2480 (16) ابو داؤد، 2/269، حدیث:1905 ملتقطاً۔

مسجدِ نبوی کی تعمیرات

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

روئے زمین پر اپنی حرمت، عزت، شرافت اور بُزرگی کے لحاظ سے تین مسجدیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں اور تینوں کی تعمیر حکمِ الٰہی سے حضراتِ انبیاء کرام علیہمُ السّلام نے فرمائی، مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور مسجدِ نبوی۔ تیسری مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے پیارے اصحاب کے ساتھ مل کر تعمیر فرمایا۔ یہاں مسجدِ نبوی شریف کی مختلف زمانوں میں تعمیر و توسیع کے مختصر احوال بیان کئے جائیں گے۔

پہلی تعمیر حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منورہ تشریف لاکر پہلا عظیم کام مسجدِ نبوی کی تعمیر کا کیا، مسجد کی جگہ سہل و سہیل نامی دو یتیم بچّوں سے دس دینار میں خریدی گئی، قیمت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے ادا کی۔ ایک روایت کے مطابق یہ جگہ بنو نجار کی تھی اور قیمت کے معاملے میں انہوں نے عرض کی: ہم اس کی قیمت اللہ پاک سے لیں گے۔ ربیعُ الاول سن ایک ہجری میں حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کا سنگِ بنیاد رکھا، خود اینٹیں اُٹھا اُٹھا کر لاتے۔ زبانِ اقدس پر یہ الفاظِ مبارکہ جاری تھے: اَللّٰهُمَّ لَاخَيْرَ اِلَّاخَيْرُ الْاٰخِرَة، فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَة ترجمہ: اے اللہ! بے شک آخرت کا بدلہ ہی بہتر ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ مسجد شریف کی بنیاد پتھروں سے، دیواریں کچی اینٹوں سے، ستون کھجور کے تنوں سے اور چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی جس کی بلندی سات یا پانچ ہاتھ تھی۔ مسجد شریف کے تین دروازے بنائے گئے، بابِ رحمت (بابِ عاتکہ)، بابِ جبرائیل (بابِ آلِ عثمان) اور ایک دروازہ اور تھا جسے تحویلِ قبلہ کے بعد بند کر دیا گیا۔[1]

پہلی توسیع پہلی تعمیر میں مسجد کی لمبائی 54 گز اور چوڑائی 63 گز تھی، پھر جب مسجد نمازیوں پر تنگ پڑ گئی تو فتحِ خیبر کے بعد سات ہجری میں حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے توسیع کا ارادہ کیا۔ مسجد سے متصل ایک انصاری کے مکان کے متعلق لوگوں سے فرمایا: "کون ہے جو جنّت میں مکان کے بدلے زمین کا یہ ٹکڑا خرید کر مسجد میں اضافہ کر دے؟" تو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے وہ گھر 10 ہزار درہم میں خرید کر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ یہ جگہ مسجد میں شامل کر کے توسیع کر دی گئی۔ اب اس کا طول و عرض ہر طرف سے سو سو ہاتھ ہو گیا۔[2]

دوسری تعمیر و توسیع دورِ فاروقی میں فتوحات اور مسلمانوں کی کثرت کے سبب مسجد نبوی میں مزید توسیع کی حاجت پڑی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے مزید جگہ شامل کر کے نئے سرے سے مسجد تعمیر کروائی۔ علامہ سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "هَدَمَ الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ، وَزَادَ فِيْهِ وَوَسَّعَهٗ وَفَرَشَهٗ بِالْحُصْبَاء یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے مسجدِ نبوی کو شہید کروا کے نئے سرے سے تعمیر کیا، اس کے رقبے اور گنجائش میں اضافہ کیا اور سنگریزوں (بجری / کنکر) سے پکا فرش بنوایا۔" حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے لکڑی سے بنے ستون الگ کر دیئے اور ان کی جگہ کچی اینٹوں کے ستون تعمیر کروائے اور قبلہ کی طرف اضافہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں: اگر میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ "مسجد میں اضافہ کرنا ہو گا۔" تو میں ذرہ بھر اضافہ نہ کرتا۔[3]

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

تیسری تعمیر و توسیع حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا چوتھا سال تھا، لوگوں نے آپ سے تنگیِ مسجد کی شکایت کی، آپ نے اہلِ فتویٰ و اصحابِ رائے صحابۂ کرام کے مشورے سے مسجدِ نبوی کو نئے سرے سے تعمیر کیا، ربیعُ الاول 29ھ سے محرمُ الحرام 30ھ تک تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری رہا، آپ نے بہت سی تبدیلیاں کیں، دیواریں نقش و نگار والے پتھروں سے بنوائیں جن میں چونا استعمال کیا گیا، ستون بھی نقش و نگار والے پتھروں سے لگوائے، چھت ساج (ساگوان) کی لکڑی سے بنوائی، سفید چونے سے پلستر کروایا اور مشرق و مغرب کی طرف طاق رکھے اور شامی سمت میں اضافہ کیا۔ فاروقی اضافے سے مسجد کا طول 120 یا 140 گز ہو گیا تھا جبکہ عثمانی اضافے سے یہ لمبائی 160 گز ہو گئی، اس وقت چوڑائی 150 گز تھی۔[(4)]

چوتھی تعمیر و توسیع خلیفہ ولید بن عبدُ الملک کے دور میں مدینۂ طیبہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدُ العزیز رحمۃ اللہ علیہ تھے، خلیفہ کے حکم پر آپ نے مسجدِ نبوی شریف کے اِرد گرد موجود مکانات خرید کر مسجد میں توسیع کی، اب طول 200 گز اور عرض 167 گز ہو گیا۔ اس تعمیر میں بہت زیادہ اہتمام کیا گیا، روم و مصر سے کاریگر بلوائے گئے۔ چھت، دیواریں، ستون سب سنہرے منقش بنائے گئے، 12 یا ایک روایت کے مطابق 24 من سے زیادہ سونا استعمال کیا گیا، صرف دیوارِ کعبہ پر 45 ہزار دینار خرچ ہوئے۔ مسجدوں میں بنائی جانے والی محراب کا آغاز اسی وقت سے ہوا اور چاروں کونوں پر چار مینار بھی بنائے گئے۔ یہ تعمیر 88 ہجری میں شروع ہو کر 91 ہجری میں مکمل ہوئی۔[(5)]

پانچویں تعمیر و توسیع 161 ہجری میں عباسی خلیفہ محمد بن منصور مہدی نے مسجدِ نبوی میں اضافے کا حکم دیا، شام کی جانب 55 یا 100 گز کی توسیع کی گئی اور اس نئی تعمیر میں وہی شاندار طریقہ رکھا گیا جو اس سے پہلی تعمیر و توسیع میں تھا، ولید کی طرح مسجد کو پتھر کے خوبصورت ٹکڑوں سے بنایا گیا۔ یہ کام 167ھ میں پایۂ تکمیل تک پہنچا۔[(6)]

چھٹی تعمیر علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول اُن کے زمانے تک خلیفہ مہدی کے بعد کسی نے مسجدِ نبوی میں توسیع نہیں کی، البتہ بعض کے مطابق خلیفہ مامونُ الرشید نے 202ھ میں توسیع کی تھی، یہی بات امام ابنِ قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے "المعارف" میں کی ہے، دونوں باتوں کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ مامونُ الرشید نے توسیع نہیں کی بلکہ مسجد کی بنیادیں مضبوط کیں اور کچھ تجدید کر دی تھی۔[(7)]

ساتویں تعمیر یکم رمضانُ المبارک 654 ہجری میں مسجدِ نبوی کے ایک خادم کی غفلت سے کسی اسٹور میں آگ لگ گئی، دیکھتے ہی دیکھتے آگ چھت تک پہنچ گئی اور سب کچھ جل گیا جس کی اطلاع خلیفۂ وقت معتصم باللہ کو دی گئی، وہ موسمِ حج میں سامان اور کاریگر لے کر پہنچ گئے اور 655ھ میں تعمیراتی کام شروع ہو گیا، حجرۂ مبارکہ، اردگرد قبلہ والی اور مشرقی دیوار سے بابِ جبریل تک چھت ڈالی گئی اور مغربی جانب ریاضُ الجنۃ اور منبر پر چھت ڈال دی گئی۔ 656ھ میں تاتاریوں کے غلبۂ بغداد کے سبب کام رُک گیا، پھر 657ھ میں والیِ یمن ملکُ المظفر کے تعاون سے بابُ السلام تک کام ہوا۔ 658ھ میں شاہِ مصر سلطان ظاہر رکنُ الدین نے لوہا، سکہ اور لکڑی وغیرہ تعمیراتی سامان اور 53 کاریگر بھیجے اور یوں بابُ الرحمہ اور بابُ النساء تک باقی کام مکمل ہوا۔[(8)]

آٹھویں، نویں اور دسویں تعمیرات سلطان محمد بن قلاوون صالحی نے 705 اور 706 ہجری میں مشرقی و مغربی چھتیں نئے سرے سے بنوائیں اور 729ھ میں قبلہ والی چھت کے ساتھ دو برآمدے بنوائے جن کی بدولت مسجدِ نبوی کی چھت وسیع ہو گئی۔ 831ھ میں ان برآمدوں میں کچھ کمزوری پیدا ہوئی تو ملک اشرف برسبائی نے اُسے درست کروایا اور اسی نے شام والی جانب کی چھت کا کچھ حصہ بنوایا۔ 853ھ میں کچھ خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے سلطان جقمق نے روضۂ انور کی مکمل چھت اور مسجد کی چھت کا کچھ حصہ نئے سرے سے تعمیر کروایا۔[(9)]

گیارھویں اور بارھویں تعمیرات شاہِ مصر سلطان اشرف قایتبائی کے دورِ حکومت میں مسجدِ نبوی کی چھتیں درست کرنے کی ضرورت ہوئی تو سلطان کے حکم پر 879ھ میں تعمیرات کا کام شروع ہوا، بہت سی چھتیں اور مشرق جانب کے ستون شہید کر کے نئے سرے سے تعمیر کئے گئے۔ یہ تعمیر 881ھ میں مکمل ہوئی، پھر 886ھ میں مسجد میں آگ لگنے کا دوسرا واقعہ پیش آیا، آسمانی بجلی

گری اور تقریباً پوری عمارت کو جلا گئی۔ مسجد کے اکثر ستون گر گئے۔ اطلاع ملنے پر سلطان قایتبائی نے نئی تعمیر کے لئے مختلف اوقات میں 400 کاریگر اور 372 سواریاں بھیجیں نیز خشکی و بحری راستوں سے سامان بھیجتے رہے۔ اب نئے گنبد، مزید برآمدے بنائے گئے، سنگِ مرمر کا کام کیا گیا، جانبِ قبلہ تانبے کی جالیاں لگائی گئیں۔ چبوترے، الماریاں، مدرسہ، مسافر خانہ، حمام، باورچی خانہ، چکی اور لائبریری وغیرہ بنائے گئے۔ رمضان 888ھ میں تمام چھتیں مکمل ہو گئیں۔(10)

تیرھویں تعمیر و توسیع سابقہ تعمیر کو 377 سال گزر چکے تھے، اب پھر سے تعمیر کی حاجت تھی۔ 1265ھ میں تُرک سلطان عبدُ المجید عثمانی نے مسجدِ نبوی کی تعمیر و توسیع کا ارادہ کیا، تُرکوں کا عشقِ رسول مثالی ہے، مسجدِ نبوی کی تعمیر میں اسی محبت و عشق کا بے مثال اظہار کیا گیا، پوری اسلامی دنیا سے ماہر کاریگروں کو قسطنطینیہ (استنبول) کے باہر ایک نئی بستی میں جمع کیا گیا، انہیں اپنی اولاد یا شاگردوں میں اپنا علم و ہنر منتقل کرنے کے احکامات دیئے گئے، ساتھ ساتھ بچوں کو حافظِ قراٰن بنانے کا کہا گیا۔ دوسری طرف نئی کانوں سے پتھر نکالے گئے، نئے جنگلوں سے لکڑی لی گئی، جو چیز جس ملک کی عمدہ تھی منگوائی گئی۔ 25 برس میں مسجدِ نبوی سے باہر ایک نئی بستی میں سارا سامان جمع کیا گیا۔ انوکھے ہنر مندوں کو مدینۂ منورہ منتقل کیا گیا، تعمیرات شروع ہوئیں تو انہیں دو چیزوں کا حکم تھا۔ (1) کام کے دوران باوضو رہیں اور (2) اس وقت میں تلاوتِ قراٰن مجید جاری رکھیں۔ ترکوں نے دورِ نبوی کی پوری مسجد کی چھت گنبدوں سے بنادی، ان میں روشن دان رکھے، بعض دیواروں میں دروازوں جیسی بڑی بڑی کھڑکیاں بنائیں، ستونوں کے سر سنہرے کردیئے اور ان کے نچلے حصوں پر سونے کے پَتْر چڑھادیئے، گنبدوں کے اندرونی حصے نقش و نگار سے مزین کئے، کاتب عبدُ اللہ زہدی آفندی نے مسجد کے گنبدوں، دیواروں، ستونوں اور محرابوں پر بے مثال کتابت کی، دیوارِ قبلہ پر تین سطروں میں قراٰنی آیاتِ مبارکہ اور چوتھی سطر میں حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 200 سے زائد اسماء و صفات تحریر کئے۔ مغربی سمتوں میں 1293 میٹر تک توسیع کردی۔ اس تعمیر و توسیع میں تقریباً 500 کاریگروں اور مزدوروں نے حصہ لیا اور سونے کے سات لاکھ مجیدی سکے خرچ ہوئے۔(11)

چودھویں اور پندرھویں تعمیر و توسیع 1372ھ سے 1375ھ کے درمیان ایک بڑی توسیع کی گئی۔ مشرق، مغرب اور شمال تین اطراف کے مکانات گرا کر مسجد کے ساتھ ساتھ چاروں طرف کھلا راستہ بنادیا گیا اور یوں نئی تعمیر و توسیع کے بعد مسجد کا کل رقبہ 16326 مربع میٹر ہو گیا۔ توسیع والی جگہ ایسا پتھر لگایا گیا جو سورج کی تپش سے گرم نہیں ہوتا، اس تعمیر کا انداز تُرکی تعمیر سے ملتا جلتا رکھنے کی کوشش کی گئی۔ اس تعمیر میں بھی بہت اہتمام ہوا۔ 30 بحری جہازوں سے 30 ہزار ٹن سے زیادہ تعمیراتی سامان برآمد کیا گیا۔ 1393ھ میں مسجد کی مغربی سمت میں 35 ہزار مربع میٹر جگہ لی گئی اور وہاں نمازیوں کے لئے سائبان بنائے گئے۔

سولھویں توسیع تاریخ کی سب سے بڑی اور اب تک کی آخری توسیع محرمُ الحرام 1406ھ کو شروع ہوئی جو 1414ھ میں مکمل ہوئی۔ جدید توسیع کے بعد صرف گراؤنڈ فلور کا رقبہ 82 ہزار مربع میٹر ہو گیا جبکہ نئی چھت کا کل رقبہ 67 ہزار مربع میٹر ہو گیا ہے۔ چھت میں 28 کھلی جگہوں پر متحرک گنبد بنائے گئے، ہر گنبد کا وزن 80 ٹن ہے۔ دروازوں کی مجموعی تعداد 85 ہو گئی ہے۔ 104 میٹر بلند چھ مینار تعمیر کئے گئے۔ روشنی، بجلی، ٹھنڈے پانی، آگ بجھانے کا انتظام، الیکٹرک زینے، پارکنگ، ایئر کنڈیشن اور مانیٹرنگ وغیرہ کا جدید ترین نظام قائم کیا گیا ہے۔ اس توسیع کے بعد مسجد اور متعلقہ جگہوں میں 6 لاکھ 98 ہزار نمازیوں کی گنجائش ہو گئی ہے۔ اس پورے منصوبے پر 30 ہزار ملین ریال خرچ ہوئے۔

---

(1) بخاری، 2/595، حدیث: 3906، بخاری، 1/165، حدیث: 428، امتاع الاسماع، 10/88، وفاء الوفاء، 1/323، 334، 337 (2) ترمذی، 5/392، حدیث: 3723، جذب القلوب (مترجم)، ص125، وفاء الوفاء، 1/334 تا 336 (3) تاریخ الخلفاء، ص109، مسند احمد، 1/414، رقم: 330، وفاء الوفاء، 2/481 (4) بخاری، 1/170، حدیث: 446، مسند احمد، 10/287، رقم: 6139، وفاء الوفاء، 2/505، 507، تاریخ الخلفاء، ص124 (5) وفاء الوفاء، 2/513 تا 526، جذب القلوب (مترجم)، ص155 تا 157، الدرة الثمینة فی اخبار المدینة، ص113، 115 (6) وفاء الوفاء، 2/537 تا 540، اخبار مدینة الرسول، 104، جذب القلوب (مترجم)، ص157 (7) وفاء الوفاء، 2/540، جذب القلوب (مترجم)، ص157 (8) وفاء الوفاء، 2/598 تا 604 (9) وفاء الوفاء، 2/605 (10) وفاء الوفاء، 2/605، 633 تا 644 (11) تذکرة المدینة المنورہ، ص121، تاریخ نجد و حجاز، ص9 تا 13۔

زمانۂ رسالت اورماہِ ربیعُ الاول

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

کائنات کو اللہ پاک کی جتنی بھی برکتیں، رحمتیں اور مہربانیاں ملی ہیں وہ سب کی سب پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صدقہ ہے۔

ماہِ ربیعُ الاول کو سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ پاک سے نسبت حاصل ہے جس کی وجہ سے اس ماہ کی عظمت و بزرگی دیگر مہینوں سے زیادہ ہے، بلکہ یہ مہینا دیگر مہینوں کی بہار ہے۔ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت سے لے کر وصالِ ظاہری تک ماہِ ربیعُ الاول میں بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے ان میں سے چند اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں۔

ولادتِ سیّدُ الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ باسعادت 12 ربیعُ الاول بروز پیر مطابق 20 اپریل 571ء کو ہوئی۔

بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ربیعُ الاول 3 ہجری میں حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سے نکاح فرمایا۔[1]

شہزادے کا وصال نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہُ عنہ نے 10 ربیعُ الاول 10ھ کو وصال فرمایا، جنّتُ البقیع میں دَفن کئے گئے۔[2]

مدینہ کی طرف ہجرت اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یکم ربیعُ الاول 622ء جمعرات کی رات کو مکۂ مکرمہ سے نکل کر غارِ ثور میں تشریف لے گئے۔ غارِ ثور میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے ساتھ تین دن یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار قیام فرمایا۔ وہاں سے پیر کی رات 5 ربیعُ الاول کو مدینۂ منوّرہ کی طرف روانہ ہوئے۔[3]

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکہ سے ہجرت فرما کر 12 ربیعُ الاوّل کو قُبا پہنچے، حضرت کلثوم بن ہِدْم رضی اللہُ عنہ کے یہاں چند دن قیام فرمایا۔[4] حضرت کلثوم بن ہِدْم رضی اللہُ عنہ کے خاندان والوں نے اس فخر و شرف پر کہ دونوں عالم کے میزبان ان کے مہمان بنے، "اللہ اکبر" کا پُرجوش نعرہ مارا۔[5]

مسجدِ قُبا کی تعمیر سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 12 ربیعُ الاول کو مقامِ قبا میں پہنچ کر ایک مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا اور اس مسجد کی تعمیر کے لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت کلثوم بن ہِدْم رضی اللہُ عنہ کی زمین کو پسند فرمایا اور اپنے مقدّس ہاتھوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

سے مسجدِ قبا کی بنیاد ڈالی۔[6]

ربیع الاول میں پیش آنے والے غزوات

1 غزوۂ "بَنُو نَضِیر" ربیع الاول سن 4 ہجری میں پیش آیا۔[7]

2 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ربیعُ الاول یا ربیعُ الآخر 2 ہجری میں غزوۂ بُواط کے لئے 200 مہاجرین صحابہ کا لشکر لے کر روانہ ہوئے مگر جنگ کی نوبت نہ آئی۔[8]

3 غزوۂ غَطفان ربیع الاول 3 ہجری میں پیش آیا[9] جس میں ایک موقع پر کافروں نے پہاڑ کی بلندی سے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بالکل اکیلے اور اپنے اصحاب سے دور بھی ہیں، دُعْثُور بن الحارث محاربی ایک دَم بجلی کی طرح پہاڑ سے اتر کر ننگی شمشیر ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ مبارک پر تلوار بلند کرکے بولا کہ بتایئے اب کون ہے جو آپ کو مجھ سے بچالے؟ آپ نے جواب دیا: "اللہ" فوراً جبریل علیہ السّلام زمین پر اتر پڑے اور دعثور کے سینے میں ایسا گھونسہ مارا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فوراً تلوار اٹھالی اور فرمایا کہ بول اب تجھ کو میری تلوار سے کون بچائے گا؟ دعثور کانپتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولا: "کوئی نہیں۔" رحمۃٌ لِّلعالمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا قصور معاف کرتے ہوئے فرمایا: جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ۔ دُعْثُور اس اخلاقِ نبی سے بے حد متاثر ہوا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم میں آکر اسلام کی تبلیغ کرنے لگا۔[10]

4 غزوۂ دُومۃ الجَنْدَل ربیع الاول 5 ہجری میں پیش آیا۔[11] سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پتا چلا کہ مقام "دُوْمَۃ الْجَنْدَل"[12] میں مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک بہت بڑی فوج جمع ہو رہی ہے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مقابلہ کیلئے مدینہ سے نکلے، جب مشرکین کو یہ معلوم ہوا تو وہ لوگ اپنے مویشیوں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان تمام جانوروں کو مالِ غنیمت بنالیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چند دن وہاں قیام فرمایا۔[13]

5 جیشِ اُسامہ اور سرکار کا وصالِ ظاہری: 26 صفر 11 ہجری پیر کے دن حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دے کر اگلے دن حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلا کر مزاجِ اقدس ناساز ہونے کے باوجود خود اپنے دستِ مبارک سے جھنڈا باندھا اور یہ نشانِ اسلام حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے کر ارشاد فرمایا: "اُغْزُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَاتِلْ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ" یعنی اللہ کا نام لے کر راہِ خدا میں جہاد کرو اور جو اللہ کو نہ مانے اس کے ساتھ جنگ کرو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے 12 ربیعُ الاول 11 ہجری کو جنگ کے لئے کوچ کرنے کا اعلان فرمادیا۔ ابھی تیاری کر ہی رہے تھے کہ ان کی والدہ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف سے خبر ملی کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نزع کی حالت میں ہیں۔ یہ ہوش رُبا خبر سن کر حضرت اُسامہ، حضرت عُمَر و اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم وغیرہ فوراً ہی مدینہ آئے تو دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سکرات کے عالم میں ہیں۔ اسی دن 12 ربیع الاول بروز پیر مطابق 12 جون 632 عیسوی کو 63 سال کی عمر میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِصالِ ظاہری ہوگیا اور حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے (یعنی گھر) میں تدفین ہوئی۔[14]

---

(1) شرح الزرقانی علی المواہب، 4/327 ماخوذاً (2) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 4/10 (3) مواہبِ لدنیۃ، 1/145، سیرت سید الانبیاء، ص231 (4) سیرۃ الحلبیہ، 2/72، سیرت مصطفیٰ، ص 171 ماخوذاً (5) سیرتِ مصطفیٰ، ص 171 ماخوذاً (6) سیرتِ مصطفیٰ، ص171، 174 ماخوذاً (7) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/505 (8) سیرت سید الانبیاء، ص147 (9) البدایہ والنہایہ، 3/125 (10) سیرۃ الحلبیہ، 2/290، عمدۃ القاری، 14/190 (11) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/539 (12) مدینہ اور شہر دمشق کے درمیان ایک قلعہ (13) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/539، 540 ماخوذاً (14) شرح الزرقانی علی المواہب، 4/147، 152، 155 ملخصاً، سیرت مصطفیٰ، ص536 ماخوذاً۔

800 سال پہلے محفلِ میلاد کا عظیم الشان انداز

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

پیارے اسلامی بھائیو! ربیعُ الاوّل کی 12 تاریخ کو مسلمان اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یومِ ولادت مختلف انداز سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں، کوئی مکۂ مکرمہ میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت گاہ کے پاس جاکر میلاد مناتا ہے تو کوئی روضۂ رسول پر حاضری دے کر یا گنبدِ خضرا کے سائے میں میلاد مناتا ہے، کوئی مَولُود شریف (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کے واقعات، سیرت، معجزات و کمالات) پڑھ کر میلاد مناتا ہے تو کوئی نعتِ رسول پڑھ کر خوشی کا اظہار کرتا ہے، کوئی گلی، محلوں اور گھروں کو سجا کر میلاد مناتا ہے تو کوئی صدقہ و خیرات اور نیاز نذر کرکے میلاد مناتا ہے۔ الغرض نیکی اور خوشی کا ہر وہ طریقہ جو شریعتِ اسلامیہ میں منع نہیں ہے اس کے ذریعے میلاد کی خوشی منائی جاسکتی ہے۔

آیئے! ساتویں صدی ہجری کے ایک عاشقِ رسول بادشاہ کا عید میلاد النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منانے کا نرالہ انداز پڑھ کر اپنے دل کو عشق و محبتِ رسول سے سرشار کرتے ہیں:

سلطان اِربل ابو سعید مظفر (سالِ وفات: 630ھ) متقی و پرہیز گار، سخی، دلیر و حوصلہ مند، عقل مند، عالم اور عادل ہونے کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین اور عشقِ رسول کی لازوال نعمت سے لبریز اور اپنے دور کے صوفیا و عُلَما کی خدمت کرنے والے بادشاہ تھے۔

آپ نے جبلِ قاسیون کے قریب ایک مسجد "الجامع المظفری" کے نام سے تعمیر فرمائی اور آپ ہی نے سب سے پہلے اجتماعی طور پر محفلِ میلاد کا انعقاد فرما کر میلاد منایا، چنانچہ امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "حُسْنُ الْمَقْصَد فِی عَمَلِ الْمَوْلِد" میں تحریر فرماتے ہیں: محفل کی صورت میں میلاد منانے کا آغاز اِربل کے بادشاہ ابوسعید مظفر نے کیا جس کا شمار عظیمُ المرتبت بادشاہوں اور فیاض حکمرانوں میں ہوتا ہے۔[1] امام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ "اَلْبِدَایَة وَالنِّهَایَة" میں فرماتے ہیں: سلطان ابوسعید مظفر ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں عظیمُ الشّان اجتماع کا انعقاد کرکے میلاد شریف مناتے تھے، شیخ ابو الخطاب عمر بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے میلادُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں "اَلتَّنْوِیر فِی مَوْلِدِ الْبَشِیْر وَ النَّذِیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی، بادشاہ ابوسعید مظفر نے شیخ کو اس تصنیف پر ایک ہزار دینار بطورِ انعام دیئے۔ مزید فرماتے ہیں کہ بادشاہ مظفر ہر سال محفل میلاد النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتے تھے اور مہمان خانے (کے مہمانوں) پر ایک لاکھ دینار خرچ فرماتے تھے۔[2] نامور مؤرخ امام شمس الدّین

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

احمد بن محمد المعروف اِبنِ خَلِّکان رحمۃُ اللہِ علیہ بادشاہ اِربل مظفرُ الدّین کی سخاوت، صدقہ و خیرات اور اچھے کاموں کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان کی محفلِ میلاد کا بیان احاطہ سے باہر ہے، ہر سال محفلِ میلاد میں اِربل کے قریبی شہروں مثلاً بغداد، موصل، سنجار اور جزیرہ وغیرہ سے کثیر لوگ اس میں شرکت کرتے، جن میں فقہا، صوفیہ، واعظین، قُرّاء اور شعرا بھی شامل ہوتے اور ان کی آمد کا سلسلہ ماہِ محرم سے ماہِ ربیعُ الاول کے شروع تک جاری رہتا، 20 یا اس سے زیادہ لکڑی کے قُبے بنائے جاتے ہر قبہ چار یا پانچ درجے پر مشتمل ہوتا، میلاد النبی کی رات قلعے میں کثیر شمعیں روشن کرواتے، میلاد النبی کی صبح صوفیا، فقہا، واعظین، قراء اور شعرا کو عمدہ لباس تحفے میں دیتے اور عوام و خواص، فقرا، غربا، مساکین سب کے لئے کثیر مقدار میں بہترین مختلف اقسام کے کھانوں کا انتظام فرماتے تھے۔[3] امام شمس الدین یوسف المعروف سِبطِ ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میلاد النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موقع پر اِربل بادشاہ مظفر کے دستر خوان پر حاضر ہونے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ دستر خوان پر 5 ہزار بھنے ہوئے بکرے، 10 ہزار مرغیاں، 1 لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے برتن اور 30 ہزار حلوے کے تھال ہوتے تھے۔[4]

محفلِ میلاد میں بادشاہ اِربل کے اخراجات کا اگر پاکستانی کرنسی کے مطابق حساب لگائیں تو یہ رقم کروڑوں بلکہ اربوں روپے تک جا پہنچتی ہے، پہلے کے دور میں ایک دینار کم و بیش چوتھائی تولہ سونے کے برابر ہوتا تھا، یوں 3 لاکھ دینار 75 ہزار تولہ سونے کے برابر ہوئے۔

قارئینِ کرام! شاہِ اربل کا میلاد النبی منانے کا یہ واقعہ کثیر علما و محدثینِ عظام نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس کی تعریف بھی کی ہے چنانچہ امام ابنِ کثیر، ابنِ خلکان، سِبطِ ابنِ جوزی اور امام سیوطی کے ساتھ ساتھ امام شمس الدّین محمد بن احمد ذہبی نے "تاریخُ الْاِسلام" ❁ امام محمد بن یوسف الصالحی نے "سُبلُ الھُدیٰ وَالرَّشاد" ❁ علّامہ عبدالحی بن احمد المعروف ابنُ العماد الحنبلی نے "شَذَراتُ الذَّھَب فِی اَخبارِ مَن ذَھَب" ❁ علّامہ زرقانی نے "شَرحُ الزُّرقانِی عَلَی الْمَواھِب" ❁ علّامہ ابوذر احمد بن ابراہیم نے "کُنُوزُ الذَّھَب فِی تَارِیْخ حَلَب" ❁ علّامہ جمال الدین محمد بن سالم حموی شافعی نے "مُفَرِّجُ الکُروب فی اَخبارِ بَنی ایوب" میں اس ایمان افروز واقعے کو ذکر کیا ہے۔ گیارہویں صدی ہجری کے عظیم محدث و شارحِ حدیث ملا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ میلاد النبی پر لکھے ہوئے اپنے رسالے "اَلْمَوْرِدُ الرَّوِی فِی الْمَوْلِدِ النَّبَوِی" میں مختلف ممالک سے عُشّاق اور شاہِ اربل کی ضیافت کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: جب میں نے طاقت نہ پائی کہ لوگوں کی ظاہری دعوت و ضیافت کروں تو یہ اوراق لکھ دیئے (یعنی رسالہ اَلْمَوْرِدُ الرَّوِی فِی الْمَوْلِدِ النَّبَوِی لکھ دیا) تاکہ یہ معنوی ضیافت ہو جائے اور زمانہ کے صفحات پر ہمیشہ رہے، سال کے کسی مہینے سے مختص نہ ہو۔[5]

اے عاشقانِ رسول! اسلافِ کرام اور محدثینِ عظام کے مذکورہ انداز اور فرامین کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ راہِ خدا میں خرچ کے دیگر ذرائع اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنی حیثیت کے مطابق میلاد النبی کے موقع پر محفلِ میلاد کا بھی اہتمام کریں اور اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

مدّاحُ الحبیب مولانا جمیلُ الرّحمٰن قادری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے نعتیہ دیوان "قَبالۂ بخشش" میں فرماتے ہیں:

بے ادب دشمنِ دیں محفلِ میلاد ہے یہ
ان کے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں[6]

---

(1) حسن المقصد فی عمل المولد، ص 41 (2) البدایۃ والنھایۃ، 9/18 ملتقطاً (3) وفیات الاعیان، 3/536، 537، 538 ملخصاً (4) مرآۃ الزمان، 22/324 ملخصاً، خلاصۃ الاثر، 3/233 (5) مجموعہ رسائل ملا علی قاری، المورد الروی فی المولد النبوی، 5/389 (6) قبالۂ بخشش، ص 204۔

حُسنِ مُعاشرت کے نبوی اصول

اکیلا فرد اپنی ذات تک ہی محدود رہتا ہے لیکن جیسے ہی وہ تنہا فرد دوسرے افراد سے ملتا ہے، کسی جگہ کو اپنا مسکن بناتا ہے، دوسروں سے لین دین، میل جول شروع کرتا ہے تو معاشرے کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ سادہ لفظوں میں یوں کہیں کہ معاشرہ افراد ہی سے مل کر بنتا ہے اور کسی بھی معاشرے کی اچھائی و بُرائی اور ترقی و تنزلی افراد کی تعلیم و تربیت اور ان کے اُسْوَہ و کردار سے ڈائریکٹ وابستہ ہوتی ہے۔

دینِ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی تعلیمات ہر موڑ پر فرد کی تربیت اور معاشرے کے حُسن کے اہتمام پر زور دیتی ہیں۔ اللہ ربُّ العزّت نے جو اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کردار اور لَیل و نَہار کے بارے میں "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" فرمایا ہے انتہائی گہرائی اور وُسعت پر مشتمل کلام ہے۔ یوں کہہ لیں کہ ساری کائنات کے لئے حُسنِ معاشرت کی تعلیم و تربیت کا منبع وماخذ کیا ہے؟ ایک ہی فرمان میں واضح کردیا ہے۔

جی ہاں! حُضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک تعلیمات اور آپ کے کردار سے حُسنِ معاشرت کے عظیم اصول ملتے ہیں۔ پہلے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حُسنِ معاشرت کہتے کسے ہیں؟ حُسنِ معاشرت سے مراد یہ ہے کہ انسان جس سے ملے اور جس سے میل جول رکھے ان سے اچھے اخلاق اور کردار سے پیش آئے جیسے ماں باپ، رشتے دار، دوست احباب، اہلِ محلہ و مجلس، گاہک و دکاندار، میزبان و مہمان، ہم سفر و ہم وطن۔ غرضیکہ ان میں سے ہر ایک سے ویسا ہی معاملہ کرے جیسا کہ وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حُسنِ معاشرت صرف انسان ہی نہیں بلکہ روئے زمین کے ہر ذی روح کو مطلوب ہے۔ حُسنِ معاشرت کے بغیر بے سکونی، اضطراب، مسلسل تنزلی اور اپنے کریم خالق کی رضا سے دوری بڑھتی جاتی ہے۔

آیئے! حُضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات سے حُسنِ معاشرت کے اصول جانتے ہیں۔ حُسنِ معاشرت کے نبوی اصولوں کو مفصل اور تقاضۂ حالات کے پس منظر کے ساتھ بیان کیا جائے تو ایک ایک اصول پوری پوری کتاب بنتی ہے، البتہ یہاں پر ایسی 18 احادیث کو مع ترجمہ ذکر کیا جائے گا

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

جو حُسنِ معاشرت کے اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اصول 01: صرف اللہ کی رضا چاہو!

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے صرف وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (1)

اصول 02: اچھی بات کرو یا خاموش رہو!

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ یعنی جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (2)

اصول 03: صبر کا دامن تھامے رکھو!

اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی یعنی صبر وہی ہے جو ابتدائے صدمہ میں ہو۔ (3)

اصول 04: نعمت ملے تو شکر کرو، مصیبت پہنچے تو صبر کرو!

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ کُلَّهٗ لَهٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَهٗ یعنی مؤمن کا معاملہ بڑا عجیب ہے کہ اس کا ہر معاملہ اس کے لئے خیر والا ہے اور یہ اعزاز صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ کہ اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ شکر ادا کرنا اس کے لئے نہایت مفید ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت یا پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے خیر ہے۔ (4)

اصول 05: غصے پر قابو پاؤ، اصل بہادری یہی ہے

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ یعنی طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے حقیقی طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔ (5)

اصول 06: مشکوک چیزوں اور باتوں سے دور رہو!

دَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَةٌ وَاِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَةٌ یعنی جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے، بے شک سچائی اطمینان قلبی کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب میں ڈالتا ہے۔ (6)

اصول 07: صدقہ و خیرات، صحت و سلامتی میں کرلو!

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ یعنی ایک شخص نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آکر عرض کی: یارسولَ اللہ! کون سا صدقہ زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تیرا اس حال میں صدقہ کرنا (زیادہ اجر کا باعث ہے) کہ تو تندرست ہو، مال کی ضرورت ہو، فقر کا ڈر ہو اور مالدار بننے کا خواہش مند بھی ہو۔ اور صدقے میں اتنی تاخیر نہ کرو کہ جان گلے کو آئے تبھی کہو کہ میرے مال کا اتنا حصہ اس شخص کو دے دو اور اتنا مال اس کو دے دو حالانکہ وہ تو اب (گویا) دوسروں کا ہو ہی چکا ہے۔ (7)

اصول 08: فضول اور بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دو!

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ یعنی بندے کے اسلام کی خوبی ہے کہ جس چیز سے تعلق نہیں اسے چھوڑ دے۔ (8)

اصول 09: صحت و فراغت کو فضول نہ گنواؤ!

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ دھوکے میں ہیں: صحت اور فراغت۔ (9)

اصول 10: صحت میں کمالو، عذر میں کام آئے گا۔

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا یعنی جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کی حالت میں ہوتا ہے (اور اپنے معمول کی نیکیاں نہ کرپائے) تب بھی اس کے لئے وہ عمل لکھ دیے جاتے ہیں جو وہ اپنے گھر میں حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا۔ (10)

اصول 11: کسی اچھائی کو چھوٹا نہ سمجھو!

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ یعنی ہر نیکی صدقہ ہے۔ (11)

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یعنی نیکی کے کسی بھی کام کو معمولی نہ جانو، خواہ اپنے (مسلمان) بھائی سے ہنستے مسکراتے ملنا ہی ہو۔[12]

اصول 12: اختلافات سے بچنا ہے تو سنّت کو تھام لو!

فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَا خْتِلَافًا كَثِيْرًا وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ یعنی تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، خبردار! دین میں نئی نئی بدعات ایجاد کرنے سے بچنا، کیونکہ یہ گمراہی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی یہ زمانہ پالے تو اسے چاہئے کہ میری سنّت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے۔ ان کو داڑھوں سے مضبوط پکڑے۔[13]

اصول 13: آپس میں ایک جسم کی مانند رہو!

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى یعنی مؤمنوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رحم اور شفقت و نرمی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب اس کا ایک عضو درد کرتا ہے تو باقی سارا جسم بھی اس کی وجہ سے بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔[14]

اصول 14: رحم کروگے تو رحم ہو گا!

مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔[15]

اصول 15: دوسروں کے حقوق و منصب کا خیال کرو!

لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا یعنی ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، نہ خرید و فروخت میں (دھوکا دینے کے لئے) بولی بڑھاؤ، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ ایک دوسرے سے بے رخی برتو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا کرے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔[16]

اصول 16: مسلمان بھائی پر نہ ظلم کرو نہ اسے رسوا کرو!

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ یعنی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اسے (مدد کے وقت بے یار و مددگار چھوڑ کر) رسوا کرے اور نہ اسے حقیر جانے۔[17]

اصول 17: ظالم کو روکو! مظلوم کا ساتھ دو!

اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْصُرُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ یعنی "اپنے بھائی کی مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ مظلوم ہو تب تو اس کی مدد کروں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔[18]

اصول 18: غلطی ہو جائے تو اچھائی بھی کرو!

اِتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ یعنی تم جہاں بھی ہو اللہ پاک سے ڈرو اور گناہ کے بعد نیکی کرو، وہ اس گناہ کو ختم کر دے گی۔ نیز لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔[19]

---

(1) بخاری، 1/5، حدیث: 1 (2) بخاری، 4/105، حدیث: 6018 (3) بخاری، 1/433، حدیث: 1283 (4) مسلم، ص 1222، حدیث: 7500 (5) بخاری، 4/130، حدیث: 6114 (6) ترمذی، 4/232، حدیث: 2526 (7) بخاری، 1/479، حدیث: 1419 (8) ترمذی، 4/142، حدیث: 2324 (9) بخاری، 4/222، حدیث: 6412 (10) بخاری، 2/308، حدیث: 2996 (11) بخاری، 4/105، حدیث: 6021 (12) مسلم، ص 1084، حدیث: 6690 (13) ترمذی، 4/308، حدیث: 2685 (14) مسلم، ص 1071، حدیث: 6586 (15) مسلم، ص 975، حدیث: 6030 (16) مسلم، ص 1064، حدیث: 6541 (17) مسلم، ص 1064، حدیث: 6541 (18) بخاری، 4/389، حدیث: 6952 (19) ترمذی، 3/397، حدیث: 1994۔

ظاہری حیاتِ مبارکہ کے آخری ایّام

مولانا اعجاز نواز عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے مختلف انبیائے کرام کو دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا اور آخر میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مبعوث فرمایا، جب دینِ اسلام مکمل ہو چکا اور دنیا میں آپ کی تشریف آوری کا مقصد پورا ہو چکا تو وعدۂ الٰہیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے (یعنی وِصالِ ظاہری) کا وقت آ گیا۔

وِصالِ ظاہری سے متعلق 3 غیبی خبریں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے وِصالِ ظاہری سے متعلق پہلے ہی غیبی خبر دے دی تھی: ❶ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: "اِس سال کے بعد میں تم سے ملاقات نہ کرسکوں گا۔"[1] ❷ 11 ہجری ماہِ صفر کے آخر میں جنّتُ البقیع تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: "مجھے دنیا کے خزانے عطا کئے گئے اور اِس دنیا میں ہمیشہ رہنا اور جنّت عطا کی گئی، پھر مجھے اِن میں اور اپنے رب سے ملاقات اور جنّت کا اختیار دیا گیا تو میں نے اللہ پاک کی ملاقات اور جنّت کو اختیار کر لیا۔"[2] ❸ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مرضِ وِصال میں سیدۂ کائنات رضی اللہُ عنہا کو خود اپنے وِصال کی خبر دی کہ اِسی مرض میں میرا وِصالِ ظاہری ہو جائے گا۔[3]

مرضِ وفات کی اِبتدا، مقام اور کل دورانیہ بیماری کی اِبتدا اور کل اَیام میں شدید اِختلاف ہے، ماہِ صفر کے آخری بدھ کے دن جو اِس مہینے کا تیسواں دن تھا طبیعت علیل ہوئی، معتمد قول کے مطابق بیماری کا آغاز اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا کے گھر سے ہوا، اکثر علما کا اِتفاق ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیماری کا دورانیہ 13 دن تھا۔[4]

نماز اور غلاموں سے حُسنِ سلوک کی تلقین حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ وِصالِ ظاہری کے وقت حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو عمومی وصیت فرمائی وہ نماز کی ادائیگی اور غلاموں کے (ساتھ حُسنِ سُلوک سے) متعلق تھی۔[5]

حضور نے خود غلاموں کو آزاد فرمایا حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مرضِ وِصال میں خود 40 غلاموں کو آزاد فرمایا۔[6]

دینار و دِرہم راہِ خدا میں خرچ کر دیئے گھر میں سات دینار رکھے ہوئے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا سے فرمایا کہ "اِن دیناروں کو لاؤ تاکہ میں انہیں راہِ خدا میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ کراچی

خرچ کر دوں۔" پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے اُن دیناروں کو تقسیم کر دیا، چھ سات درہم باقی تھے وہ بھی خرچ کر دیے اور گھر میں ذرہ بھر بھی سونا یا چاندی نہ چھوڑا۔ [7]

چراغ میں تیل تک نہ تھا پیر کی شام چراغ میں تیل نہ ہونے کے سبب بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کسی اَنصاری خاتون کو چراغ کے لئے تیل لینے کیلئے بھیجا۔ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سبحان اللہ ابھی ابھی دینار صدقہ کئے اور گھر میں چراغ کے لئے تیل تک نہیں، اِس میں اتباع کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ گھر میں کچھ نہیں رکھتے، جو مال ہوتا ہے وہ بھی خرچ کر دیتے ہیں، جو خدا اور رسول سے محبت کرنے والوں کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ [8]

خاتونِ جنّت سے سرگوشی حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مرضِ وفات میں بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں، پھر بلایا اور دوبارہ کچھ فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں، جب پوچھا گیا تو کہا کہ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ اُن کا وِصال اِسی بیماری میں ہو جائے گا تو میں رو پڑی، پھر مجھے خبر دی کہ میں سب سے پہلے (وفات پاکر) اُن سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔ [9]

حضرت عائشہ کے حجرے میں قیام مرض کے ایام میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیگر اَزواجِ مطہرات سے بقیہ اَیام وعلاج معالجہ کے لئے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں گزارنے کی اجازت طلب فرمائی، تمام اُمّہاتُ المؤمنین نے اجازت دے دی، 5ربیعُ الاوّل کو آپ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف لائے جو اُن کی باری کا دن تھا، وِصال مبارک تک وہیں 8 دن قیام فرمایا۔ [10]

صدیقِ اکبر کا تقرر بحیثیت اِمام جب تک جسمانی طاقت رہی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ نبوی میں نمازیں پڑھاتے رہے، جب کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے تین بار اِرشاد فرمایا: "ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔" چنانچہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے جمعرات کی عشا سے پیر کی نمازِ فجر تک 17 نمازیں پڑھائیں۔ [11]

خطبہ نبوی اور اُس کے نکات 8 ربیع الاول بروز جمعرات مرضِ وِصال میں نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر کی جانب تشریف لائے، مرض کے باعث بیٹھ کر خطبہ اِرشاد فرمایا جس کے بعض نکات یہ ہیں: ❁ اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اِن کے ساتھ مجھے اسلامی محبت ہے ❁ "اللہ نے ایک بندے کو دنیا میں ہمیشہ رہنے، پھر جنّت اور اپنی ملاقات کا اختیار دیا تو اُس بندے نے اللہ کی ملاقات کو پسند کرلیا۔" اِس فرمان کو فقط صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سمجھا ❁ ابو بکر کے سوا سب لوگوں کی مسجد میں کھلنے والی کھڑکیوں کو بند کر دو ❁ لوگوں میں سے صحبت اور مال کے بارے میں مجھ پر سب سے بڑھ کر اِحسان کرنے والے ابو بکر ہیں ❁ اَنصار کے بارے میں تمہیں نیکی کی وصیت کرتا ہوں، اِن میں سے نیکوکار کو قبول کرو اور زیادتی کرنے والے سے در گزر کرو۔ [12]

نمازِ جنازہ کے بارے میں وصیت بیماری کے ایام میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کرام کو جنازہ وغیرہ سے متعلق یوں وصیت فرمائی: "جب میرا انتقال ہو جائے، مجھے غسل دینا، کفن پہنانا، اِسی گھر میں میری قبر کے کنارہ پر اِسی چارپائی پر مجھے لٹا دینا اور کچھ وقت کے لئے حجرہ سے باہر نکل جانا کیونکہ سب سے پہلے میری نمازِ جنازہ جبریلِ امین، پھر میکائیل، پھر اِسرافیل، پھر ملکُ الموت اپنے لشکروں سمیت پڑھیں گے، اِس کے بعد میرے اہلِ بیت سے مَرد، پھر عورتیں، پھر گروہ در گروہ داخل ہو کر نمازِ جنازہ اَدا کرو۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہر ایک نے الگ الگ نماز ادا کی، کسی نے اِمامت نہ کرائی۔ [13]

سات کنوؤں کے پانی سے غسل علالت کے دنوں میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "سات کنوؤں سے پانی کی سات مشکیں لاؤ اور اُن کے منہ نہ کھولے جائیں۔" صحابۂ کرام نے وہ پانی پیش کیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس میں سے کچھ پانی کے ساتھ غسل فرمایا۔ [14]

مسواک کا اِستعمال اِن ہی دنوں میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے تو اُن کے ہاتھ میں سبز مسواک تھی، حضور نے رغبت فرمائی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُسے نرم کرکے پیش کیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے عادتِ کریمہ سے ہٹ کر زیادہ استعمال فرمایا۔[15]

آخری دُعائے نبوی بیماری کے ایام میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری کلام یہ دعا مبارکہ تھی: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور رفیقِ اعلیٰ (یعنی رب تعالیٰ) سے مجھے ملادے۔“[16]

مَلَکُ الموت کا حاضرِ خدمت ہونا وِصالِ ظاہری سے تین روز قبل حضرت مَلَکُ الموت علیہ السّلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور رُوح قبض کرنے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی، تین دن بعد دوبارہ حاضر ہوئے اور رُوحِ مبارک قبض کرلی، مَلَکُ الموت نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قبل کسی سے رُوح قبض کرنے کی اجازت نہیں مانگی یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔[17]

حضور کا وِصالِ ظاہری ہوگیا اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے سینے پر سہارا دیا ہوا تھا، آپ کا وِصال میری گود میں ہوا، اُس روز میری باری تھی اور میرے حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رُوح جسدِ اطہر سے پرواز کرگئی۔“[18] اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

تاریخِ وِصال، سن، دِن، وقت، ٹوٹل عمر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِصالِ ظاہری پیر کے دن 12 ربیعُ الاول کو 63 سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (بعثتِ نبوی کے بعد) 13 سال مَکّۂ مکرّمہ میں (اور 10 سال مدینۂ منورہ میں) قیام فرمایا اور 63 سال کی عُمْر میں وصالِ ظاہری فرمایا۔[19] اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور تحقیق یہ ہے کہ (تاریخ وفات) حقیقۃً بحسبِ رُؤیت (چاند کے حساب سے) مکہ معظمہ ربیعُ الاول شریف کی تیرھویں تھی، مدینۂ طیبہ میں رؤیت نہ ہوئی (چاند نظر نہ آیا) لہٰذا اُن کے حساب سے بارھویں ٹھہری۔ وہی رُوات نے اپنے حساب سے روایت کی اور مشہور و مقبول جمہور ہوئی۔“[20]

انبیا کو بھی اجل آنی ہے	مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات	مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

(1) تاریخ طبری، 3/150 (2) مسند امام احمد، 5/416، حدیث: 15997 ملخصاً (3) بخاری، 3/153، حدیث: 4433 ملخصاً (4) سیرت سید الانبیاء، ص 596 (5) مسند امام احمد، 4/235، حدیث: 12170 (6) مدارج النبوة، 2/418 (7) مدارج النبوة، 2/424 (8) مدارج النبوة، 2/425 (9) بخاری، 3/153، حدیث: 4433 ملخصاً (10) سیرت سید الانبیاء، ص 597 (11) سیرت سید الانبیاء، ص 600، سیرت مصطفٰے، ص 542، مدارج النبوة، 2/421 (12) سیرت سید الانبیاء، ص 597 (13) سیرت سید الانبیاء، ص 600 (14) بخاری، 4/25، حدیث: 5714، سیرت سید الانبیاء، ص 602 (15) مدارج النبوة، 2/426، سیرت سید الانبیاء، ص 602 (16) ترمذی، 5/299، حدیث: 3507 (17) مدارج النبوة، 2/428، سیرت سید الانبیاء، ص 603 (18) بذل القوة، ص 736 (19) بخاری، 2/591، حدیث: 3903 (20) فتاویٰ رضویہ، 26/417۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ① بنتِ عبدالجبار (لاڑکانہ) ② بنتِ عبدالرءوف، (کراچی) ③ محمد حسنین (راولپنڈی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** ① زمین نے گھوڑے کو پکڑ لیا، ص 58 ② تو نشانِ عزمِ عالی شان، ارضِ پاکستان! ص 54 ③ شانِ صحابہ، ص 53 ④ بچّوں کے لئے موبائل اور سوشل میڈیا کا استعمال، ص 56 ⑤ واٹر کولر پر حملہ، ص 59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ بنتِ محمد سلمان (کراچی) ❁ بنتِ محمد اختر (سرگودھا) ❁ مبشر حسین (فیصل آباد) ❁ محمد صائم رضا (ملتان) ❁ بنتِ رضوان (اوکاڑہ) ❁ محمد ایاز (شیخوپورہ) ❁ بنتِ محمد آصف (ساہیوال) ❁ شرجیل (ڈگری) ❁ عبد اللہ (بستی ملوک) ❁ بنتِ وسیم عطّاریہ (ایبٹ آباد) ❁ عثمان عظیم (پتوکی) ❁ بنتِ ضمیر (راولپنڈی)۔

جنات کا عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا سید عمران اختر عطاری مَدَنی*

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت والفت کی دولت سے انسانوں کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات حتّٰی کہ جنّات کو بھی حصہ عطا فرمایا، مُکلَّف ہونے کی وجہ سے انسانوں کی طرح بے شمار جنّات بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لاکر تبلیغِ اسلام کی خدمت میں مصروف رہے جیسا کہ 26ویں پارے کی سورۂ احقاف کی آیت 29 تا 32 اور سورۂ جنّ کی پہلی اور دوسری آیت نیز ان کی تفسیر میں یہ مضمون موجود ہے کہ جنوں کی جماعت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر توجہ کے ساتھ قراٰنِ کریم کی تلاوت سُنی، اسلام قبول کیا اور پھر اپنی قوم میں واپس جاکر تلاوتِ قراٰن سننے اور اپنے ایمان لانے کا ذکر کیا اور انہیں بھی قبولِ اسلام کی دعوت دی۔ یاد رہے کہ جنات کی مختلف جماعتیں وقتاً فوقتاً بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں، قراٰن بھی سُنا اور اسلام بھی قبول کیا جیسا کہ ایسے ہی ایک واقعے کے بارے میں حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں کہ جنات کا یہ واقعہ دوسرا ہے اور قرآن مجید (کی سورۂ جنّ) میں جو واقعہ مذکور ہے وہ واقعہ دوسرا۔[1]

قبولِ اسلام کے علاوہ جنّات کے ایسے بھی واقعات ہیں جو ان کی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عشق وعقیدت، قلبی وابستگی کا واضح پتا دیتے ہیں، کبھی یوں ہوا کہ بارگاہِ رسالت میں یہ جنات اپنے معاملات کا فیصلہ کروانے حاضر ہوئے تو ان کا فیصلہ فرمایا۔[2] کبھی یوں ہوا کہ حاضر ہوئے تو واپسی کے سفر کیلئے خوراک کی فریاد کی تو ان کی فریاد رسی فرمائی۔[3] کبھی یوں ہوا کہ حضرت نوح علیہ السّلام کے ہاتھ پر توبہ کرنے اور کئی انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی صحبتیں پانے والا ابلیس کا پڑپوتا ہامہ حاضر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا سلام بارگاہِ رسالت میں پیش کرنے کے بعد قراٰن سیکھنے کا خواستگار ہوا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے چند سورتیں سکھانے کے بعد آئندہ بھی اسے اپنی ملاقات کیلئے آتے رہنے کی تاکید فرمائی۔[4] کبھی یوں ہوا کہ ہجرت کے موقع پر شانِ مصطفےٰ اور شانِ صدیقی میں قصیدہ گوئی کرتے ہوئے مقامِ ہجرت کی نشاندہی کی اور یوں حضور کے نشانِ منزل سے بے خبر عاشقانِ مصطفےٰ کی تسلی کا سامان کیا۔[5] کبھی ولادتِ مصطفےٰ کی خوشی میں میلاد کے چرچے کئے تو کبھی گستاخانِ رسول کو کیفرِ کردار تک پہنچاکر نرالے انداز میں اسلام اور بانیِ اسلام خیرُ الانام صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صداقت کا پرچار کیا، آیئے جنّات کے عشقِ مصطفےٰ کے تعلق سے ایمان کو جِلا دینے والے دو واقعات ملاحظہ کیجئے:

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

1 جنّات کا اندازِ میلادُ النبی حضرت عبدُ الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت شریف ہوئی تو جبلِ ابو قبیس اور حَجُون کے پہاڑوں پر چڑھ کر جنات نے ندا کی۔ حجون پہاڑ کے جن نے یہ ندا کی: "میں قسم کھاتا ہوں کہ نہ تو کسی انسانی عورت نے ایسی شان پائی جیسی آمنہ زہریہ کو ملی اور نہ ہی کسی عورت نے ایسی شان و شوکت اور قابلِ فخر صفات والا بچّہ جَنا جو آمنہ کے ہاں پیدا ہوا، یہ حضرت احمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تمام قبائل میں سب سے افضل ہیں، والدہ اور ان کے صاحبزادے دونوں ہی قابلِ عزت و واجبُ الاحترام ہیں۔ اور جبلِ ابو قبیس پر موجود جن نے یوں ندا کی: اے بطحاء (یعنی مکۂ مکرمہ) کے مکینو! حقیقت ماننے میں غلطی مت کرنا اور روشن عقل سے اس حقیقت کو واضح کر لینا کہ قبیلہ بنو زہرہ جو زمانوں سے تمہاری ہی نسل سے تھے اور آج بھی تمہارے سامنے ہیں، اس نسل کے گزرے ہوئے اور موجود تمام لوگوں میں سے یا غیروں میں سے ہی سہی لیکن کوئی ایک خاتون تو ایسی دِکھا دو جس نے نبیِّ کریم (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جیسا پاکباز جَنا ہو۔ (6)

2 نبوّتِ مصطفےٰ کی صداقت کا عَلَم بَردار جنّ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی علی الاعلان دعوتِ اسلام پر رؤسائے کفار بپھر گئے اور آپ کو جادوگر اور جھوٹا مشہور کرنے کا منصوبہ بنالیا البتہ جب اپنے ساتھی ولید سے رائے لی تو اس نے اظہارِ رائے کے لئے تین دن کی مہلت مانگی اور گھر چلا آیا، اس کے گھر سونے چاندی کے دو بُت تھے، جنہیں اس نے جواہرات و قیمتی لباس پہنا کر کرسیوں پر بٹھا رکھا تھا، اس نے مسلسل تین دن ان کی خوب عبادت کرنے کے بعد نہایت ہی گڑگڑا کر اپنے بُت سے کہا: میری بے لوث عبادت کا واسطہ مجھے بتاؤ کہ محمد سچے ہیں یا نہیں؟ اسی وقت ایک شیطانی جِنّ ایک بت کے اندر گیا، بت حرکت میں آیا اور بولا: محمد نبی نہیں ہرگز ان کی تصدیق مت کرنا۔ ولید خوش ہو گیا اور اس نے دوسرے کافروں کو بھی بلا کر بُت کی بکواس سنائی، پھر ان بدبختوں نے بڑے مجمع کا اہتمام کر کے سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی بلوایا، اپنے بُت کو مختلف رنگوں کا لباس پہنایا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے، کفّار نے بُت کو سجدہ کیا پھر ولید نے بُت سے کہا میرے معبود! تو محمد کے بارے میں اظہارِ خیال کر! بُت نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں نازیبا باتیں کیں، آپ وہاں سے اُٹھ کر تشریف لے گئے، راستے میں سبز لباس میں ملبوس ایک سوار ملا اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا، سوار گھوڑے سے اُترا اور نہایت ادب سے سلام کیا اور بتایا: میرا نام مہین بن عبہر ہے، کوہِ طور پر میرا گھر ہے میں نے حضرت نوح علیہ السّلام کے زمانے میں اسلام قبول کیا تھا، میں سفر میں تھا، وطن واپسی ہوئی تو گھر پہنچنے پر زوجہ نے روتے ہوئے بتایا کہ "مسفر" نامی جن نے آپ کی گستاخی کی ہے، میں اسی وقت اس کے تعاقب میں نکلا، صفا و مَروہ کے درمیان وہ مجھے مل ہی گیا، میں نے وہیں اس کا سر اُتار دیا، یہ رہا اس کا سر اور وہ خود کتے کی صورت میں وہاں مَرا پڑا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی باتیں سُن کر خوش ہوئے نیز جب اگلے دن کفار پھر مجمع میں اسی ہُبل نامی بُت کو زیورات و ملبوسات سے سجا کر اور اسے سجدہ کر کے بولے کہ محمد کو برا بھلا کہہ تو مہین نامی یہی جن حضور کی اجازت سے اس بت میں جاکر بولا "اے اہلِ مکہ! حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سچے ہیں، ان کی باتیں اور دین سچا ہے، یہ تمہیں باطل کی جگہ دینِ حق اپنانے کی دعوت دیتے ہیں، جبکہ تم اور تمہارے بُت باطل و جھوٹے ہو، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہو، اگر تم محمد عربی پر ایمان لاکر ان کی تصدیق نہ کرو تو روزِ قیامت دوزخ تمہارا دائمی ٹھکانا ہوگا لہٰذا حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لے آؤ جو اللہ کے رسول اور خَلْقِ خدا میں سب سے افضل ہیں" اپنے ہی بُت سے یہ باتیں سُن کر ایک طرف تو کفار آگ بگولہ ہو گئے بلکہ ابوجہل نے اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور پھر اسے نذرِ آتش کر دیا جبکہ دوسری طرف رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہایت خوش ہوئے اور آپ نے اس جن کا نام عبدُ اللہ رکھ دیا۔ (7)

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 8 / 259 (2) الجامع لاحکام القراٰن، الاحقاف، تحت الآیۃ: 29، جز16، 8 / 153 ماخوذاً (3) معجم الکبیر، 10 / 65، 66، حدیث: 9966، 9968 ماخوذاً (4) دلائل النبوۃ للبیہقی، 5 / 418 تا 420 ملخصاً، اللآلی المصنوعہ، 1 / 160، 162 ملخصاً (5) لقط المرجان فی احکام الجان، ص178 ماخوذاً (6) لقط المرجان فی احکام الجان، ص176 (7) جامع المعجزات، ص6۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 ملازم کا دورانِ ڈیوٹی کام میں سُستی کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری فیکٹری میں ملازمین کو نمازِ عصر و مغرب کے لئے پندرہ پندرہ منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہے لیکن بعض ملازمین پندرہ منٹ کے بجائے پینتالیس منٹ لگا کر آتے ہیں۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ 1 نماز میں فیکٹری کے دیئے ہوئے وقت سے زیادہ وقت لگا کر آنا شرعاً جائز ہے؟ 2 جو لوگ فیکٹری کے وقت میں اپنے کام کے فرائض صحیح انجام نہیں دیتے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ڈیوٹی کے اوقات میں ملازم کے لئے مکمل طور پر تسلیمِ نفس یعنی کام کے لئے حاضر رہنا اور دیئے گئے کام کو مکمل کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ دورانِ ڈیوٹی سیٹھ کی اجازت کے بغیر نوافل پڑھنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں۔

صدرُ الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”اجیرِ خاص اس مدتِ مقررہ میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کر سکتا اور اوقاتِ نماز میں فرض اور سنتِ مؤکدہ پڑھ سکتا ہے نفل نماز پڑھنا اس کے لئے اوقاتِ اجارہ میں جائز نہیں۔“ (بہارِ شریعت، 161/2)

لہٰذا جو لوگ نماز میں پونہ پونہ گھنٹہ لگا کر آتے ہیں ان پر لازم ہے کہ اپنے اس غیر شرعی فعل سے توبہ کریں اور سیٹھ کی اجازت کے بغیر عرف سے ہٹ کر جتنا وقت غائب رہے اتنے وقت کا حساب لگا کر اپنی تنخواہ یا اجرت میں سے اس کے پیسے کٹوائیں، پوری اجرت لینا ان کے لئے جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تسلیمِ نفس نہ پائے جانے کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اگر تسلیمِ نفس میں کمی کرے مثلاً بلا رخصت چلا گیا، یا رخصت سے زیادہ دن لگائے، یا مدرسہ کا وقت چھ گھنٹے تھا، اس نے پانچ گھنٹے دیئے، یا حاضر تو آیا لیکن وقتِ مقرر خدمتِ مفوّضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منتقض (متأثر) ہوگئی، یونہی اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں تسلیمِ نفس کی ہے، مگر یہ منعِ نفس ہے، نہ کہ تسلیم، بہر حال جس قدر تسلیمِ نفس میں کمی کی ہے اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔“

(فتاویٰ رضویہ، 506/19)

2 جو ملازمین ڈیوٹی کے دوران پورا وقت کام نہیں کرتے یا کام تو کرتے ہیں لیکن عرف سے ہٹ کر کم رفتار میں کرتے ہیں اور جتنا کام کرنا چاہیے اتنا نہیں کرتے یہ لوگ شرعاً قابلِ گرفت ہیں۔ ان کے لئے حکم ہے کہ سستی و غفلت کی وجہ سے کام میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کی اجرت لینے کے بھی حقدار نہیں۔ اگر لے لی ہے تو مالک کو واپس کریں یا اس سے معاف کروائیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”کام کی تین حالتیں ہیں: سُست، معتدل، نہایت تیز۔ اگر مزدوری میں سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اس پر پوری مزدوری لینی حرام۔ اتنے کام کے لائق جتنی اجرت ہے لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مستاجر کو واپس دے، وہ نہ رہا ہو اس کے وارثوں کو دے، ان کا بھی پتہ نہ چلے مسلمان

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

محتاج پر تصدُّق کرے اپنے صَرف میں لانا یا غیرِ صدقہ میں اسے صَرف کرنا حرام ہے اگرچہ ٹھیکے کے کام میں بھی کاہلی سے سستی کرتا ہو، اور اگر مزدوری میں متعدل کام کرتا ہے مزدوری حلال ہے اگرچہ ٹھیکے کے کام میں حد سے زیادہ مشقت اٹھاکر زیادہ کام کرتا ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، 19/407)

کام میں وقت کم دینے کی صورت میں تنخواہ میں سے اتنا حصہ کٹوانے کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "مثلاً چھ گھنٹے کام کرنا تھا اور ایک گھنٹہ نہ کیا تو اس دن کی تنخواہ کا چھٹا حصہ وضع ہوگا۔"

(فتاویٰ رضویہ، 19/516)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 مشترکہ دکان اپنے شریک کو کرایہ پر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خالی دکان دو بھائیوں کی مشترکہ ملکیت ہے اب ان میں سے ایک بھائی اس دکان میں کام شروع کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ اپنے بھائی سے اس کا آدھا حصہ کرایہ پر لے سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: مشترکہ دکان جو کہ مشاع یعنی غیر تقسیم شدہ اثاثے کے طور پر دو افراد کی ملکیت میں ہو اگر دونوں شریک کسی تیسرے شخص کو کرایہ پر دیں اور کرایہ آپس میں ملکیت کے حساب سے تقسیم کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور کوئی فقہی پیچیدگی بھی نہیں۔

البتہ اگر کوئی ایک شریک ایسی مشترکہ دکان میں اپنا حصہ کرایہ پر دینا چاہتا ہے تو چونکہ مشاع پراپرٹی ہے جس میں ایسا نہیں کہ بیچ میں دیوار کھڑی ہو کہ یہ حصہ اس کا اور دوسرا حصہ دوسرے کا، لہٰذا اس صورت میں ایسی دکان اپنے شریک کو کرایہ پر دے سکتا ہے غیر شریک کو دینا جائز نہیں۔ پوچھی گئی صورت میں چونکہ مشترکہ دکان اپنے شریک ہی کو کرایہ پر دی جارہی ہے لہٰذا اس میں حرج نہیں۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "اجارۃ المشاع فانھا جازت عندہ من الشریك دون غیرہ، لان المستاجر لایتمکن من استیفاء ما اقتضاہ العقد الا بالمھایاۃ، وھذا المعنی لایوجد فی الشریك۔ افادہ الاتقانی: ای: لان الشریك ینتفع بہ بلا مھایاۃ فی المدۃ کلھا بحکم العقد وبالملك بخلاف غیرہ" یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مشترکہ چیز شریک کو کرایہ پر دینا جائز ہے، غیر شریک کو دینا جائز نہیں، کیونکہ عقد اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس چیز سے فائدہ اٹھایا جائے اور باری مقرر کئے بغیر مستاجر اس چیز سے فائدہ اٹھانے پر قادر نہیں جبکہ شریک کو کرایہ پر دینے میں یہ بات نہیں پائی جاتی کیونکہ شریک باری مقرر کئے بغیر پوری مدت اس سے فائدہ اٹھاسکتا ہے عقدِ اجارہ اور ملکیت ہونے کی وجہ سے، بخلاف غیر شریک کے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، 10/98)

صدرُ الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "مشاع یعنی بغیر تقسیم چیز کو بیع کردیا جائے تو بیع صحیح ہے اور اس کا اجارہ اگر شریک کے ساتھ ہو تو جائز ہے، اجنبی کے ساتھ ہو تو جائز نہیں۔" (بہارِ شریعت، 3/73)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 دکاندار کا اپنی مرضی سے زیادہ سامان دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دکاندار اگر اپنی مرضی سے سامان میں کچھ زیادتی کردے، تو کیا وہ زیادتی میرے لیے حلال ہوگی؟ مثلاً میں نے دکاندار سے 3 کلو چاول خریدے لیکن دکاندار 3 کلو چاول دینے کے بجائے اپنی مرضی سے مجھے 3 کلو 10 گرام چاول دیتا ہے یعنی 10 گرام زیادہ، تو کیا یہ 10 گرام چاول میرے لئے حلال ہوں گے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: خریدار کا اپنی رضامندی سے چیز کی طے ہونے والی قیمت میں اضافہ کرنا، یونہی بیچنے والے کا اپنی مرضی سے گاہک کو سامان میں اضافہ کرکے دینا شرعاً جائز ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کے لیے وہ اضافی چاول لینا حلال ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: "مشتری نے بائع کے لیے ثمن میں کچھ اضافہ کردیا یا بائع نے مبیع میں اضافہ کردیا، یہ جائز ہے۔"

(بہارِ شریعت، 2/750)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُو نے اسلام دیا تُو نے جماعت میں لیا

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف
گرتے پڑتوں کو پیارے اُٹھا کر چلے

پیارے نبی صلَّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پیاری زبان سے نکلنے والی ہر بات پیاری اور نرالی ہے، ہر دعا مقبول ہو جانے والی ہے۔ دعائے نبوی سے جن خوش نصیبوں نے ایمان پایا آیئے ان خوش بختوں کے 9 ایمان افروز واقعات پڑھئے۔

1 عمر فاروق کا قبولِ اسلام حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضیَ اللہ عنہ نبوت کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ آپ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بھی نبیِّ رحمت صلَّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلَّم کی دعا کی برکت ہے مختصر واقعہ کچھ یوں ہے: حضرت عمر فاروق اپنی بہن کے گھر پر تھے، جب دل کچھ نرم ہوا تو کہنے لگے: مجھے (حضور پُرنور) محمد (مصطفٰے) کے پاس لے چلو۔ یہ سُن کر حضرت خبّاب (کوٹھری سے) باہر نکلے اور کہنے لگے: مبارک ہو اے عمر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ہی دعائے رسول ہو۔ جمعرات کو نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یوں دعا کی تھی: الٰہی! عَمرو بن ہِشام یا عمر کے ذریعہ سے اسلام کو عزت و غلبہ دے۔[1] **2 والدۂ صدیق کی خوش نصیبی** ایک موقع پر حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ میری والدہ (حاضرِ خدمت) ہیں ان کا اپنے والدین کے ساتھ رویہ بہت اچھا ہے۔ آپ کی ذات بابرکت ہے آپ میری والدہ کو اسلام کی دعوت دیں اور اللہ کریم سے ان کے لئے دعا کیجئے، نبیِّ کریم نے اُن کی والدہ کیلئے دعا کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گئیں۔[2] **3 حضرت ابو ہریرہ کی والدہ کو ایمان ملا** حضرت ابو ہریرہ رضیَ اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں، میں ایک دن روتا ہوا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگیا اور عرض کی: اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے، حُضورِ اکرم نے دعا کی: اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایتِ اسلام سے نواز دے، حُضور نبیِّ کریم کی دعا لے کر میں خوشی خوشی وہاں سے نکلا جب گھر پہنچا تو والدہ نے دروازہ کھولا پھر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں۔[3]

4 ثقیف والے مسلمان ہوگئے نبیِّ کریم کی ہمراہی میں اسلامی فوج نے طائف کا محاصرہ کیا، شدید جنگ ہوئی اس جنگ میں 12 اَصحابِ رسول نے شہادت پائی، ایک روایت کے مطابق 20 سے زائد اَیّام محاصرہ رہا لیکن قلعہ فتح نہ ہوا۔ اس موقع پر بعض انصار صحابہ عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! قبیلہ ثقیف کے خلاف (یعنی بربادی) کی دعا کر دیجئے، رحمتِ عالَم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یوں دعا کی: اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما، اس کے بعد نبیِّ کریم محاصرہ ختم کر کے واپس لوٹ آئے، اللہ کریم نے اپنے محبوبِ کریم کی دعا کو قبولیت کا جامہ پہنایا لہٰذا قبیلہ ثقیف کا ایک وفد مدینے میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ایمان کی دولت سے مالامال ہو گیا پھر نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان کے لئے مسجدِ نبوی شریف میں ایک چھوٹا خیمہ لگوا دیا۔[4] **5 قسمت چمک اٹھی** حضرت شیبہ رضیَ اللہ

روشن ستارے

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

عنہ فرماتے ہیں: میں (شوال سن 8 ہجری) جنگِ حُنَین میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ شریک ہوا، اللہ کی قسم! میں نہ تو اسلام کی سربلندی کی خاطر اس جنگ میں شریک ہوا تھا اور نہ مجھے اسلام سے کوئی واقفیت تھی (جنگ میں شرکت کی وجہ یہ تھی کہ) مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ ہوازن قبیلے والے قریش پر چڑھائی کریں، میں میدان میں حُضورِ اکرم کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے رحمتِ عالَم سے عرض کی: میں ایک چتکبرے گھوڑے پر ایک سوار کو دیکھ رہا ہوں۔ فرمانِ رسالت ہوا: کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد ہوا: اس گھڑ سوار کو صرف کافر دیکھ سکتا ہے، پھر رحمتِ عالَم نے میرے سینے پر تین مرتبہ اپنا دستِ اقدس مارا اور ہر مرتبہ یہ دعا کی: اے اللہ! شیبہ کو ہدایت دے، حضرت شیبہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! نبیِّ رحمت نے اپنا ہاتھ تیسری مرتبہ میرے سینے سے نہ ہٹایا تھا کہ مجھے مخلوقِ خدا میں سب سے بڑھ کر حُضورِ انور سے محبت ہوگئی۔ پھر میں نے اسلام کے سچے مذہب ہونے کی گواہی دی اور مسلمان ہوگیا۔[5]

6 قبیلۂ دَوس کے لئے دعا ایک مرتبہ حضرت طفیل بن عَمرو دَوسی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی: قبیلۂ دوس نے (اسلام لانے سے) انکار کردیا ہے، آپ اس کی بربادی کی دعا کردیں، لوگوں نے گمان کیا کہ اب قبیلۂ دوس کی ہلاکت کی دعا کردی جائے گی، لیکن زبانِ رسالت پر یہ کلمات جاری ہوئے: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا کر اور ان لوگوں کو (مہاجر بنا کر مدینے) لے آ۔[6] حضرت طفیل نے اپنے علاقے میں جاکر تبلیغِ دین شروع کردی، غزوۂ بدر و معرکۂ اُحد کا واقعہ رونما ہوگیا، جنگِ خندق بھی گزر گئی، یہاں تک کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 7 ہجری ماہِ صفر میں غزوۂ خیبر میں مصروف تھے کہ حضرت طفیل اپنے قبیلے کے 70 یا 80 افراد کو لے کر مدینے حاضر ہوگئے۔ آنے والوں میں حضرت ابوہریرہ بھی شامل تھے۔[7]

7 یہودی کو ہدایت مل گئی ایک یہودی بارگاہِ رسالت میں بیٹھا ہوا تھا نبیِّ رحمت کو چھینک آئی، یہودی نے کہا: یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ آپ پر رحم کرے) نبیِّ کریم نے اسے دعا دی: هَدَاكَ الله (یعنی اللہ تجھے ہدایت دے) پس وہ یہودی اسلام لے آیا۔[8]

8 تیرے صدقے ایمان ملا ایک مرتبہ نبیِّ کریم نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر روانہ فرمایا واپسی میں ان کا یمامہ سے گزر ہوا تو وہاں کے سردار ثُمامہ بن اُثال نے ان کو روک لیا اور پوچھا: تم محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے قاصد ہو؟ آپ نے کہا: ہاں! سردار نے کہا: تم اپنے نبی تک کبھی نہیں پہنچ سکو گے، یہ دیکھ کر سردارِ یمامہ کے چچا عامر بن سلمہ نے کہا: کیا تمہارا اس شخص سے کوئی (لڑائی جھگڑے کا) معاملہ ہے؟ (جو اس مرد کے ساتھ یہ سلوک کروگے، اس کے بعد حضرت علاء بن حضرمی کو آزاد کردیا گیا۔) نبیِّ کریم (تک یہ خبر پہنچی تو آپ) نے یہ دعائیہ کلمات کہے: اے اللہ! عامر کو نورِ ہدایت سے منور کر، اور ہمیں ثُمامہ پر قدرت و غلبہ عطا فرما۔ نبیِّ رحمت کی اس دعا نے بھی قبولیت کا جامہ پہنا اور حضرت عامر بن سلمہ ایمان لے آئے اور سردارِ یمامہ کو قیدی بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کردیا گیا (بعد میں سردارِ یمامہ حضرت ثُمامہ اسلام لاکر مرتبۂ صحابیت پر فائز ہوئے)۔[9]

9 بچی پر شفقت حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ اسلام کی دولت سے مالامال ہوئے مگر بیوی مسلمان نہ ہوئی، ان کی ایک بچی تھی، کافرماں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: بچی میری ہے، والد حضرت رافع بن سنان نے بھی یہی کہا: یہ بچی میری ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بچی کی ماں کو ایک کنارے پر بٹھایا اور والد کو دوسرے کنارے پر بٹھایا اور بچی کو بیچ میں بٹھا دیا، پھر ارشاد فرمایا: تم دونوں اس بچی کو بلاؤ۔ (دونوں نے بچی کو آواز دی تو) بچی اپنی کافرماں کی طرف بڑھنے لگی (کافرماں کے پاس بچی پرورش پاتی تو کفر کی طرف مائل ہوجاتی)، یہ دیکھ کر نبیِّ کریم نے بچی کے لئے دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما، بچی فوراً والد کی جانب بڑھ گئی، والد حضرت رافع بن سنان نے بچی کو تھام لیا۔[10] بعض روایتوں میں ذکر ہے کہ وہ لڑکا تھا اور بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ لڑکی تھی، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہوں۔

---

(1) ترمذی، 5/383، حدیث: 3703، الاحادیث المختارۃ، 7/141 ملخصاً (2) تاریخ ابن عساکر، 30/50 ملخصاً (3) مسلم، ص1039، حدیث: 6396، مرقاۃ المفاتیح، 10/223، تحت الحدیث: 5895 ملخصاً (4) تاریخ المدینہ لابن الشبہ، 1/499، حدائق الانوار، 1/65، سبل الہدیٰ والرشاد، 5/388 (5) معجم کبیر، 7/298، حدیث: 7191، دلائل النبوۃ لاسماعیل، 1/427 (6) مرقاۃ المفاتیح، 10/353، تحت الحدیث: 6005 (7) مسند ابن راہویہ، 1/19 (8) دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/207 (9) الاصابہ، 3/471 (10) ابوداؤد، 2/397، حدیث: 2244۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 72 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الاوّل 1439ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان 1 نورِ چشمِ رسول، جگر گوشۂ بتول، حضرت ابو محمد امام حسن بن علی مجتبیٰ رضیَ اللہُ عنہ کی ولادت 15 رمضان 3ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی اور یہیں 5 ربیعُ الاوّل 49 یا 50ھ کو بذریعہ زہر خوانی شہادت پائی، مزار پُر انوار جنّتُ البقیع میں ہے، آپ حضرت علیُّ المرتضیٰ رضیَ اللہُ عنہ اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضیَ اللہُ عنہا کے بڑے بیٹے اور شہزادے ہیں، جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشابہ تھے، شجاعت، سیادت (سرداری)، سخاوت، تقویٰ و عبادت کے خوگر تھے، آپ کی شان میں کئی فرامینِ مصطفےٰ ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے: یہ میرا بیٹا سردار ہے یقیناً اللہ پاک اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔[1] **✽ شہدائے غزوۂ ذو قرد / غزوۃ الغابہ:** یہ غزوہ مدینہ شریف سے 25 کلو میٹر شمال مغرب کی جانب غابہ اور ذُو قَرَد کے مقامات پر ہوا، قبیلہ بنو غَطَفَان و فَزَارَہ کے کچھ لوگوں نے حملہ کرکے حضرت ابوذر رضیَ اللہُ عنہ کے بیٹے کو شہید کیا اور چراگاہ میں موجود نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اونٹنیوں کو ہانک کر لے گئے، حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَع رضیَ اللہُ عنہ نے ان کا تعاقب کیا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 500 صحابہ کے ساتھ ربیعُ الاوّل 6ھ کو غابہ و ذُو قَرَد کی جانب روانہ ہوئے، اس غزوے میں 2 صحابۂ کرام شہید ہوئے اور 5 کفار مارے گئے۔[2]

مزار حضرت فضل بن محمد فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام 2 حضرت خواجہ ابو علی فضل بن محمد فَارَمَدی طُوسی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 434ھ کو فَارَمَد نزد طوس ایران میں ہوئی اور وفات 4 ربیعُ الاوّل یا ربیعُ الآخر 477ھ کو ہوئی، مزار مبارک طوس میں ہے، آپ اکابر عُلما و اولیا سے مستفیض، پُر تاثیر مبلغِ اسلام، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ طریقت ہیں۔[3] 3 تاج العارفین شیخ ابوالوفاء محمد حسینی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ سلسلہ وفائیہ شنبکیہ کے شیخِ طریقت، صاحبِ کرامات، اعلیٰ مقاماتِ ولایت سے متصف اور حضور غوث الاعظم کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کا وصال 20 ربیعُ الاول 501ھ کو قصبہ قلمینیا مضافاتِ بغداد میں ہوا۔[4] 4 چراغِ اولیا حضرت سیدنا شیخ عزیز الدین پیر مکی لاہوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت چھٹی صدی ہجری میں بغداد عراق میں ہوئی، 612ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک راوی روڈ، بیرون بھاٹی دروازہ لاہور میں مرجعِ خلائق ہے، ہر سال 10 اور 11 ربیع الاول کو عرس ہوتا ہے۔ آپ سلسلہ جنیدیہ کے شیخِ طریقت، ولیِّ کامل اور کثیر الفیض تھے، آپ نے مکّۂ مکرمہ میں 12 سال اور لاہور میں 36 سال قیام فرمایا۔[5] 5 شیخُ المشائخ حضرت شیخن احمد اورنگ آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خاندانِ خواجہ شہابُ الدّین صدیقی سہروردی کے چشم و چراغ، سلسلہ قادریہ شطاریہ میں مرید و خلیفہ، ہم عصر مشائخ میں فائق اور

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

ہمیشہ لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہنے والے تھے۔ 2 ربیعُ الاوّل 1151ھ کو وصال فرمایا، مزار اورنگ آباد میں ہے۔[6]

6 زبدۃ الکاملین حضرت مولانا خواجہ غلام نبی للّٰہی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1234ھ کو لِلّٰہ شریف (تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، جید علما سے علمِ دین حاصل کرکے خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہوکر خلافت سے سرفراز ہوئے، زندگی بھر درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں گزار کر 21 ربیعُ الاول 1307ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ عالیہ لِلّٰہ شریف میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت بزرگ اور بانیِ خانقاہ للّٰہ شریف ہیں۔[7]

7 حضرت سائیں خواجہ توکّل شاہ انبالوی نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت موضع پکھو (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب، ہند) میں تقریباً 1255ھ اور وفات یہیں 4 ربیعُ الاوّل 1315ھ میں ہوئی، آپ شمس العرفاں خواجہ قادر بخش کے مرید و خلیفہ، علمِ لدنی سے مالامال اور کثیر الفیض تھے۔[8]

علمائے اسلام رحمہُمُ اللہُ السّلام 8 مفتیِ اعظم حضرت مولانا میاں غلام صدیق قادری شہداد کوٹی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1260ھ کو گوٹھ کنڈا (تحصیل بھاگ ناڑی، ضلع کچھی، بلوچستان) میں ہوئی اور 23 ربیع الاول 1323ھ کو وصال فرمایا، مزار درگاہ صدیقہ شہداد کوٹ سندھ میں ہے۔ آپ مشہور عالم دین علامہ گل محمد شہداد کوٹی کے برادر و شاگرد، استاذُ العلماء، دربار قادریہ کٹبار شریف کے مرید و خلیفہ اور صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔[9]

9 سند السالکین حضرت مولانا محمد ذاکر بگوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1293ھ کو بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہوئی اور 13 ربیعُ الاول 1334ھ کو لاہور میں وفات پائی، آپ کو خانقاہِ بگویہ بھیرہ شریف میں دفن کیا گیا۔ آپ جیّد عالمِ دین، مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور، خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ سیال شریف، زہد و تقویٰ کے پیکر، صاحبِ کرامت اور عبادت کے شوقین تھے۔[10]

10 تلمیذ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی حافظ عبد القدوس ہاشمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت آستانہ عالیہ رتہ شریف میں 1342ھ کو ہوئی اور وفات 15 ربیع الاول 1403ھ کو فرمایا۔ تدفین دربار عالیہ رتہ

مزار حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا محمد ذاکر بگوی رحمۃ اللہ علیہ

شریف میں ہوئی۔ آپ فاضل دارُ العلوم حزب الاحناف لاہور، حضرت مفتی شاہ ابوالبرکات کے شاگرد، جید عالمِ دین، خطیب جامع مسجد گورنمنٹ کالج سرگودھا اور سلسلہ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت تھے۔[11]

11 بھرے والے مولوی جی حضرت مولانا غلام محی الدین کھڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت استاذُ الحفاظ مولانا سلطان میروی کے گھر ڈھوک جرگر (تحصیل پنڈی گھیب، اٹک) میں ہوئی اور یہیں 11 ربیعُ الاوّل 1440ھ کو وصال فرمایا، تدفین دربار عالیہ مولانا محمد علی کھڈوی سے متصل جانب مشرق ایک چار دیواری میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، فارغُ التحصیل عالمِ دین، مدرس درسِ نظامی، مرید سلسلہ چشتیہ نظامیہ، دربارِ عالیہ کے لنگر خانہ اور کتب خانہ کے نگران تھے۔[12]

---

(1) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 2/60، 63، 65، صفۃ الصفوۃ، 1/385، 386 (2) سبل الہدیٰ والرشاد، 5/95 تا 107، مصور غزوات النبی، ص46 (3) تاریخ مشائخ نقشبند، ص106، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 5/304 (4) اتحاف الاکابر، ص180، 181 (5) بزرگانِ لاہور، ص238، تذکرہ اولیائے لاہور، ص81 (6) تذکرۃ الانساب، ص59 (7) تذکرۂ اعلیٰ حضرت للّٰہی، ص65، تذکرہ اکابرِ اہلسنت، ص363 (8) ذکر خیر صحیفۂ محبوب، ص20، 27، 235، 243 (9) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/447 (10) تذکار بگویہ، 1/213 تا 292 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص68 (12) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص290۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

لمبی زندگی کا مقصد!

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "احیاءُ العلوم اُردو" جلد 5، صفحہ نمبر 573 پر ہے: حضرت سیّدُنا معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ پاک! میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا میں طویل عرصہ رہنے کو نہریں جاری کرنے اور درخت لگانے کے لئے پسند نہیں کرتا تھا بلکہ میں لمبی عمر اس لئے محبوب اور پیاری رکھتا تھا تاکہ (روزہ رکھ کر) سخت گرمیوں میں پیاس کی شدت کو برداشت کروں، طویل راتوں میں (عبادت کرکے) مشقتیں جھیلتا رہوں اور علمِ دین کی محفلوں میں عُلَما کے سامنے دوزانوں بیٹھوں۔ (احیاء العلوم، 5/231)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ مناظرِ اسلام، خلیفہ حضور مفتیِ اعظم ہند، حضرت مولانا حافظ ابو العطاء الحاج نعمت علی چشتی سیالوی صاحب کے صاحبزادے اور محمد سلیم ساجد چشتی اور ضیاء المصطفٰی چشتی کے برادرِ محترم (امیر جماعتِ اہلِ سنّت، ساہیوال ڈویژن) حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب حرکتِ قلب بند ہونے کے بعد 6 ذوالحج شریف 1443ھ مطابق 6 جولائی 2022ء کو 63 سال کی عمر میں ساہیوال میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب کو غریقِ رحمت فرما، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، یاربَّ العٰلمین! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، یاکاشِفَ الغَم! نورِ مصطفٰے کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی　　　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی

تاریکیِ گور سے بچانا　　　　اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یَاغَفَّارَ الذُّنُوب! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یَاذَی الْجَلَالِ وَالْاِکْرام! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

قمبر والے سائیں کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

بیماری میں اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنے کی فضیلت

حضرت سیّدُنا عطا بن یسار رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے کہ تم دیکھو کہ یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کے سامنے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرے تو وہ فرشتے اس کی یہ بات اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کردیتے ہیں، حالانکہ اللہ پاک زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ اگر میں اسے وفات دوں تو جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے، اس کے خون کو بہتر خون سے بدل دوں

اور اس کے گناہ مٹا دوں۔(موطاامام مالک،2/429،430،حدیث:1798)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! پیرِ طریقت، سیّد غلام حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی المعروف قمبر والے سائیں کو دل کی تکلیف اور دیگر بیماریوں سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یااللہ پاک! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کے لئے ترقی درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یااللہ پاک! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یااللہ پاک! ان کے حال پر رحم و کرم فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ الله! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ الله! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ الله!

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے جولائی 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 2291 پیغامات جاری فرمائے جن میں 356 تعزیت کے، 1711 عیادت کے جبکہ 224 دیگر پیغامات تھے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"علم کی برکتیں"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی رِضا کیلئے علمِ دین سیکھنے اور اِسے پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رِسالہ **"کونسی دنیا بُری ہے؟"** پڑھ یا سُن لے اُس کے دل سے دُنیا کی محبت دُور فرما کر اُسے اپنی اور اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی محبت عنایت فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"فضائلِ استِغفار"** پڑھ یا سُن لے اُسے تیری رضا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بخش دے۔ اٰمین 4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عُبید رضا عطّاری مدنی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے وُضو کے بارے میں سُوال جواب"** پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے وُضو کے بارے میں سُوال جواب"** پڑھ یا سُن لے اُسے ظاہری پاکیزگی کے ساتھ باطنی پاکی نصیب فرما اور اسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
علم کی برکتیں	14لاکھ 90ہزار 617	10لاکھ 30ہزار 336	25لاکھ 20ہزار 953
کونسی دنیا بُری ہے؟	15لاکھ 11ہزار 740	9لاکھ 17ہزار 768	24لاکھ 29ہزار 508
فضائلِ استغفار	12لاکھ 55ہزار 405	8لاکھ 19ہزار 619	20لاکھ 75ہزار 24
امیرِ اہلِ سنّت سے وُضو کے بارے میں سُوال جواب	15لاکھ 87ہزار 283	10لاکھ 39ہزار 707	26لاکھ 26ہزار 990

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں ایمان والوں کے لئے 15 احکام

حافظ احمد حماد عطّاری
(درجۂ سادسہ، فیضان آن لائن اکیڈمی اوکاڑہ)

اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:﴿ اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ(۲) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہو گی۔ (پ20، العنکبوت:2) تو اس فرمان اور سورۂ بقرہ آیت نمبر 155 میں آزمائش کے ذکر سے یہ بات واضح ہے کہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی ضروری ہے، اب ایمان کے بعد آزمائش تو ضرور ہو گی اور اس میں کامیاب ہونے کے احکامات کو کتابِ مُبین میں کھول کر بیان فرما دیا، قراٰنِ مجید نے کامیابی کا ذریعہ اتباعِ شریعت ہی کو قرار دیا، ارشاد ہوا:﴿ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا(۷۱) ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔ (پ22، الاحزاب:71) پھر سورۂ مؤمن آیت نمبر:40 میں عملِ صالح کو جنت میں داخلے کا ذریعہ بتایا جو اصل میں اتباعِ شریعت ہی ہے۔ قراٰنِ پاک میں ایمان والوں کے لئے متعدد احکام بیان فرمائے گئے، کچھ احکام ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

(1) اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:﴿ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ (پ2، البقرۃ:208) جب مسلمان ہو گئے تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادات و معمولات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرو۔ (صراط الجنان، 1/325)

(2) حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت و توقیر کو فرض قرار دیتے ہوئے متعدَّد مقامات پر آداب کو بیان فرمایا گیا، ایک جگہ اِرشاد فرمایا:﴿ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: راعنا نہ کہو۔ (پ1، البقرۃ:104) "رَاعِنَا" کے یہ معنی تھے کہ یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے حال کی رعایت فرمائیے جبکہ ایک معنی بے ادبی والا تھا جو یہودیوں کے ہاں مستعمل تھا تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا۔ (صراط الجنان، 1/181 ماخوذاً)

(3) اطاعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:﴿ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (پ5، النسآء: 59) حکومت والوں سے مسلمان حکمران مراد ہیں، یعنی جب وہ حق کا حکم دیں تو اس کو مانو۔ (خزائن العرفان، ص157 ماخوذاً)

(4) تمام معاملات میں مالک کے قہر سے ڈرنے کا حکم ہوتا ہے:﴿ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:102)

(5) زندگی کے ہر معاملے میں عدل و انصاف قائم رکھنے کا حکم فرمایا جاتا ہے: فرمانِ ذوالجلال ہے:﴿ كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔ (پ5، النسآء:135)

(6، 7) کلامِ مجید کی متعدد آیات میں عبادات کو بجالانے کا حکم دیا گیا ہے: جیسے ارشاد ہوتا ہے:﴿ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان:

نماز قائم رکھو۔(پ1،البقرۃ:43) اور صاحبِ استطاعت کو زکوٰۃ کا حکم فرمایا گیا: ﴿وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زکوٰۃ دو۔

(پ1،البقرۃ:43)

9،8 ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔(پ2،البقرۃ:183) اور اسی طرح حج کو بھی صاحبِ استطاعت پر فرض فرمایا: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔

(پ4،اٰل عمرٰن:97)

10 عبادات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کا حکم دیا جاتا ہے: پارہ 7، سورۂ مآئدہ آیت:90 میں ارشاد ہوتا ہے: ترجمۂ کنزالایمان: شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا۔

11 بہت سے کبیرہ گناہوں مثلاً اولاد کو قتل کرنے، زنا کرنے، ناحق قتل کرنے، یتیم کا مال کھانے، عہد کو پورا نہ کرنے، جھوٹا الزام لگانے جھوٹی گواہی دینے اور کم تولنے سے منع فرمایا گیا۔ حکم ہوتا ہے: ﴿وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو۔(پ15،بنی اسرآءیل:35)

12 خود رازقِ واحد، رزق عطا فرماتا ہے اور پھر ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔(پ3،البقرۃ:254)

13 پھر اپنے رزق کو سود سے پاک رکھنے کا حکم ملتا ہے کہ ﴿لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾ ترجمۂ کنز العرفان: دُگنا در دُگنا سود نہ کھاؤ۔(پ4،اٰل عمرٰن:130)

14 فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے۔(پ28،الممتحنۃ:13)

15 غلطیاں اور گناہ سرزد ہو جائیں تو توبہ کرو: ﴿تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔(پ28،التحریم:8)

اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت و رحمت سے حصہ پانے اور اللہ واحد قہّار و جبّار کے غضب اور عذاب و عِتاب سے خود کو بچانے کیلئے ان احکامات پر عمل ضروری ہے۔ اللہ کریم ہمیں نیک اور متبعِ سنّت بنائے اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نمازِ باجماعت کی فضیلت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مزّمل حسین
(درجۂ خامسہ، ماڈل جامعۃُ المدینہ اشاعۃُ الاسلام، ملتان)

باجماعت نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں نماز کا اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں تقریباً 700 سے زائد مقامات پر ذکر فرمایا: سورۃُ البقرہ میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔(پ1،البقرۃ:43) مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ "رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔(تفسیر نعیمی،1/292)

آئیں اس ضمن میں 5 فرامینِ مصطفےٰ پڑھتے ہیں:

1 اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صَلَاةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً یعنی باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(بخاری،1/232،حدیث:645)

2 حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے لوٹ جائے۔(حلیۃ الاولیاء،7/299،رقم:10591)

جماعت سے گر تو نمازیں پڑھے گا
خدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

3 حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس جگہ تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے قائم نہ کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے لہٰذا جماعت کو لازم پکڑو۔

(ابوداؤد،1/228،حدیث:547)

4 اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے

اداکی تو گویا وہ پوری رات نماز میں کھڑا رہا۔(مسلم، ص258، حدیث:1491)

5 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مرد کا مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس (25) درجے افضل ہے۔(بخاری، 1/233، حدیث:647)

ہماری جماعت کا حال: باجماعت نماز کے اس قدر فضائل وبرکات ہونے کے باوجود اب ہم سب کو خود پر غور کر لینا چاہئے کہ ہم کس قدر اور جماعت کی کتنی پابندی کرتے ہیں!

اسلاف کی حالت: ہمارے اسلاف کی حالت تو یہ تھی کہ اگر ان کی تکبیرِ تحریمہ فوت ہو جاتی تو تین دن تک اور جماعت فوت ہو جاتی تو اس کا سات دن تک غم مناتے۔(فیضان نماز، ص145)

اللہ ربُّ العزت ہم سب کو پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی توفیق وہمت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا
ہوں گے راضی مصطفٰے ہو جائے گا راضی خدا

دھوکے کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غلام نبی
(درجہ دورۂ حدیث، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ حیدرآباد)

آج دھوکا دہی لوگوں کے درمیان ایک عام سی چیز بن گئی جب کہ اسلام میں یہ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، اس میں دنیاوی اور اُخروی نقصان ہے۔

اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ-وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَؕ(۹) ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔(پ1، البقرۃ:9)

صِراطُ الجنان میں ہے: ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر اور نہ مومنین پر بلکہ درحقیت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں اور یہ ایسے غافل ہیں کہ انہیں اس چیز کا شعور ہی نہیں۔(صراط الجنان، 1/74)

دھوکا ایسی بُری خصلت ہے جو اعتبار کو ختم کر دیتی ہے اور جب ایک مرتبہ اعتبار ختم ہو جائے تو دوبارہ مشکل سے قائم ہوتا ہے۔ جب ہم کسی سے جان بوجھ کر غلط بیانی کریں گے یا گھٹیا چیز کو عمدہ بول کر اسے بے وقوف بنانے کی کوشش کریں گے تو حقیقت سامنے آنے پر وہ دوبارہ ہم پر بھروسا کرنے کیلئے مشکل ہی سے تیار ہوگا۔ دھوکا دینے کی بُری عادت تاجر گاہک، سیٹھ مزدور، ڈاکٹر مریض، استاد اور شاگرد وغیرہ بہت سے طبقوں میں پائی جاتی ہے۔

آیئے دھوکے کی مذمّت پر پانچ احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

1 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسلم، ص64، حدیث:283)

2 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غلہ کے ڈھیر پر سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس غلہ میں داخل کیا تو ہاتھ میں تری پائی، آپ علیہ السّلام نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آسمان سے بارش ہوئی تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے اوپر کیوں نہیں کیا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسلم، ص64، حدیث:284) علامہ عبدُ الرءوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔

(فیض القدیر، 6/240، تحت الحدیث:8879)

3 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دھوکے باز، احسان جتانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(ترمذی، 3/388، حدیث:1970)

4 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مؤمن (دنیا کے بارے میں) بھولا بھالا اور کریمُ النفس ہوتا ہے، جب کہ کافر اور منافق دھوکے باز، خبیث اور کمینہ ہوتا ہے۔(ترمذی، 3/388، حدیث:1971)

5 حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لئے (بطورِ نشانی کے) ایک جھنڈا ہوگا، جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی دھوکے بازی ہے۔

(مسلم، ص740، حدیث:4535)

قراٰنِ کریم اور احادیثِ طیبہ میں اللہ ربُّ العزت اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دھوکا دینے کی سخت مذمت بیان کی ہے۔ اگر ہم ان وعیدوں سے بچنا چاہتے ہیں تو قراٰن و حدیث پر عمل پیرا ہوں۔

فِی زمانہ دھوکے اور فراڈ کی نئی صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں: جیسے خرید و فروخت میں 2 نمبر چیز دے دینا یا کسی کو نوکری دلانے یا بیرونِ ملک بھجوانے کا جھانسا دے کر مال وصول کرتے رہنا، یا ایس ایم ایس کے ذریعے قرعہ اندازی میں انعام نکل آنے یا کار، بائیک، سونا، لیپ ٹاپ ملنے کی اطلاع دے کر مختلف حیلوں بہانوں سے اس سے رقم بٹورنا یا کسی کو زمین کے جعلی کاغذات دکھا کر زمین کی رقم وصول کر کے رفو چکر ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

دھوکا دینا بھی کئی طرح سے ہوتا ہے، مثلاً اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکام کی بجا آوری نہ کرنا، والدین اور عزیز و اقارب کو دھوکا دینا، خود کو اور اپنے دوستوں کو دھوکا دینا، کاروبار اور منفعت کے لئے دھوکا دہی کرنا وغیرہ۔ دینِ اسلام نے ان تمام صورتوں سے سختی سے منع کیا ہے اور ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم قراٰن و حدیث کی تعلیمات پر عمل کریں یہ ہماری دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند ہے۔

اللہ پاک اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں دینِ اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں دھوکا دینے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 94 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام **کراچی:** سیّد زینُ العابدین، سیّد ثقلین بخاری، محمد اریب، اویس عطاری، نعیم رضا، محمد اسماعیل عطّاری، محمد فرحان علی عطّاری، احمد رضا عطّاری، محمد منوّر کشمیری، احمد رضا، محمد وقار یونس، وقاص احمد، نجم الثاقب، غلام محمد، غلام نبی۔ **لاہور:** منیب عطّاری مدنی، عبد السلام، فیصل عطّاری، حافظ احمد حماد، محمد اسد اللہ، فیصل یونس، کلیم اللہ چشتی، محمد مدثر عطّاری، حمزہ رسول، محمد احمد رضا۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطّاری، احمد رضا، محمد سعید سلیم عطّاری۔ **فیصل آباد:** اویس اکرم، مدثر علی۔ **متفرّق شہر:** عون رضا مدنی (خوشاب)، محمد ارسل عطّاری (ملتان)، علی رضا عطّاری (بے نظیر آباد)، محمد وسیم عطّاری (گوجرانوالہ)، فیضان چشتی عطّاری (اوکاڑہ)، محمد سلیمان رضا عطّاری (دیپالپور)، سیفُ اللہ عطّاری (جہلم)، محمد کامران رضا عطّاری (ڈیرہ غازی خان)، اویس ارشاد (قبولہ شریف)، اویس رضا عطّاری (دینہ)، اویس نعیم (گوجر خان)، مزمل حسین (ملتان)، قاری محسن رضا (بورے والا)، محمد طیب عطّاری (بریڈفورڈ یوکے)، محمد زوہیب حسن (میرپور خاص)۔

مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام **کراچی:** اُمِّ سلمہ مدنیہ، اُمِّ حسّان مدنیہ، اُمِّ غزالی، اُمِّ عائشہ، بنتِ منصور، بنتِ عدنان، بنتِ ہاشم۔ **حیدرآباد:** بنتِ جاوید، بنتِ نعیم۔ **سیالکوٹ:** بنتِ امیر حیدر، اُمِّ بلال، بنتِ اسلم، اُمِّ حبیبہ، بنتِ اشرف، بنتِ شفیق، اُمِّ بلال، بنتِ ثاقب، بنتِ محمود رضا انصاری، بنتِ شبیر حسین، بنتِ وارث۔ **لاہور:** بنتِ شفیق، بنتِ مشتاق، بنتِ نذیر۔ **رحیم یار خان:** بنتِ منظور احمد، بنتِ فخر الدین۔ **متفرق شہر:** بنتِ احمد علی مدنیہ (جھنگ)، بنتِ اللہ بخش (ڈیرہ اللہ یار)، بنتِ جاوید احمد (مورو)، بنتِ عبد الحکیم (جتوئی)، بنتِ فلک شیر (جوہر آباد)، بنتِ مدثر (راولپنڈی)، بنتِ امجد سلطانیہ (جہلم)، بنتِ سردار امینیہ (فیصل آباد)، بنتِ کریم (شکارپور)، بنتِ اسلم (وہاڑی)، بنتِ ساجد (علی پور چٹھہ)، بنتِ نعیم (لالہ موسیٰ)، بنتِ سلطان (واہ کینٹ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اکتوبر 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے جنوری 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2022ء

1 انبیائے کرام اور ان کی قومیں قراٰن کی روشنی میں 2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 5 حقوق 3 سود کی مذمت احادیث کی روشنی میں

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 بنتِ مبارک علی (پی ایس ٹی ٹیچر گورنمنٹ ماڈل سکول، جھنگ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین بہت ہی معلوماتی ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ معلومات کا خزانہ ہیں تو بے جا نہ ہو گا، ان مضامین کے مطالعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ نہ صرف معلوماتی بلکہ دلچسپی سے بھی بھرپور ہیں، اس کا مطالعہ کرنے والا بور نہیں ہوتا، یہ میگزین زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے مفید ہے، میں نے اسے بہت توجہ سے پڑھا ہے، اس کا ایک مضمون "آبِ زَم زَم" مجھے بہت پسند آیا۔ اللہ پاک آپ لوگوں کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے، مزید ہمت و طاقت عطا کرے، یہ میگزین آپ لوگوں کی کاوشوں سے خوب ترقی کرے اور لوگ خوب اس سے استفادہ کریں، اٰمین۔

متفرق تأثرات

2 اَلحمدُلِلّٰہ! 3 سال سے مسلسل "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروا رہا ہوں، اس میگزین کا ایک عمدہ خاصہ یہ ہے کہ یہ میگزین ہر طبقے کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، امید ہے آنے والے دور میں اسے مزید اپ ڈیٹ کرکے تعلیمی اور دیگر پرائیویٹ و سرکاری اداروں کیلئے فعال بنایا جائے گا۔ (محمد ابوبکر، سرگودھا) 3 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جولائی 2022ء میں "دشمن بنے دوست" اور "میٹھے پانی کا کنواں" یہ دونوں کہانیاں بہت پسند آئیں اور مجھے ان دونوں کہانیوں سے بہت معلومات ملی۔ (نذیر احمد، ڈہرکی سندھ) 4 گزارش ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں "مدنی یادگار" کے نام سے ایک سلسلہ شروع فرمایئے جس میں ہر ماہ یا جیسے ترکیب بنے دعوتِ اسلامی کے شروع کے دنوں کا ذکر کیا جائے جیسے فیضانِ مدینہ کراچی کی جگہ کیسے لی؟ کورنگی کراچی میں اجتماع کیسے شروع ہوا؟ ملتان شریف اجتماع کیسے شروع ہوا؟ ملتان شریف اجتماع کے لئے جگہ کیسے خریدی؟ کراچی اجتماع کی جگہ صحرائے مدینہ سپرہائی وے پر کیسے خریدی؟ اسی طرح بنگلہ دیش اور دیگر ممالک میں ہونے والے اجتماع وغیرہ کی بہاریں اس میں شامل کی جائیں۔ (محمد امجد عزیز عطّاری، کورنگی کراچی) 5 اَلحمدُلِلّٰہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں ڈھیروں علمِ دین حاصل ہوتا ہے، اس کا مطالعہ کرنے اور جوابات تلاش کرنے میں بہت مزہ آتا ہے اور یوں علمِ دین، ضروری مسائل و طبی معلومات بھی حاصل ہوجاتی ہیں۔ (مناہل عبدُالقیوم، کراچی) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک منفرد میگزین ہے جس میں ہمیں مختلف مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں، ہمیں صحابۂ کرام اور علمائے کرام کے بارے میں علم حاصل کرکے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ ملتا ہے، خصوصاً "اسلامی بہنوں کا ماہنامہ" مجھے بہت پسند ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہمیں شرعی راہنمائی حاصل ہوتی ہے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو نظرِ بد اور حاسدوں کے حسد سے بچائے، اٰمین۔ (بنتِ مظفر اقبال، پتوکی) 7 اَلحمدُلِلّٰہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی وہ بہترین کاوش ہے جو علمِ دین پھیلانے کے بہترین ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ شخصیات، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس کو تحفہ دینے کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہترین میگزین ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اتنا دلچسپ ہے کہ کئی ٹیچرز و اسٹوڈنٹس نے اس کی سالانہ بکنگ کروانے اور پڑھنے کی نیت کا اظہار کیا ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جولائی 2022ء میں "صحرائے تھر کا سفر" پڑھ کر دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہوگیا اور یہ احساس ہوا کہ ہمارے تھر میں دینی کاموں کی کتنی حاجت ہے؟ (بنتِ رمضان عطاریہ، طالبہ درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز فیضانِ اُمِّ الخیر، کنری سندھ)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

خوابوں کی دنیا

مولانا محمد اسد عطاری مدنی*

قارئین کی جانب سے موصول ہونے والے
چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب: خواب میں اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہ کے مزارات دیکھنے کی کیا تعبیر ہے؟ نوٹ: یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے بزرگ کا مزار ہے۔

تعبیر: مزاراتِ اولیا کا دیکھنا باعثِ برکت ہوتا ہے اور صاحبِ مزار کی خصوصی نظرِ کرم کی دلیل ہے۔ البتہ اولیائے کرام کی خاص صفات جن کا ان کی ذات پر غلبہ ہوتا ہے ان صفات سے برکت ملنا بھی اس کی تعبیر ہے۔

خواب: میں نے خواب میں اپنے گھر کے اندر بھینس کا بچہ اور کثیر بکریاں دیکھیں، اس کی کیا تعبیر ہو گی؟

تعبیر: یہ اچھا خواب ہے، نعمت و برکت کی علامت ہے بالخصوص اگر رزق میں تنگی تھی تو اللہ پاک دور فرمادے گا اور رزق میں وسعت عطا ہو گی۔ نیز گھر سے بے برکتی دور ہونے کی بھی علامت ہے۔

خواب: دادا کے انتقال کے تقریباً 3 ماہ بعد میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر میں ایک کالا پردہ ہے جس کے پیچھے سے آواز آرہی ہے ہم سب اس کو اللہ کہہ کر پکار رہے ہیں اور یہ عرض کر رہے ہیں کہ دادا کو واپس بھیج دے! پردے کے پیچھے سے آواز آتی ہے: ہم بندے کو دنیا میں ایک بار بھیجتے ہیں، بس اب صبر سے کام لو! تو سارے گھر والے خاموش ہو جاتے ہیں اور اس جگہ سے اٹھ جاتے ہیں لیکن میں وہاں بیٹھا یہی دعا کر رہا ہوں، مجھے بھی پہلے جیسا جواب مل رہا تھا لیکن میں مسلسل یہی دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! دادا کو واپس بھیج دے، اس کے بعد پردے کے پیچھے سے آواز آتی ہے کہ جاؤ! اسے قبرستان سے لے کر آؤ، تو میرے بڑے بھائی اور چھوٹے چاچا ان کو قبرستان سے لے کر آتے ہیں، جب دادا کو لے کر آئے تو وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ برائے مہربانی یہ ارشاد فرمادیں کہ اس کی کیا تعبیر ہو گی اور پردے کے پیچھے کی آواز کیا ہے؟

تعبیر: دنیا سے چلے جانے والے کے بارے میں اس سے ملتے جلتے خواب کئی لوگ دیکھا کرتے ہیں، چونکہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہوتا ہے تو انتقال کے بعد کچھ عرصے تک فوت شدگان کو یوں دیکھنا ایک عمومی سی بات ہے۔ آپ اپنے دادا جان کے لئے دعا و ایصال ثواب کی کثرت کریں۔ بالخصوص یہ غور کر لیا جائے کہ انتقال کرنے والے پر کسی کا کوئی حق تو نہیں، اگر ایسی صورت ہو تو حق کی ادائیگی یا معافی کی ترکیب بنائی جائے۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟
خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے بچّوں کو تین اچھی باتیں سکھاؤ (ان میں سے ایک یہ ہے): حُبَّ نَبِيِّكُمْ یعنی اپنے نبی کی محبت (سکھاؤ)۔ (جامع صغیر، ص25، حدیث: 311 ملتقطاً)

اس حدیثِ پاک میں بچّوں کو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سکھانے کا فرمایا گیا ہے۔

پیارے بچّو! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت بڑی دولت ہے، یہ عظیم دولت ہر کسی کو نہیں ملتی، محبتِ رسول کا حکم اللہ پاک نے دیا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرنے والوں کی اللہ پاک نے تعریف فرمائی اور ان کو کامیاب لوگ فرمایا، محبتِ رسول جنّت حاصل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وضو کرتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم وضو کا پانی نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں میں لیتے اور چہروں پر مَل لیتے، حضور جس کام سے منع فرماتے اس سے رُک جاتے، جس کام کا حکم دیتے اس پر عمل کرتے۔

پیارے بچّو! جس سے محبت اور پیار ہوتا ہے اس کی بات مانی جاتی ہے، اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کریں، ان کی سنّتوں پر عمل کریں، اُن کی سیرتِ پاک کی کتابیں پڑھیں، اپنے امّی ابّو، بڑے بھائی یا گھر میں جو جاننے والا ہو اس سے معلومات لیں، مسجد میں نمازِ جمعہ کے بعد ہونے والے درود و سلام میں شرکت کریں، جشنِ ولادت کے جلوس میں ابو یا بڑے بھائی کے ساتھ شرکت کریں، مدنی چینل دیکھیں اور درودِ پاک کی کثرت کریں اس سے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں اضافہ ہوگا۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچیوں پر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقت

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پوری انسانیت کے لئے رحمت بن کر آئے، آپ نے لوگوں کو جینے کا ڈھنگ سکھایا، عرب کا وہ معاشرہ جہاں بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، وہاں آپ نے بچیوں کو ان کے حقوق فراہم کئے اور خود بھی بچیوں کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آنے کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچیوں پر شفقت کے چند نظارے دیکھئے:

ظلم کی داستان سن کر آنکھوں میں آنسو آ گئے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم زمانۂ جاہلیت میں بُت پرست تھے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے، میری ایک بیٹی تھی، جب میں اُسے بُلاتا تو خوش ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا تو خوشی خوشی میرے پیچھے چلنے لگی، ہم نزدیک ہی ایک کُنویں پر پہنچے، میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور کنویں میں پھینک دیا! (بے چاری رو رو کر) ابو جان! ابو جان! چلّاتی رَہ گئی (اور میں وہاں سے چل دیا۔) (یہ سن کر) رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چشمانِ کرم (یعنی مبارک آنکھوں) سے آنسو جاری ہوگئے۔[1]

اپنی نواسی کو نماز میں بھی سنبھالا حضرت ابو قتادہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (امامت کراتے ہوئے) حالتِ نماز میں حضرت اُمامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اُٹھائے ہوئے تھے، جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سجدہ فرماتے تو اُسے نیچے اُتار دیتے، جب قیام فرماتے تو اُسے اُٹھا لیتے۔[2]

مدینۂ پاک کی بچیوں سے محبت کا اظہار جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدینۂ طیبہ کی گلیوں سے گزر ہوا تو وہاں کی بچیوں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد پر خوشی سے اشعار پڑھے:

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ ‏ ‏ ‏ یَاحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ

ترجمہ: ہم خاندان "بنو النجار" کی بچیاں ہیں، واہ کیا ہی خوب ہوا کہ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پڑوسی ہوگئے۔

تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔[3]

بچی کو پکارنے کا پیار بھرا انداز حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا جب حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح مبارک میں آئیں تو ان کی ایک بیٹی زینب دودھ پیتی تھیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لاتے تو بڑی محبت سے پوچھتے: زُناب کہاں ہے؟ زُناب کہاں ہے؟[4]

حضرت فاطمہ سے محبت کا انداز وہ معاشرہ کہ جہاں سنگ دلی اپنے عروج پر تھی اور اپنی پھول جیسی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، اس معاشرے میں رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیٹیوں کو عزت دی تحفظ دیا اور محبت دی جیسا کہ روایت میں ہے: حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہُ عنہا جب آپ کے ہاں آتیں تو آپ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے اور چومتے، پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔[5]

اللہ کریم ہر معاشرے کو بچیوں پر شفقت کرنے اور ان سے پیار و محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) دارمی، 1/14، حدیث: 2ملخصاً (2) بخاری، 1/192، حدیث: 516 (3) ابن ماجہ، 2/439، حدیث: 1899 (4) سنن کبریٰ للنسائی، 5/294، حدیث: 8926 (5) ابوداؤد، 4/454، حدیث: 5217۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

بچّوں کی پارٹی

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

آج اُمّ حبیبہ بہت خوش تھی، کافی دنوں بعد اس کی کزن ہانیہ اور حفصہ آئی تھیں، ہانیہ نے کہا: آج ہم اتنے دنوں بعد ملے ہیں باتیں بھی بہت کرلیں، اب اور کیا کریں؟ حفصہ بولی: شام کو پارٹی کرتے ہیں، ہانیہ اور اُمّ حبیبہ فوراً بولیں: ہاں یہ آئیڈیا ٹھیک ہے۔ حفصہ نے "مگر" کہا اور خاموشی ہوگئی، اُمّ حبیبہ نے کہا: اب آگے بھی تو کچھ بولو، حفصہ نے پریشان انداز میں کہا: پیسے تو ہیں نہیں پھر چیزیں کہاں سے آئیں گی۔ اُمّ حبیبہ نے ہنستے ہوئے کہا: ٹینشن نہیں لو، ابوجان سے پارٹی کے لئے پیسے لے لیں گے۔ حفصہ یہ سُن کر خوش ہوگئی۔ اُمّ حبیبہ جگہ سے اٹھی اور کہا: آؤ ہم چیزوں کی لسٹ بناتے ہیں۔

بچّے پارٹی کررہے تھے اور مزے مزے کی چیزیں کھا رہے تھے، داداجان ان کے پاس آئے اور کہا: مجھے بھی چیزیں کھلاؤ، صہیب نے کہا: داداجان! یہ بچّوں کی پارٹی ہے اور آپ تو بڑے ہیں، یہ سُن کر داداجان کے ساتھ بچے بھی ہنسنے لگ گئے۔ داداجان نے بچّوں سے کہا: **مِل جُل کر کھیلنا، کھانا اور رہنا اچھی بات ہوتی ہے۔**

خُبیب نے کہا: داداجان! آج ہانیہ اور حفصہ آئی ہیں اور ٹائم بھی اچھا ہے، آپ ہمیں کوئی معجزہ ہی سنادیجئے۔ ہانیہ اور حفصہ کہنے لگیں: جی داداجان! خُبیب بھائی نے صحیح وقت پر کہا ہے ورنہ ہم خود ہی آپ سے کہنے والے تھے۔ داداجان نے کہا: اچھا! مجھے سوچنے دو۔ کچھ دیر بعد جیسے ہی داداجان کو معجزہ یاد آیا تو کہا:

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ شریف سے تبوک کی طرف جارہے تھے، اُس وقت لوگ اونٹوں، گھوڑوں وغیرہ پر سفر کرتے تھے اور تبوک جانے میں 1 مہینا لگتا تھا۔ اتنا لمبا سفر تھا، لوگوں نے گھر سے کھانے پینے کی چیزیں پیک کیں اور اپنے ساتھ رکھ لیں تاکہ راستے میں کھانے کی کوئی ٹینشن نہ ہو۔

کچھ دن بعد لوگوں کے پاس کھانا ختم ہوگیا۔ بچّوں نے افسوس کرتے ہوئے کہا: داداجان! کھانا ختم ہونا تو ٹینشن والی بات ہے۔ اُمّ حبیبہ بولی: آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اس وقت راستے میں کوئی ہوٹل یا ریسٹورنٹ بھی نہیں ہوتے تھے، پھر ان لوگوں نے کیا کھایا ہوگا اور اپنی بھوک کیسے ختم کی ہوگی؟ داداجان نے اچھا سوال کرنے پر اُمّ حبیبہ کو شاباشی دی اور کہا: اب سنو!

جب انہیں بہت بھوک لگی تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آئے اور کہا: ہم اونٹ ذبح کرکے کھانا چاہتے ہیں، آپ اجازت دیدیجئے، ہمارے پیارے نبی نے اجازت دیدی۔ داداجان جیسے ہی خاموش ہوئے خبیب نے کہا: پھر انہوں نے کتنے اونٹ ذبح کئے؟ داداجان پہلے تو مسکرائے اور پھر ہنستے ہوئے جواب دیا: ایک بھی نہیں، اُمّ حبیبہ نے حیرانی سے پوچھا: تو پھر انہوں نے کھانا کیا کھایا؟ داداجان نے کہا: ہوا یوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے نبی کے پاس آئے اور بہت ادب اور احترام سے کہا: یارسولَ اللہ! اگر لوگ اونٹ ذبح کر کرکے کھائیں گے تو سواریاں کم پڑجائیں گی، حضرت عمر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا: آپ لوگوں سے بچا ہوا کھانا منگوالیجئے، پھر اللہ پاک سے دعا کیجئے، اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

پاک ضرور اس کھانے میں برکت ڈال دے گا۔ یہ کہہ کر دادا جان نے وقفہ کیا اور کہنے لگے: ہمارے پیارے نبی اپنے صحابیوں کا مشورہ مانتے تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی بات مانی اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا کھانا منگوایا۔

اب لوگ اپنا بچا ہوا کھانا لے کر آنے لگے، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے کر آیا، تو کوئی ہاتھ میں تھوڑی سی کھجور، اس طرح دستر خوان پر صرف تھوڑا سا کھانا جمع ہوا، مطلب ایک ٹائم کا کھانا بھی پورا جمع نہیں ہوا تھا۔ ہمارے پیارے نبی نے اس تھوڑے سے کھانے پر دعا کی اور لوگوں سے فرمایا: اپنے اپنے برتن بھر لو۔

دادا جان کی بات سن کر ہانیہ حیران ہوئی اور سر کھجاتے ہوئے پوچھا: دادا جان! جب کھانا تھوڑا سا ہی ہے پھر سب لوگ اپنے اپنے برتن کیسے بھریں گے؟ دادا جان کے بولنے سے پہلے ہی صہیب نے خوش ہو کر کہا: ہانیہ آپی! یہی تو ہمارے نبی کا معجزہ اور کمال ہوتا ہے، ہم نے تو ایسے معجزے بہت سارے سنے ہیں۔ صہیب کی بات سُن کر ہانیہ اور حفصہ کی دل چسپی اور بڑھ گئی۔ دادا جان بولے: اب آگے سنو!

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ جتنے بھی لوگ تھے، سب نے اپنے اپنے برتن کھانے سے بھر لئے، ایک برتن بھی خالی نہیں بچا۔ پھر سب لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا بھی کھایا۔ اس کے بعد بھی کچھ کھانا بچ گیا تھا۔

(مسلم، ص42، حدیث:139)

دادا جان نے بتایا: **یہ تھا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ کہ 1 تھوڑا سا کھانا سب لوگوں کو پورا ہوگیا 2 اس کے علاوہ جتنے بھی لوگ تھے سب نے اپنے برتنوں کو بھی کھانے سے بھر لیا۔**

صہیب نے خوش ہو کر کہا: دادا جان! ایک اور معجزہ سنایئے، دادا جان نے صہیب کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا اور بولے: میرے خیال سے آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے باقی پھر کبھی۔ دادا جان کھڑے ہوئے اور واپس اپنے کمرے میں چلے گئے۔

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 محبتِ رسول کا حکم اللہ پاک نے دیا۔ 2 بچّوں کی محفلِ میلاد میں دادا جان کا بیان ہوگا۔ 3 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیٹیوں کو عزت دی، تحفظ دیا اور محبت دی۔ 4 قراٰنِ پاک میں مکے شریف کے الگ الگ نام آئے ہیں۔ 5 مل جل کر کھیلنا، کھانا اور رہنا اچھی بات ہوتی ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (اکتوبر 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکے میں کتنے سال رہے؟

سوال 02: بادشاہ مظفر ہر سال محفلِ میلاد النبی پر کتنے دینار خرچ کیا کرتے تھے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 12 ربیع الاوّل شریف کو مکّۂ پاک میں پیدا ہوئے، آپ 53 سال تک مکّے میں رہے اور اس کے بعد مدینے شریف تشریف لے گئے۔ قراٰنِ پاک میں مکّے شریف کے الگ الگ نام آئے ہیں، جیسے 1 مکّہ 2 بکّہ 3 اُمُّ القُریٰ، اس کا مطلب ہے شہروں کی اصل 4 امین، اس کا مطلب ہے امن والا ، مکّے کو امین اس لئے بولتے ہیں، جو بھی جانور اور انسان مکّے میں آجاتا ہے، اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں "ربیع الاوّل" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: 1 مکہ 2 بکہ 3 امین 4 اُمُّ القُریٰ 5 قراٰنِ پاک۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2022ء)

نام مع ولدیت:................ عمر:...... مکمل پتا:................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:................ (1) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:................ صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے (اکتوبر 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2022ء)

جواب 1:................ جواب 2:................

نام:................ ولدیت:................ موبائل / واٹس ایپ نمبر:................

مکمل پتا:................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

انمول نعمت

مولانا حیدر علی مدنی

جب سے ربیعُ الاول کا چاند نظر آیا تھا ننھے میاں کی خوشی دیکھنے والی تھی، ایسا لگتا تھا جیسے بہت بڑا انعام ملنے کے دن قریب سے قریب آرہے ہوں اور بات تھی بھی یہی کہ ربیعُ الاوّل کا مہینا ہی وہ بہاروں اور خوشیوں کا مہینا تھا جس کی بارہ تاریخ کو دنیا میں اللہ پاک کی انمول نعمت یعنی جناب محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تھے۔ پورے ماہ ابو جان کے ساتھ مختلف مساجد میں ہونے والے میلاد کے اجتماعات میں شرکت اور نعتیں سننا یہ تو وہ لمحات تھے جن کا ننھے میاں کو سارا سال ہی انتظار رہتا تھا۔ لیکن اس بار ربیعُ الاوّل کا چاند نظر آتے ہی ننھے میاں نے ایک نئی فرمائش سب کے سامنے رکھ دی تھی۔

دراصل ربیعُ الاوّل میں ننھے میاں کے گھر دو بار میلاد کی محفل سجتی تھی، ایک بار تو اسلامی بھائیوں کے لئے 9 ربیعُ الاوّل کی رات کو اور دوسری 12 ربیعُ الاوّل کے دن اسلامی بہنوں کی۔ لیکن ننھے میاں کا کہنا تھا کہ اس مرتبہ گھر میں میلاد کی تیسری محفل بھی سجے گی یعنی صرف بچّوں کے لئے۔ امّی جان اور پھر ابو جان نے بھی سمجھایا کہ چھوٹے بچّے اسلامی بہنوں کے ساتھ جبکہ بڑے اسلامی بھائیوں کے ساتھ میلاد میں شریک ہو ہی جاتے ہیں تو الگ سے انہیں جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے پر وہ ننھے میاں ہی کیا جو کسی کام کی ٹھان کر اس سے پیچھے ہٹ جائیں، آخر کار معاملہ داداجان کے سامنے پیش کیا گیا جہاں سے فیصلہ ننھے میاں کے حق میں ہوا اور ننھے میاں جیت کی خوشی چہرے پر سجائے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔

اسکول سے آنے کے بعد آج کل ننھے میاں کا سارا وقت میلاد کی تیاری میں گزرتا تھا، پہلے دن تو انہوں نے اکیلے ہی ساری پلاننگ کرنے کی سوچی لیکن سامنے کاپی سجائے اور ہاتھ میں پنسل (Pencil) پکڑے سوچتے سوچتے آدھا گھنٹا گزر جانے کے باوجود ان کے دماغ میں کوئی آئیڈیا نہیں آیا تو انہوں نے

آپی سے مدد لینے کا ارادہ کیا۔
آپی سے مدد مانگنے پر پہلے تو ان کی طرف سے مصنوعی فخر کا سامنا کرنا پڑا کہ دیکھا ناں آپی کی ضرورت پڑ ہی گئی ننھے میاں! اور پھر انہوں نے سمجھایا کہ کھانے اور جگہ کا بندوبست تو امّی جان پر چھوڑ دیجئے وہ آپ کی پریشانی نہیں ہے اب رہی بات میلاد کے پروگرام کی تو مجھے بتایئے آپ کے دوستوں میں سے کون قراٰنِ پاک کی سب سے اچھی تلاوت کرتا ہے؟
ببلو بھائی۔ ننھے میاں نے فوراً جواب دیا۔
اب آپی نے کاپی پر تلاوت لکھ کر اس کے سامنے ببلو بھائی کا نام لکھ دیا یوں ہی تین نعتیں، آخری سلام وغیرہ سبھی ننھے میاں کے دوستوں میں تقسیم کر دیں ایک نعت ننھے میاں کی بھی رکھی گئی۔ اب تھا سب سے مشکل مرحلہ یعنی بیان (Speech)، ننھے میاں کے دوست بلکہ خود ننھے میاں نے بھی کبھی بیان نہیں کیا تھا اور پھر میلاد کی محفل میں بیان۔۔۔ بالآخر امّی جان سے مشورہ کیا گیا جس کے بعد طے پایا کہ بچّوں کی محفلِ میلاد میں دادا جان کا بیان ہو گا۔ محفلِ میلاد کا وقت سات ربیعُ الاول ظہر کے بعد مقرر ہوا اور ننھے میاں کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ دوستوں اور قریب کے کزنوں کو اکیلے یا ابو جان کے ساتھ جا کر آپ ہی نے دعوت دینی ہے جس کی ننھے میاں نے خوشی خوشی ہامی بھرلی۔
محفلِ میلاد کا دن آن پہنچا تھا، بڑی سی بیٹھک میں بچّوں کے لئے فرش پر چاندنیاں (سفید چادریں) بچھادی گئی تھیں، ننھے میاں ابو جان کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ کر آئے تو امی جان کے حکم کے مطابق بیٹھک کے دروازے پر دوستوں کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اتوار کی وجہ سے سبھی بچے وقت پر ہی پہنچ گئے تھے اور یوں ببلو بھائی کی تلاوت سے محفل کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ دوسری نعت ننھے میاں کی تھی جیسے ہی شروع ہوئی کوئی بچہ بھی خاموش نہ رہ سکا کیونکہ سبھی بچّوں کی فیورٹ نعت تھی جن بچّوں کے پاس جھنڈے تھے وہ جھنڈے اور باقی بچّے اپنے ہاتھ لہرالہرا کر ننھے میاں کے ساتھ پڑھ رہے تھے:

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

ننھے میاں کی نعت کے دوران ہی دادا جان بھی آکر اپنے لئے رکھی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔ مزید ایک بچّے کی نعت کے بعد انہوں نے بیان شروع کر دیا:
پیارے بچو! بارہ ربیع الاوّل کے دن ہر مسلمان کے چہرے پر مسکراہٹ سجی ہوتی ہے۔ رنگ، نسل، زبان سب کچھ مختلف ہونے کے باوجود اس دن دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے مسلمان اللہ پاک کی اس عظیم نعمت کے ملنے پر شکر ادا کر رہے ہوتے ہیں جس نعمت کی برکت سے باقی ساری نعمتیں انہیں ملتی ہیں یعنی آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔
پیارے بچّو! ہم میلاد کی خوشیاں خوب شوق اور جذبے سے مناتے ہیں تاکہ دنیا کو پتا چل جائے کہ ہمیں اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کتنی محبت ہے۔ اسی کے ساتھ میلاد منانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اس روز اپنے پیارے نبی کی سیرت سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی کی ڈیلی روٹین کو اسی کی روشنی سے سجائیں۔ مزید بھی دادا جان کی کچھ اچھی اچھی باتیں سننے کے بعد ننھے میاں نے بچّوں کے ساتھ مل کر نعرے لگائے:

آمدِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا سیرتِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا

دادا جان نے بات پھر شروع کی: بچّو! ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت جاننے کے لئے ایک بہت ہی پیاری اور آسان کتاب ہے "آخری نبی کی پیاری سیرت" یہ کتاب آج آپ سب کو ہماری طرف سے تحفے میں ملے گی، سبھی بچّوں نے ضرور پڑھنی ہے یا اپنے ابو یا امّی جان سے پڑھوا کر یہ کتاب سنی ہے۔ بچّوں نے اونچی آواز سے جواب دیا: اِن شآءَ اللہ!

خواتین کو پیارے آقا کی نصیحتیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ربیعُ الاوّل پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کا مقدس مہینا ہے، امّتِ مسلمہ اس مہینے میں عید میلادُ النبی کا جشن منانے، محافل کرنے اور عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کا خُوب اہتمام کرتی ہے۔ اس موقع پر ہمیں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کا حقیقی ثبوت دیتے ہوئے اپنی عملی زندگی کو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کا پکا ارادہ کرنا اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

اس مضمون میں خواتین کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمائی گئی چند ایک نصیحتیں لکھی ہیں۔ خود بھی پڑھئے، عمل کیجئے اور دوسری خواتین کے ساتھ بھی شیئر کیجئے:

❁ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مرضِ وفات میں (وصیت) فرماتے رہے کہ نماز پابندی سے ادا کرتے رہنا اور غلاموں کا خیال رکھنا۔[1]

❁ حضرت یُسَیْرہ رضی اللہ عنہا ہر وقت اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: اے بیبیو! اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل و تقدیس (یعنی سُبْحٰنَ اللہ اور لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ اور سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَّبُّ الملائکۃِ وَ الرُّوْحِ) کو خود پر لازم کرلو اور انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ ان انگلیوں کو قوّتِ گویائی دی جائے گی اور ان سے سوال ہو گا، اور کبھی غافل نہ ہونا ورنہ تمہیں رحمت سے دور کر دیا جائے گا۔[2] ❁ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت قِسرہ کِندیہ رضی اللہ عنہا کو چند نصیحتیں فرمائیں، ان پر غور کیجئے: اے قِسرہ! گناہ کے وقت اللہ کو یاد کرو (اور گناہ سے رُک جاؤ تو) اللہ پاک تمہیں مغفرت کے وقت یاد فرمائے گا۔ اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرو تو دنیا و آخرت کے شر سے تمہاری حفاظت ہو گی۔ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو تمہارے گھر میں خیر وبَرَکت کی کثرت ہو گی۔[3]

❁ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَضاعی والدہ حضرت اُمِّ فَرْوَہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: جب بستر پر آرام کرنے لگو تو سورۂ کافرون پڑھ لیا کرو، یہ شرک سے نجات کا سبب ہے۔[4] ❁ ایک مرتبہ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت اُمِّ سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ پر کپکپی طاری ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کی: بخار کی وجہ سے۔ پھر کہنے لگیں: اللہ پاک اس میں برکت عطا نہ فرمائے، تو ان کے اس جملے پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بخار کو بُرا مت کہو! یہ ابنِ آدم کی خطاؤں کو یوں دُور کرتا ہے جیسے (لوہار کی) بھٹی لوہے کے میل کو دُور کرتی ہے۔[5]

❁ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اچھی چیز (روٹی) کا اکرام کرو کیونکہ یہ جس قوم سے گئی ہے دوبارہ لوٹ کر نہیں آئی۔[6] ❁ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی عورت پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر نہ جانے، اگرچہ وہ بکری کا کُھر ہی کیوں نہ ہو۔[7] اس سے مراد یہ ہے کہ پڑوسن کو ہدیہ دینے کے لئے اگر عورت کے پاس معمولی چیز کے علاوہ کچھ نہ ہو تو ہدیہ سے نہ رُکے بلکہ حسبِ حال جو میسر ہو دے دیا کرے۔[8]

پیارے اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان مبارک فرامین پر ضرور عمل کریں، تاکہ اللہ پاک کی رضا اور جنّت میں داخلہ نصیب ہو۔

(1) ابن ماجہ، 2/282، حدیث: 1625 (2) حلیۃ الاولیا، 2/82، حدیث: 1536 (3) الاستیعاب، 4/459 (4) الاصابہ، 8/451 (5) الاصابہ، 8/399 (6) ابنِ ماجہ، 4/50، حدیث: 3353 ملتقطاً (7) بخاری، 4/104، حدیث: 6017 (8) عمدۃ القاری، 9/378، تحت الحدیث: 2566۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت زینب بنتِ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا محمد حسان ہاشم عطّاری مدنی*

اللہ پاک نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔ ان میں سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب بنتِ سیدہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہما ہیں۔ (1)

ولادت پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لختِ جگر حضرت زینب رضی اللہُ عنہا اعلانِ نبوت سے دس سال قبل پیدا ہوئیں جبکہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر شریف اس وقت 30 برس تھی۔ (2)

نکاح حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کا نکاح آپ کی والدہ کی زندگی میں ابو العاص بن ربیع سے ہوا جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا کی حقیقی بہن حضرت ہالہ بنتِ خُوَیلد کے بیٹے تھے اور 7 ہجری کو اسلام قبول کر کے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جانثار صحابۂ کرام میں شامل ہو گئے تھے۔ (3)

اولاد اللہ پاک نے آپ رضی اللہُ عنہا کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا تھا، بیٹے کا نام علی بن ابو العاص جبکہ بیٹی کا نام اُمامہ بنت ابو العاص تھا، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان دونوں پر خصوصی شفقت فرماتے تھے، چنانچہ حافظ ابو نُعَیم لکھتے ہیں: حضرت علی بن ابو العاص کو فتحِ مکہ کے موقع پر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا یہ بلوغت کو پہنچنے سے قبل ہی وفات پا گئے۔ نیز رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمامہ بنتِ ابو العاص کو کندھے پر اٹھائے نماز پڑھتے، جب سجدے میں جاتے تو انہیں اُتار دیتے اور جب سجدے سے اٹھنے لگتے تو انہیں واپس اٹھا لیتے۔ (4)

ناخوشگوار واقعہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ پاک ہجرت کرنے کے بعد بی بی زینب رضی اللہُ عنہا کو لینے کے لئے دو صحابۂ کرام کو مکہ شریف بھیجا جن میں سے ایک حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ تھے۔ حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کے دیور کِنانہ آپ کو لے کر مکے سے روانہ ہوئے، کفار کو جب اس کی خبر ہوئی تو ایک جماعت مزاحمت کے لئے پہنچ گئی۔ انہوں نے حضرت زینب کو نیزہ سے ڈرا کر اونٹ سے گرا دیا جس سے ان کا حمل ضائع ہو گیا، یہ دیکھ کر کنانہ نے ترکش سے تیر نکال کر سامنے رکھ دیئے اور کہا "کوئی بھی سامنے آیا تو وہ ان سے بچ کر نہیں جا سکے گا!" لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ "ٹھہرو ہماری بات سن لو! محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بیٹی کو دن دہاڑے لے کر جاؤ گے تو یہ ہماری کمزوری کی دلیل ہو گی، ویسے بھی ان کی بیٹی کو روکنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں، لہٰذا ابھی تم انہیں واپس لے جاؤ جب شور شرابا کم ہو جائے تو رات کو انہیں چوری چھپے لے جانا" کنانہ نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور انہیں واپس لے گئے، چند روز بعد ایک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ ماہنامہ خواتین، کراچی

رات کو انہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کے پاس پہنچا دیا اور وہ انہیں نہایت ادب و عزت کے ساتھ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس مدینے لے آئے۔[5]

وفات حضرت زینب رضی اللہُ عنہا نے 8ہجری میں انتقال فرمایا۔[6]

پیارے آقا کی محبت حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کی وفات کے بعد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ان کی قبر میں اترے تو آپ مغموم و پریشان تھے پھر جب باہر تشریف لائے تو پریشانی اور غم کے آثار زائل ہو چکے تھے، فرمایا: مجھے زینب کی کمزوری یاد آگئی تو میں نے اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ میں اس کی قبر کی تنگی اور غم میں تخفیف کا سوال کیا، تو اللہ پاک نے ایسا ہی کیا اور اسے اس پر آسان فرمادیا۔[7]

غور تو کیجئے! بی بی زینب رضی اللہُ عنہا کو اللہ کی راہ میں کس قدر ستایا گیا اور ان کے دکھ کے ذریعے ان کے والدِ ماجد حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو رنج پہنچایا گیا۔ ایک بیٹی کا دکھ والدین کو کس قدر ہوتا ہے یہ بیٹیوں کے والدین بخوبی جانتے ہیں۔ لیکن ان مصائب اور تکلیفوں کے باوجود نہ تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی کمی کی اور نہ ہی آپ کی شہزادی حضرت زینب رضی اللہُ عنہا نے کوئی کمزوری دکھائی کہ جس سے والدِ گرامی کو رنج ہو۔

ہمیں بھی چاہئے کہ دینی معاملات میں اپنے والدین کا ساتھ دیں اور والدین کو چاہئے کہ دین کے معاملے میں اولاد کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں بلکہ ہر حال میں دینِ اسلام جو کہ ہماری نجات و کامیابی کا واحد اور مضبوط ذریعہ ہے اسے ترجیح دیں۔

اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) طبقات ابن سعد، 8/25 (2) شرح الزرقانی علی المواہب، 4/318 (3) سیر اعلام النبلاء، 3/501، معرفۃ الصحابۃ، 5/139 (4) معرفۃ الصحابۃ، 5/140، بخاری، 1/192، حدیث: 516 (5) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص 271 (6) طبقات ابن سعد، 8/28 (7) معرفۃ الصحابۃ، 5/140۔

ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کردی

حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضر ہو کر تحریری درخواست پیش کی۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے بغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول! آپ نے اس کی درخواست پڑھ کر جواب دیا ہوتا۔ ارشاد فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذلت کی حالت میں کھڑا رہتا پھر اگر اللہ پاک مجھ سے پوچھتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا؟ (تو میں کیا جواب دیتا؟) (احیاء العلوم، 3/304)

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہُ عنہ کا وصال 5ربیع الاول 50ھ کو مدینۃُ المنوّرہ میں ہوا۔ (صفۃ الصفوۃ، 1/386) حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کے جنازے میں اس قدر جمِّ غفیر تھا کہ حضرت سیّدنا ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا، آپ رضی اللہُ عنہ کو جنّتُ البقیع میں (آپ کی والدۂ ماجدہ کے پہلو میں) دفنایا گیا، میں نے جنّتُ البقیع میں لوگوں کا اس قدر اِزدِحام (یعنی رَش) دیکھا کہ اگر سوئی بھی پھینکی جاتی تو (بھیڑ کی وجہ سے) وہ بھی زمین پر نہ گرتی بلکہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر گرتی۔ (الاصابۃ، 2/65)

اے سخی ابنِ سخی اپنی سَخا ❊ سے دو حصہ سیّدِ عالی حَشَم

الفاظ و معانی: سخا: سخاوت۔ عالی حَشَم: بہت بزرگی والا۔

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

بیوی بغیر اجازت اپنے شوہر کے موبائل میں واٹس اپ میسجز وغیرہ چیک کر سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بیوی اپنے شوہر کے موبائل میں واٹس اپ وغیرہ کے میسجز بغیر اجازت اس نیت سے چیک کر سکتی ہے کہ میرا شوہر کس کس سے بات چیت کرتا رہتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میاں بیوی کا رشتہ انتہائی حسّاس اور اعتماد طلب رشتہ ہے، اگر باہم اعتماد بحال رہے تو یہ رشتہ بھی قائم اور اگر اعتماد ٹوٹ جائے تو یہ رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے چھوٹے چھوٹے معاملات میں ایک دوسرے پر شک کرتے رہنا اور ایک دوسرے کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں لگے رہنا وغیرہ اس طرح کے معاملات رشتے کو توڑ دینے تک پہنچانے والے ہوتے ہیں لہٰذا رشتے کو بحال رکھنے کے لئے میاں بیوی کا ایسے معاملات سے بچنا ضروری ہے۔ سوال کا جواب یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کا موبائل بغیر اجازت ہرگز چیک نہیں کر سکتی۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں:

1 یہ دوسرے کا خط، میسج بغیر اجازت دیکھنا ہے اور دوسرے کا خط یا میسج بلاضرورت بغیر اجازت دیکھنا جائز نہیں۔

2 یہ مسلمان کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں پڑنا ہے اور مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں پڑنا جائز نہیں۔

3 یہ مسلمان پر بدگمانی ہے اور مسلمانوں پر بدگمانی حرام ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیوہ (غیر حاملہ) اپنی ساس کے جھگڑے کی وجہ سے عدت کا بقیہ حصہ اپنے میکے گزار سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت (غیر حاملہ) جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی ساس اس سے جھگڑا کرتی ہے تو کیا وہ عورت اپنی بقیہ عدت اپنے میکے میں گزار سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس بیوہ عورت کا اپنے میکے میں عدت گزارنا جائز نہیں ہے بلکہ اسے اسی مکان پر ہی عدت پوری کرنا فرض ہے جہاں اسے شوہر نے رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ انتقال سے قبل شوہر نے عورت کو جس مکان میں رکھا ہو بعدِ وفات عورت کا اسی مکان میں عدت پوری کرنا فرض ہوتا ہے اور بیوہ حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہوتی ہے۔ اس دوران اس کے لیے بغیر عذرِ شرعی وہ مکان چھوڑ کر دوسری جگہ میں عدت گزارنا جائز نہیں ہوتا اور ساس کا اس سے جھگڑا کرنا کوئی عذرِ شرعی نہیں۔ اسے چاہیے کہ ان وجوہات کی طرف نظر کرے جن کی وجہ سے ساس اس سے جھگڑتی ہے اور ان سے احتیاط کرے اور اگر بلاوجہ جھگڑا کرتی ہے تو اس پر صبر کرے اور خاموش رہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا حسین علاؤالدین عطاری مَدَنی*

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت کی اہلیہ کا انتقال

امیرِ اہلِ سنّت نے نمازِ جنازہ پڑھائی، تدفین صحرائے مدینہ میں کی گئی

تفصیلات کے مطابق امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی بہو اور جانشینِ امیرِ اہلِ سنت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی کی اہلیہ "اُمِّ اسید عطّاریہ" کا 5 اگست 2022ء کو جمعہ کے روز رضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ مرحومہ کی نمازِ جنازہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں نمازِ جمعہ کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی امامت میں ادا کی گئی، اس موقع پر اراکینِ شوریٰ، ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مرحومہ کی تدفین صحرائے مدینہ ٹول پلازہ کراچی میں کی گئی۔ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے سوئم کی تقریب 07 اگست 2022ء کو عالمی مدنی مرکز میں ہوئی، قراٰن خوانی اور نعت خوانی کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے مدنی پھول ارشاد فرمائے اور اختتام پر دعا کروائی۔

جھیل پارک کراچی میں شجر کاری کا سلسلہ

یوٹیوبرز نے مولانا عبد الحبیب عطّاری کے ہمراہ پودے لگائے

28 جولائی 2022ء کو دینی و فلاحی تنظیم "دعوتِ اسلامی" کے زیرِ اہتمام جھیل پارک کراچی میں پلانٹیشن کے حوالے سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستانی YouTubers اور شعبے کے متعلقہ ذمہ داران نے شرکت کی۔ ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے تقریب میں بیان کیا اور شجر کاری کے متعلق بریفنگ دی۔ تقریب کے اختتام پر یوٹیوبرز (YouTubers) نے مولانا عبد الحبیب عطّاری کے ساتھ مل کر جھیل پارک میں شجر کاری مہم میں حصہ لیتے ہوئے پودے لگائے۔

کراچی میں 2 دن کا پروفیشنلز اجتماع

ملک بھر سے انجینئرز، آئی ٹی ایکسپرٹس، ڈاکٹرز، پرنسپلز اور دیگر پروفیشنلز کی شرکت

شعبہ پروفیشنلز ڈیپارٹمنٹ (دعوتِ اسلامی) کے تحت 30 اور 31 جولائی 2022ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں پروفیشنلز اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے آئی ٹی ایکسپرٹس، پرنسپلز، انجینئرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر پروفیشنلز اداروں سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے۔ اجتماع کے پہلے دن استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطّاری مدنی صاحب نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور انہیں کام کے دوران آنے والی پریشانیوں کا شرعی حل بتایا، مفتی صاحب نے پروفیشنلز کی جانب سے ہونے والے سوالات کے جوابات بھی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

ارشاد فرمائے۔ دورانِ اجتماع پروفیشنلز نے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں بھی شرکت کی اور امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے علم و حکمت سے بھرپور مدنی پھول سماعت کئے۔ اجتماع کے دوسرے روز نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے سنتوں بھرے بیانات کئے۔ دعا اور صلوٰۃ و سلام پر اجتماع کا اختتام ہوا۔

نارووال اور لاہور میں مسجد و جامعاتُ المدینہ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے بیان فرمایا

جولائی 2022ء میں نارووال اور لاہور میں دعوتِ اسلامی کے تحت تین جامعاتُ المدینہ، ایک مدرسۃُ المدینہ بوائز اور دو مساجد کا افتتاح کیا گیا۔ اس دوران ان مقامات پر افتتاحی تقریب بھی منعقد ہوئی جن میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے **"مسجد بنانے اور انہیں آباد کرنے"** کے حوالے سے سنتوں بھرے بیانات کئے۔ افتتاحی تقریب میں مقامی شخصیات اور دیگر عاشقانِ رسول شریک تھے۔

پاکستانی کرکٹر شاداب خان کا فیضانِ مدینہ اسٹیفورڈ برمنگھم یوکے کا دورہ

سید فضیل رضا عطّاری نے شاداب خان کو دعوتِ اسلامی کی ایکٹیویز کے حوالے سے بریفنگ دی

ماہِ جولائی میں پاکستان کرکٹ ٹیم کے نائب کپتان شاداب خان نے اسٹیفورڈ برمنگھم یوکے میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ کیا۔ نگرانِ ویلز یوکے حاجی سید فضیل رضا عطّاری نے ان کا استقبال کیا اور فیضانِ مدینہ کا وزٹ کروایا۔ سید فضیل رضا عطّاری نے شاداب خان کو یوکے سمیت دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے دینی و فلاحی کاموں سے آگاہ کیا اور انہیں مکتبۃُ المدینہ کی کتابیں تحفے میں دیں۔

شعبہ کفن دفن کی 9ماہ کی کارکردگی رپورٹ

ملک و بیرونِ ملک تقریباً 23ہزار 850 کورسز ہوئے جن میں پانچ لاکھ سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی

دعوتِ اسلامی نے خدمتِ انسانیت کے جذبے کے تحت ایک شعبہ بنام **"شعبہ کفن دفن"** بھی قائم کر رکھا ہے جس کے ذریعے میت کو غسل دینے اور کفن دفن کی خدمت سر انجام دی جاتی ہے۔ اس شعبے نے یہ بیڑا بھی اٹھایا ہوا ہے کہ عاشقانِ رسول میں میت کو غسل دینے، کفن پہنانے اور تدفین کی اسلامی و شرعی تعلیمات کو اُجاگر کیا جائے۔ ان تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لئے شعبہ کفن دفن نے **"نمازِ جنازہ کورس"** اور **"تدفین کورس"** ڈیزائن کیا ہوا ہے جس کا دورانیہ 30 منٹ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شعبے کے ذریعے 7 دن کا آن لائن شارٹ کورس، جزوقتی اور ایک دن کا رہائشی کفن دفن کورس بھی ہوتا ہے جن میں غسلِ میت، نمازِ جنازہ، تدفین اور تلقین کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔

شعبہ کفن دفن کی جانب سے کورسز کے حوالے سے سالانہ کارکردگی جاری کی گئی ہے جس کے مطابق اکتوبر 2021ء تا جون 2022ء تک ملک و بیرونِ ملک 23 ہزار 850 کورسز ہوئے جن میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائیوں کی تعداد 5لاکھ سے زائد تھی۔ واضح رہے کہ شعبہ کفن دفن جس طرح اسلامی بھائیوں کا ہے اسی طرح اسلامی بہنوں میں بھی اپنی خدمات فراہم کررہا ہے جس سے ہزاروں اسلامی بہنیں مستفیض ہو رہی ہیں۔

ربیع الاوّل کے چند اہم واقعات

10 ربیعُ الاوّل 10ھ یومِ وِصال
حضرت سیّدُنا ابراہیم اِبنِ رسول اللہ رضی اللہُ عنہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1440ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفٰے، صفحہ 688"** پڑھئے۔

14 ربیعُ الاوّل 94ھ یومِ وصال
اسیرِ کربلا، حضرت سیّدُنا امام زینُ العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی
کتاب **"شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ، صفحہ 51 تا 54"** پڑھئے۔

12 ربیعُ الاوّل 241ھ یومِ وِصال
حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ
کا ہفتہ وار رِسالہ **"فیضانِ امام احمد بن حنبل"** پڑھئے۔

21 ربیعُ الاوّل 1052ھ یومِ وصال
شیخِ محقق حضرت علّامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439 اور 1440ھ پڑھئے۔

14 ربیعُ الاوّل 179ھ یومِ وِصال
مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ
کا ہفتہ وار رِسالہ **"امام مالک کا عشقِ رسول"** پڑھئے۔

ربیعُ الاوّل 50ھ وصالِ مبارک
اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا جویریہ رضی اللہُ عنہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439، 1441ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"** پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

مفتی وقارُ الدّین قادِری رَضَوی رحمۃُ اللہِ علیہ

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ جیسی علم دوست شخصیت نے کتابوں کے مطالعے کے علاوہ صحبتِ عُلما کو بھی علمِ دین حاصل کرنے کا بہت مفید ذریعہ سمجھا اور اسے اختیار کیا، آپ نے سب سے زیادہ اِستفادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقارُ الدّین قادِری رَضَوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کیا کہ مسلسل 22 سال مفتی صاحب کی صحبت میں حاضر ہو کر علمی جواہر حاصل کرتے رہے، قبلہ مفتی صاحب نے امیرِ اہلِ سنّت پر خاص شفقت فرماتے ہوئے اپنی خلافت و اجازت سے بھی نوازا، مفتی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے وقت کے نامور اور مستند عُلما میں سے تھے، اللہ پاک نے مفتی وقارُ الدّین صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کو غیر معمولی ذہانت و قوتِ حافظہ سے نوازا تھا، مسائلِ فقہ اور دیگر علمی فنون میں کوئی اختلاف ہو جاتا اور اس کے فیصلے کے لئے صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف رجوع کیا جاتا تو ان کی طرف سے اکثر آپ ہی کی رائے کی تصدیق ہوا کرتی۔ مفتی وقارُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ نے 20 ربیعُ الاول 1413ھ بمطابق 19 ستمبر 1993ء بروز ہفتہ نمازِ فجر کے وقت اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کا مزارِ مبارک دارُ العلوم امجدیہ کے احاطہ میں ہے (وقارالفتاویٰ، 1/38) اور وہیں ہر سال ربیعُ الاول کی 20 تاریخ کو آپ کا عرسِ مبارک منایا جاتا ہے۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
October 2022

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2022ء

اَخلاقِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مرحبا مرحبا

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خُلق (یعنی اَخلاق و عادات) کے بارے میں جب اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خُلق قراٰن تھا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/247، حدیث: 1257 ملتقطا، مرقاۃ المفاتیح، 3/329، تحت الحدیث: 1257 ملتقطا) رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُسنِ اَخلاق کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے: ❁ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے خود کو بچا کر رکھتے ❁ آنے والوں کو محبت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو بلکہ نرمی، شفقت اور مہربانی فرماتے ❁ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ہوتی وہیں بیٹھ جاتے ❁ جب کسی سے ہاتھ ملاتے تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ❁ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دیا کرتے بلکہ دینِ اسلام کی 23 سال کی دعوت کے دَوران آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت ہی زیادہ مشکلوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا مگر ہمیشہ اپنے اوپر ظلم و ستم کرنے والوں کو معاف ہی کیا اور اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیا ❁ بچوں کے ساتھ محبت فرماتے اور ان پر زیادہ رحم فرماتے ❁ کبھی کسی بچے کو ڈانٹا اور نہ بے عزتی کی ❁ کوئی سوال کرتا تو منع نہ فرماتے ❁ لوگوں سے بوجھ کو کم اور ان کی مشکلوں کو حل کر کے انہیں آسانی اور سہولت فراہم کرتے ❁ بیواؤں، یتیموں کی دیکھ بھال اور بیماروں کی خبر گیری کرتے ❁ غریبوں کو عزت دیتے اور ان سے محبت کرتے ❁ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ❁ اچھے کاموں پر لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ❁ معاشرتی ہم آہنگی، لوگوں کے باہمی تعلقات کو برقرار رکھنے، مسلمانوں کو متحد کرنے اور ان کے درمیان نفرتوں کو مٹانے کی کوشش فرماتے ❁ نسل، قوم یا رنگ کی وجہ سے کسی سے امتیازی سلوک نہ فرماتے بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارے والد ایک ہیں (یعنی حضرت آدم علیہ السّلام)، سن لو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں البتہ جو پرہیزگار ہے وہ دوسروں سے افضل ہے، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔“ (شعب الایمان، 4/289، حدیث: 5137) ❁ جانوروں کو وقت پر چارا پانی دینے کی لوگوں کو ترغیب ارشاد فرماتے اور ان بے زبانوں کو ضرر (یعنی تکلیف) پہنچانے یا ان کے ساتھ بُرا سلوک کرنے پر لوگوں کو تنبیہ (یعنی خبردار) فرماتے ❁ جس جہالت بھرے دور میں عورتوں کو کوئی مقام و مرتبہ نہ دیا جاتا اور بیٹیوں کو اپنے لئے بدنُما داغ تصور کیا جاتا تھا ایسے وقت میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ فرمایا اور اپنے اعلیٰ کردار و پاکیزہ تعلیمات سے ان کے مقام اور مرتبے کو واضح کیا۔ اللہ کریم ہمیں رسولُ اللہ کے پاکیزہ اَخلاق و اوصاف کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 15 اگست 2022ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep:2079) کی مدد سے تیار کر کے اور کچھ مواد کا اضافہ کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764